

# سایہ تیرے عشق دا

صائمہ مسلم کے قلم سے

ناول ہی ناول پبلیشرز

انتباہ!

یہ ناول ہماری ویب ناول ہی ناول نے رائٹر کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔ اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔ اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی ذمہ داری ویب نہیں ہوگی صرف اور صرف رائٹر ہی ہوگا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے

اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے ہماری جی میل پر رابطہ کریں

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

Novel Hi Novel

Website : [Www.NovelHiNovel.Com](http://www.NovelHiNovel.Com)

FaceBook : [FB/NovelHiNovel](https://www.facebook.com/NovelHiNovel)

Gmail : [NovelHiNovel@Gmail.Com](mailto:NovelHiNovel@Gmail.Com)

Email : [Support@NovelHiNovel.Com](mailto:Support@NovelHiNovel.Com)

شکریہ

ادارہ ناول ہی ناول

ناول ہی ناول

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

## سایہ تیرے عشق دا

از صائمہ مسلم

صبح کی کرن چاروں اور پھیلی ایک حسین وادی کا منظر پیش کر رہی تھی۔۔۔ ہر جگہ گھاس اور درختوں کی ہریالی آنکھوں کو ٹھنڈک بخش رہی تھی۔۔۔ یونی میں ہر طرف افراتفری مچی تھی اسٹوڈنٹس یونی میں داخل ہوتے اپنے کلاس ڈھونڈنے میں مگن کبھی ادھر کبھی ادھر منڈلاتے نظر آ رہے تھے۔۔۔

یونی کے اندر جاتے سامنے ہی بڑا سا ڈھابہ نماں کنٹین ہے جہاں ہماں اوقات اسٹوڈنٹس کا ملگجا گارہتا۔۔۔ یونی کے کنٹین میں جگہ جگہ ٹیبل ریزر ب رہتی ہے۔۔۔ اسٹوڈنٹس اپنا گروپ بنا کر ہر الگ ٹیبل کو اپنی جاگیر سمجھ کر ریزر ب کر لیتے۔۔۔

وہی پر ایک انوکھا گروپ بھی براجمان ملیگا۔۔۔ آئے چلتے ہیں ان کا تعارف کرنے۔۔۔ انوکھا گروپ کا سب سے جینیس پرسن آپ کی پیش آوری میں حاضر ہے۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

"یار تم لوگوں نے کچھ سنا سانس ڈیپارٹمنٹ میں کیا ہو رہا ہے آج کل۔۔۔؟"

زینت ہانپتے کانپتے کینٹین میں آئی اور آتے ہی اپنے گروپ میں شور ڈالا۔۔۔

"تمہیں ہی شوق ہے سب کی کھسر پھسر سننے کا ہمیں کیا خبر کے تمہارے ان دو گنہگار  
کانوں میں کونسی عجیب و غریب بات پھڑ پھڑانے لگی ہے۔۔۔"

وقاص نے چڑ کر کہا۔۔۔

زینت کی ایک بہت بری عادت تھی ہر کسی کی بات میں منہ ڈالنے کی۔۔۔ چاہے کوئی بتانا  
چاہے یا نہ چاہے۔۔۔ اور یہی بات وقاص کو ناگوار گزرتی۔۔۔ پر پھر بھی زینت کی طبیعت  
میں کوئی اثر نہیں پڑتا اسے تو بس اپنی اوچھی حرکت سے کبھی باز نہیں آنا چاہے  
وکی (وقاص) کتنا بھی سمجھالے۔۔۔



"وہ کہتے ہیں نہ کتے کی دم سالوں سال دفن کر دو پر جتنا بھی ارسہ گزر جائے کبھی سیدھی نہیں ہوتی والا حال ہے۔۔"

"چھوڑ نہ یار اب جیسی بھی ہے تیری ہی ہے۔۔ موڈ نہ بیگاڑ۔۔"

سلمان نے وکی کے کان میں سرگوشی کے انداز میں بولا۔۔

"اب بتا بھی چکو کیا ہوا ہے سائنس ڈیپارٹمنٹ میں۔۔"

شمینہ نے بات آگے بڑھائی تاکہ زی (زینت) کا لٹکا ہوا منہ اپنے سہی حالت میں آجائے۔۔

"لوگوں کو تو بس چڑنے کا موقع چاہیے۔۔ پھپھے کٹنے نہ ہو تو۔۔"

زی نے زیر لب بڑبڑایا۔۔۔ پر بڑبڑاہٹ اتنی ضرور تھی کے ساتھ بیٹھے مانی (سلمان) اور  
ثمنی (ثمنیہ) نے باآسانی سن لیا تھا۔۔۔ اور اب وکی کا منہ تک رہے تھے۔۔۔

"ہو نہہ بتاؤ اب جب سب تمہاری بات پر کان دھرے بیٹھے ہیں تو منہ پے قفل کیوں لگا  
رکھا ہے۔۔۔"

وکی نے ہنکار بھرتے کہا۔۔۔

"وہ میں صائمہ اور حماد کا ویٹ کر رہی سب کو ایک بار ہی بتا دوں گی۔۔۔"

زی سٹیٹا گئی وکی کے لہجے پر، تو بات بنا گئی۔۔۔



"کہاں رہ گئے تھے رومیوں ہیر۔۔۔"

مانی نے شوخی سے کہا۔۔۔ صائمہ چھنپ سی گئی جب کہ حماد اچھنبے سے مانی کو دیکھا۔۔

"ایسے کیا گھور رہا ہے۔۔۔ سہی تو کہہ رہا ہے ہم یہاں سوکھ رہے ہیں اور یہ دونوں کلاس

میں بیٹھے عشق فرما رہے ہیں۔۔۔"

وکی بھی کہا پیچھے رہنے والا تھا۔۔۔ بہتی گنگا میں ہاتھ تو سب نے باری باری دھونا ہی ہوتا

ہے۔۔۔

"بھانگ پی لیا ہے کیا تم دونوں نے کیسی بہکی بہکی بونگے مار رہے۔۔۔"

حادی (حماد) نے بھی حساب برابر کیا۔۔۔ ان سب کی باتوں میں صائمہ تو شرم سے پانی

پانی ہو رہی تھی۔۔۔



"میں اتنی ضروری بات بتانے لگی تھی کسی کو فرق ہی نہیں پڑتا۔۔"

زی نے منہ بسورے کہا۔۔

"اوہ ہاں زی بولو کیا بتا رہی تھی تم۔۔"

وکی نے کچھ بولنے کے لیے لب واکھے ہی تھے کہ مانی نے سپیڈ پکڑ لی۔۔ مبادا دونوں کی تکرار پھر نہ شروع ہو جائے۔۔

"سائنس ڈیپارٹمنٹ میں بہت سی مشکوک باتیں ہوئیں ہیں۔۔"

زی نے اپنے اصول کے مطابق بات توڑ کر بتائی۔۔

"یار صاف صاف بات کیا کرو۔۔۔"

وکی خاصا جھنجھلاہٹ کا شکار ہوتے ہوئے بولا۔۔۔

زی کو توڑ مڑوڑ کے بات کرنا ہوتا اور وکی کو اس کی یہ حرکت بالکل نہیں بھاتی۔۔۔

"وہ کچھ اسٹوڈنٹس کہہ رہے سائنس ڈیپارٹمنٹ میں کوئی غیر مخلوقی چیز کا بسیرا

ہے۔۔۔"

زی نے ایک سائنس میں سب کہہ سنایا۔۔۔

"What rabbish..?"

حادی نے زور سے ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔ کیوں کہ ابھی وہ کلاس میں بھی ایسی

بے تکی باتیں سن آیا تھا۔۔۔



"یار حادی بات بے تکی نہیں ہے ہم نے بھی سن رکھا ہے بس اگنور کر گئے۔۔۔ پر بات  
بہت مشکوک ہے۔۔۔"

اب کے مانی نے بھی بتایا۔۔۔

"میں نہیں مانتا اور تم لوگ بھی ایسی خرافات سے بچ کر رہا کرو۔۔۔ کسی نے کہانی بنا کر  
پیش کر دی ہوگی۔۔۔"

حادی نے سرے سے بات ہی ختم کر دی۔۔۔



"حادی آج آپ مجھے گھر چھوڑ دیں۔۔۔ ڈرائیور گھر پر نہیں ہے۔۔۔"

صائمہ نے حادی کو اپنے سامان سمیٹتے دیکھ فوراً سے کہا۔۔۔

"اچھا میں چلتی ہوں کل ملتے ہیں۔۔۔"

حادی گاڑی کی چابی اٹھاتا بنا کوئی جواب دیے جانے لگا تو صائمہ بھی اپنی نشست چھوڑ کھڑی ہو گئی اور جلدی سے مصاحفہ کرتے نکل گئی۔۔۔ مبادا کہی حادی اسے چھوڑ نہ جائے۔۔۔

"یہ حادی کو کیا ہو گیا۔۔۔ وہ تو کبھی اس طرح بات نہیں کرتا۔۔۔"

مانی کے ساتھ سب ہی حیرت میں مبتلا تھے۔۔۔

"چلو اچھا ہے صائمہ اس کے ساتھ گی ہے سمجھا لے گی۔۔۔"

ثمی نے کہا تو سب ثمی کی طرف رخ کیے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

"کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔"

وکی نے پوچھنا ضروری سمجھا۔۔۔

"وہ صائمہ نے کہا تھا آج شاپنگ مال جانا ہے۔۔۔"

زی نے بتایا۔۔۔

"تو۔۔۔؟"

وکی نے پھر پوچھا۔۔۔

"وہ حادثی نے اسے منع کیا تھا اکیلے جانے کی ضرورت نہیں۔۔۔ شاید اسی بات کو لے کر

دونوں میں بحث ہوئی ہو۔۔۔"

شمی نے تکا لگایا۔۔۔

"خیر ہے جو بھی بات ہو خود سمجھ لینگے دونوں۔۔۔"

مانی کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

"مجھے زرا کام سے جانا ہے۔۔۔ زی تم ثمنی کے ساتھ چلی جانا۔۔۔ بلکہ مانی تو ہی گھر ڈراپ

کردے۔۔۔"

وکی نے ہدایت کی۔۔۔

"حادی آپ ایسے کیوں ریکٹ کر رہے ہیں۔۔۔ نہیں لے جانا تو بول دیں میں اکیلے چلی

جاؤنگی۔۔۔"

صائمہ حادی کے قدم سے قدم ملانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔ حادی لمبے لمبے  
ڈگ بھرتا چلا جا رہا تھا۔۔۔

"چپ کر کے گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔۔۔"

حادی ایک اچھٹی نگاہ صائمہ کے سر پر ڈالتا غصے میں کہا۔۔۔

"سوری نہ پلیز میری تو کوئی غلطی نہیں تھی، مجھے پتا ہی نہیں چلا کوئی میرے پیچھے کھڑا  
ہے۔۔۔ اور میں نے جان کر تو نہیں کیا نا۔۔۔"

صائمہ اب حادی کو کول ڈاؤن کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔ پر حادی کا غصہ تو سوانیزے پر پہنچ چکا  
تھا۔۔۔



کلاس آف ہونے کے بعد حادی کلاس سے باہر نکل گیا اور صائمہ اپنے سامان سمیٹ کر باہر نکل ہی رہی تھی کے اسکا دوپٹہ کرسی سے پھس کر نقاب کھل گیا تو وہ فوراً پیچھے ٹرن ہوئی۔۔۔ اسے پتا نہیں تھا پیچھے کوئی کھڑا ہے۔۔۔ خیر بروقت حادی صائمہ اور اولیس کے بیچ حائل ہوا۔۔۔

اولیس زرا اوچھے لڑکوں میں شمار ہوتا ہے۔۔۔  
اس وجہ سے حادی کا موڈ ایک دم سے خراب ہو گیا کے ابھی وہ نہ آیا ہوتا تو انقریب اولیس اس سے ٹکرایا ضرور ہوتا۔۔۔  
حادی اپنا رجسٹر لینے آیا تھا جو وہ عدنان کو دے کر بھول گیا تھا لینا۔۔۔ پر عدنان نے پہلے ہی رجسٹر صائمہ کو تھما دیا تھا۔۔۔

"حادی میں آپ سے بات کر رہی ہوں۔۔۔"

حادی کی چپی سے صائمہ کو خوف آ رہا تھا۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

"تمہیں شاپنگ پے جانا تھا نہ کل سب سے کہہ دینا۔۔۔"

حادی نے اپنے غصے پر قابو پانے کیلئے بات بدلی۔۔۔ اسے بار بار بس وہی منظر یاد آرہا تھا کہ وہ نہ آتا تو۔۔۔ اس سے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔۔



"ثمی اور زی کل ہم شاپنگ مال جائینگے۔۔۔ تم دونوں مانی اور وکی سے بھی کہہ دینا۔۔۔"

صائمہ نے کانفرنس کال پے زی اور ثمی کو کل کیلئے آگاہ کیا۔۔۔

"اوائے کیا ہوا تھا حادی بھائی اتنے غصے میں کیوں تھے۔۔۔"

زی کہا بات جانیں سکون کا سانس لینے والی تھی۔۔۔

"ہاں یار کل تو حادی بھائی کا غصہ اف، میں تو ڈر ہی گی تھی۔۔"

شمی کوزی کی بات پر حادی کا غصہ یاد آ گیا۔۔۔

"ارے یار وہ ہوا یوں کہ حادی کلاس سے باہر نکل گئے تھے۔۔ میں بس نکل رہی تھی تو عادی (عدنان) مجھے حادی کا رجسٹر دے رہا تھا۔۔ میں رجسٹر پکڑے کھڑی ہوئی تو میرا دوپٹہ پھنس گیا اور نقاب کھل گیا۔۔ میں پلٹی ہی تھی کہ اچانک کسی سے ٹکرا گئی۔۔ اور میرے تو چودہ طبق روشن ہی ہو گئے۔۔"

جب میں نے آنکھیں کھولیں تو سدشکر کہ میں حادی سے ٹکرائی تھی۔۔"

صائمہ پوری بات تفصیل سے بیان کی۔۔

"ہاااا پھر اس میں غصہ ہونے کی کونسی بات تھی۔۔"

زی کو کچھ سمجھ نہیں آیا۔۔۔

"وہ ہوا یوں کہ حادی سے میں نہ ٹکراتی تو او ایس سے ٹکر ہو جاتی۔۔۔ بس اسی بات پر حادی اشتعال میں آ گئے۔۔۔ او ایس نے بات بنائی میں نے جان کر نہیں کیا مجھے لگا کسی انجانی قوت نے مجھے دھکا دیا تو میں تم (حادی) سے ٹکرایا تھا۔۔۔"

صائمہ نے غصے کی اصل وجہ بتائی۔۔۔

"مطلب کہ حادی بھائی بیچ میں حائل نہ ہوتے تو تم او ایس سے ٹکراتی۔۔۔"

شمی کو اب ساری بات سمجھ آئی تھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔ اچھا چلو ریٹ کرو کل یونی سے ہی سب نکلتے ہیں شاپنگ پے۔۔۔"

صائمہ نے مصاحفہ کرتے کال ڈیسک نیٹ کیا۔۔۔



آج یونی سے ہی سب نے مال جانا تھا۔۔۔ تینوں آکسائیڈ تھی۔۔۔ اپنے نکاح کا جوڑا جو لینا  
تھا۔۔۔

"حادی تو صائمہ کو لے کر پہنچ مال، میں ان سب کو اپنی گاڑی میں لے کر پہنچ رہا  
ہوں۔۔۔"

وکی نے کہا۔۔۔

شمی اور زی کا گھر قریب ہی ہے اس لیے دونوں ساتھ ہی یونی آتی ہیں۔۔۔ کبھی شمی کا ڈرائیور تو  
کبھی زی کا ڈرائیور چھوڑ جاتا۔۔۔



دوسری طرف وہی اور مانی بھی قریب رہتے تو اکثر دونوں ساتھ ہی یونی آتے تھے۔۔۔

اور ہاں صائمہ اور حادی بھی قریب ہی رہتے ہیں پر دونوں اپنی اپنی گاڑی میں ہی یونی آتے ہیں۔۔۔ کیوں کہ حادی کو یہ سب دیکھا وے نہیں پسند کہ ہونے والی بیوی کو یوں اپنی گاڑی میں پک این ڈروپ کی سروس دے۔۔۔ پر ایک راز کی بات ہے، وہ دراصل ایک شخص جو کہ صائمہ کی گاڑی کو فلو کرتا ہے اور اسے لگتا ہے یہ بات کسی کو نہیں پتہ پر وہ بھی انجان ٹھہرا کیونکہ صائمہ یہ بات پہلے دن سے جانتی ہے پر شو نہیں کرتی۔۔۔ نہ ہی اس نے کبھی حادی کے سامنے ذکر کیا۔۔۔ صائمہ حادی کے غصے سے اچھی طرح واقفیت رکھتی ہے، وہ نہیں چاہتی کہ حادی کوئی ایسی حرکت کر بیٹھے جس سے وہ اپنا خود کا نقصان کر لے۔۔۔

ویسے بھی وہ شخص کبھی کوئی اچھی حرکت نہیں کیا۔۔۔ تو کیوں بے چارے کو بے موت مارا جائے۔۔۔

سب پارکنگ ایریا میں پہنچ کر گاڑی میں بیٹھے اور دونوں گاڑی اپنی منزل کی طرف رواں  
دواں ہوئی۔۔۔



گاڑی میں بیٹھے پورے راستے زی کی پٹر پٹر کی آواز گونجتی رہی۔۔۔ بس وہ کی کا ضبط تھا کہ وہ  
چپ بیٹھا تھا، کیونکہ مانی اسے آنکھوں کے اشارے سے روک رکھا تھا۔۔۔  
وہ نہیں چاہتا تھا کہ شاپنگ مال پہنچ کر، دونوں کامنہ دس دس کلو کا لٹکا ہو۔۔۔  
مال پہنچنے والی نے سکھ کا گہرا سانس خارج کیا۔۔۔ اور سد شکر کیا کے صائمہ اور حادی بھی  
پہنچ چکے تھے۔۔۔

"تم تینوں جا کر ڈریس سلیکٹ کرو، جب تک ہم اپنی شروانی دیکھ آتے ہیں۔۔۔"

وکی نے جلدی سے کہا مبادا پھر نہ زی کی بک بک شروع ہو جائے۔۔۔ وہ خاصا جھنجھلا جاتا تھا، پر چار و ناچار اب اسے پوری لائف اسی جھنجھلاہٹ میں گزارنی تھی۔۔۔

پھر تینوں شروانی کی شاپ کی طرف چلے گئے۔۔۔

"تم دونوں شروانی دیکھو میں بس ایک کال کر کے آیا۔۔۔"

حادی فون پے کسی کا نمبر ملاتے ہوئے کہا۔۔۔

"چل بیٹا وکی لگ جا کام پے۔۔۔"

مانی وکی کی کمر پے ایک زور کا دھموکہ جڑھتے ہوئے کہا۔۔۔

"مانی ایک بات تو بتا۔۔۔ تجھے کیا لگتا ہے یہ افواہ ہے یا سچ جو آج کل سائنس ڈیپارٹمنٹ

میں باتیں چل رہی ہے۔۔۔"

وکی نے پرسوچ انداز میں کہا۔۔۔

"ابے حادی کہ سامنے نہ بولنا۔۔۔ ویسے مجھے بھی لگتا ہے بات میں دم ہے۔۔۔ کوئی بات تو

ضرور ہوگی ہی۔۔۔"

مانی نے رازداری سے کہا۔۔۔

"کچھ پسند آیا۔۔۔ یا ابھی تک باتوں میں ہی ٹائم ضائع کر رہے۔۔۔"

مانی ابھی اور کچھ بولتا کہ اتنے میں حادی کی آواز آئی، اور بچارے مانی کی بات منہ میں ہی رہ

گئی۔۔۔ اچانک حادی کہا سے نمودار ہوا۔۔۔ دونوں سٹپٹا گئے تھے اور فوراً سے پہلے منہ پے

قفل لگا لیا، جسے وہ کوئی بات ہی نہ کر رہے تھے۔۔۔

"ہاں ہاں دو تین دیکھا ہے ہم نے اب اس میں سے ایک، تو بتا کوئی لیں۔۔۔"

مانی نے سمجھل کر بات بنائی۔۔۔ جبکہ دونوں کا دھیان تو یونی کی مشکوک بات پر لگا

تھا۔۔۔۔

"دیکھ یہ ریڈ، گولڈن اور اسکاٹی بلیو ہاں اور یہ مروڈن۔۔۔"

وکی نے بھی جو سامنے شروانی نظر آئی گنوا دیے۔۔۔

"ہمممممم یہ گولڈن ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ اسے ہی نکلوالو۔۔۔"

اتفاقاً مانی اور وکی جہاں پہنچ کر روکے تھے وہی پے برنڈیڈ شروانی کا بہت بڑا حصہ تھا،

جہاں کثیر تعداد میں ورائٹی تھی۔۔۔ اور بوکھلاہٹ میں چنا گیا شروانی سچ میں اپنی تعریف

آپ تھا۔۔۔۔



"ہاں ہمیں بھی یہی شر وانی پہلی نظر میں پسند آگئی تھی۔۔۔ بس تجھے اور بھی ساتھ میں بتایا  
کے تیری پسند کیسی ہے پتا چلے۔۔۔"

وکی نے بے جا لمبی چوڑی بات بنائی، پر تنکے میں ہی سہی پر شر وانی سچ میں آنکھ چندھیار ہی  
تھی۔۔۔

"چلو اب وہاں بھی دیکھ لیں، امید تو ہے کہ پسند نہیں آیا ہو گا۔۔۔"  
مانی اور وکی نے ساتھ کہا۔۔۔ اور پھر تینوں ہنس پڑے۔۔۔



تینوں خوب ساری میکسی دیکھنا پسند کر چکی تھی۔۔۔

کوئی ایمبرائیڈری پسند نہیں آتی تو کوئی کلر پسند نہیں آیا۔۔۔ یا ایسا ہوتا جو زی کو پسند آتا وہ صائمہ اور ثمنی کو پسند نہیں آتا۔۔۔ تو کوئی ثمنی کو پسند نہیں آتا۔۔۔

کئی دکانوں کی خاک چھاننے کے بعد آخر کار ایک ایسے میکسی پر نظر پڑی جو تینوں نے ایک ساتھ جالیا۔۔۔ اور پھر کیا تھ تینوں کی دبی دبی ہنسی چھوٹی۔۔۔

صائمہ بار بار اپنے اطراف میں نظر گھماتی۔۔۔ اسے بار بار اپنے اوپر کسی کی کڑی نگرانی کا وہم ہوتا۔۔۔ جب کوئی نہیں نظر آتا تو اپنا گمان سمجھ کر سر جھٹک دیتی۔۔۔

اور ایسے کرتے کئی ایک بار زی اور ثمنی نے بھی دیکھا اور پوچھا تو صائمہ بات ٹال گئی۔۔۔

جبکہ مسلسل صائمہ کسی کی گہری نگاہوں کے حصار میں تھی۔۔۔ یہ اسکا گمان نہیں تھا۔۔۔ سچ میں کوئی کڑی نگرانی کر رہا تھا۔۔۔ نگرانی تو تینوں کی ہو رہی تھی پر صائمہ گہری نگاہوں کے حصار میں تھی۔۔۔

وہ شخص زچ ہو کر رہ گیا تھا ان کی پسند اور ریجیکشن سے تو خود ہی اپنی پسند کی میکسی سیل مین کو پکڑا کر اشارہ کیا انکی طرف۔۔۔

اور جب تینوں نے پسند کر کے پیک کروانے کہا تو وہ شخص واپس اپنے لیے شروانی دیکھنے کو آگے بڑھ گیا۔۔۔



"ہاں بھئی کوئی تیر مارا تم لوگوں نے۔۔۔"

مانی نے مزے سے کہا۔۔۔

"ہاں تو کیا ہم اتنے نکمے ہیں، ایک میکسی بھی پسند نہیں کرتے کیا اب۔۔۔"

زی کے تو آگ ہی لگ گئی تھی۔۔۔

"واہ بھئی موصوفہ آج بہت اڑھ رہی ہیں، لگتا ہے کوئی بڑا طرم خان والا کام کیا

ہے۔۔۔"

وکی نے بھی آگ میں گھی ڈالنے کا کام کیا۔۔۔ اور زی تن فن کرتی منہ موڑ گئی۔۔۔

"ہاں کیا ہے ہم نے بہت بڑا معرکہ سر۔۔۔ آپ لوگ کیوں جل رہے۔۔۔"

ثمی بھی بول پڑی۔۔۔۔

"ہم لوگوں نے میکسی لے لی ہے۔۔۔ اور آپ لوگوں کا بھی شاید ہو گیا۔۔۔ چلیں کچھ اور

رہ گیا ہو تو دیکھ لیں۔۔۔ ورنہ مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔۔"

صائمہ نے بات ختم کروائی اور ساتھ ہی کھانے کا بھی کہا، تاکہ کوئی دوبارہ نہ شروع ہو

جائے۔۔۔  
ہمممممم  
"۔۔۔"

حادی بس ہنکار بھرتے ہوئے آگے ہو لیا۔۔۔

"کل تم یونی نہیں جا رہی۔۔۔"

صائمہ کے فون پے مسیج ٹون بجا۔۔۔ مسیج کھول زیر لب دھرائی۔۔۔

"جی کل میں یونی جا رہی ہوں۔۔۔"

مسیج بھیجے ایک منٹ بھی پورا نہ ہوا تھا اور سپلائے آگیا۔۔۔ حادی نے مسیج پڑھتے ہوئے،

سوچا کیا میرے مسیج کا ہی ویٹ کر رہی تھی۔۔۔ پھر اپنی ہی سوچ کو جھٹک دیا۔۔۔

"یہ اب کال کیوں کرنے لگے۔۔۔"



فون جی کی بیل تو اتر سے بجنے کا شغل فرما رہی تھی۔۔۔ اور موصوفہ اپنے ہی سوچ میں غرق تھی۔۔۔

"مسیح میں تو ٹائم نہ لگا تو کال ریسیو کرنے میں کیا موت پڑ رہی تھی۔۔۔"

کال آخری بیل پے ریسیو ہوا تھا۔۔۔ اور چھوٹے ہی حادی کی گبھیر آواز گرج چمک کے ساتھ صائمہ کی سماعتوں سے زوردار ٹکرائی تھی۔۔۔

"وہ میں بک لینے روم سے باہر گئی تھی۔۔۔ اس۔۔۔ سو۔۔۔ سوری۔۔۔"

حادی کی آواز میں اتنا غصہ تھا کہ صائمہ سٹیٹا کر رہ گئی۔۔۔

"آئندہ ایسا نہ ہو پہلی بیل پر کال ریسیو ہو جائے۔۔۔"

حادی کو احساس ہوا وہ بے وجہ اس پر برس پڑا ہے۔۔۔ اسلیئے آواز کو نارمل کر کے بولا۔۔۔

"جج۔۔۔جی۔۔۔ آئندہ خیال رکھوں گی۔۔۔"

صائمہ سہمی ہوئی آواز میں بولی۔۔۔

"ہمممممم۔۔۔ میں نے کہا تھا تم کل یونی نہیں جا رہی ہو، آئی سمجھ۔۔۔"

حادی نے ہنکار بھرتے کہا۔۔۔

"اچھا۔۔۔"

صائمہ میں ہمت نہیں تھی کیوں پوچھنے کی، اسلیئے صرف اچھا کہنے پر ہی اکتفا کیا۔۔۔

"گڈ آج کے بعد تم صرف میرے ساتھ آیا جاکر وگی۔۔۔"

حادی نے حکم صادر کیا۔۔۔

"کوئی اعتراض، یا کچھ پوچھنا ہے۔۔۔؟"

صائمہ کی خاموشی اسے باور کروا گی کہ وہ بہت زیادہ اور ریکٹ کر گیا تھا۔۔۔ اسلئے خود ہی پوچھنا مناسب سمجھا۔۔۔

"میں ڈرائیور کے ساتھ یونی نہیں جاسکتی۔۔۔"

صائمہ نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ تم صرف میرے ساتھ جاؤ گی، اور مجھ سے بنا پوچھے کہی بھی نہیں جاؤ گی۔۔۔"

حادی نے قطعیت سے کہا۔۔۔

"جی۔۔۔"

صائمہ نے سر تسلیم خم کیا۔۔



"یار یہ صائمہ کیوں نہیں آئی اب تک شام تو کہہ رہی تھی کوئی خاص لیکچر ہے آج اور اب تک آئی نہیں۔۔"

زی بہت دیر سے چپ بیٹھے تھک گئی تھی تو بول بڑی۔۔

"تو کال کر کے پوچھ لے نہ بھئی۔۔"

شمی نے فری میں مشورہ دیا۔۔

"ہاہاہاہاہا۔۔ اس کے فون میں کبھی بیلنس ہوتا ہے، جو کال کر لے کسی کو۔۔"

وقاص نے لقمہ دیا۔۔۔

"کبھی تو بخش دیا کر، کیوں بچاری کے پیچھے پڑا رہتا ہے۔۔۔"

مانی نے سرگوشی کے انداز میں وکی کو گھر کا۔۔۔

"وکی بہت بری بات ہے ہر وقت تم ایسا رویہ اختیار کیوں کر لیتے ہو، کیا بگاڑا ہے زی نے، تمہارے سامنے تو اب منہ بھی کم کھولتی ہے، پھر بھی تم کوئی موقع نہیں ہاتھ سے جانے دیتے، کبھی تو پیار سے بات کرتے دیکھا نہیں ہم نے تمہیں۔۔۔"

شمنی نے وکی کو خوب جھاڑ پلائی۔۔۔

"اچھا میری ماں اب نہیں کہتا کچھ۔۔۔"

وکی نادام سہ زی کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ دھرتے ہوئے کہا۔۔۔



"کوئی بات نہیں۔۔۔"

زی وکی کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے ہٹاتی اٹھ کھڑی ہوئی، اور اپنی بات کہتے آگے بڑھ گئی۔۔۔

"زی رک تو جائیں نے کیا کیا ہے یار۔۔۔"

شمی زی کو آواز دیتے رہ گئی۔۔۔ زی سیدھے کلاس میں چلی گئی، رکی ہی نہیں۔۔۔

"کیا کرتا ہے تو بھی کیوں اسے تنگ کرتا ہے یار، جبکہ تجھے پتہ ہے وہ اب تیرے لیے

ضروری سہ ہو چکی ہے۔۔۔"

مانی بری طرح وکی کو ڈپٹتے ہوئے اسے باور کروایا۔۔۔

"چپ ہو جا بہت بول رہا ہے تو بھی۔۔۔"

وکی گھوری سے نوازتا ہوا بولا۔۔۔

"ہا ہا ہا ہا ہا مطلب تو نہیں سدھرے گا۔۔۔"

مانی ہنسی کے بیچ بامشکل بولا تھا۔۔۔

"ہو نہہ۔۔۔"

وکی نے ہنکار بھرا۔۔۔ اور پھر دونوں ہی ہنس پڑے۔۔۔



"یار تو بھی تو ہر بات دل پے لے لیتی ہے، کبھی تو آگنور کیا کر۔۔۔"

ثمی کلاس میں پہنچ کر زلی کے ساتھ بیٹھی بول رہی تھی۔۔۔

"نہیں یار وہ بس کیا کروں میں خود کو کمپوز نہیں کر پاتی۔۔۔"

زی نے تمنایعت سے کہا۔۔۔

"ارے بہن وہ تجھے جان کر تنگ کرتا ہے یار، دل سے تو وہ خود بھی ہاتھ دھو بیٹھا ہے۔۔۔"

ثمی نے نیا انکشاف کیا۔۔۔

"تت۔۔۔ تجھے کیسے پتہ۔۔۔"

زی تھیرسہ ثمی کا منہ تکتے بولی۔۔۔

"تجھے کیا لگا ہمیں نہیں پتہ، وکی کی آنکھوں میں تیرے لیے چمک صاف دکھائی دیتی

ہے۔۔۔"

"میں تو سمجھ رہی تھی کہ یہ میری سوچ ہے شاید۔۔۔"

زنی یاسیت سے بولی۔۔۔

"چل اب منہ تو ٹھیک کر لے اور میں تیرے ساتھ ہوں مل کر وہی سے بدلہ لینگے۔۔۔"

تمنی نے ایک آنکھ زور سے دبا کر کہا۔۔۔

"~~~~~"

اور پھر دونوں کی دبی دبی ہنسی کھٹکتی ہوئی تھی۔۔۔



# NOVEL HI NOVEL

"صائمہ بیٹا چلیں۔۔۔؟"

حمیدہ بیگم نے صائمہ کو آواز لگائی۔۔۔

"جی آنٹی۔۔۔"

صائمہ حمیدہ بیگم کے پاس آکر بولی تو وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

حمیدہ بیگم کو دیکھ ڈرائیو رڈ رائونگ سیٹ سنبھال اسٹیرنگ پے ہاتھ پھیرتے ہوئے بیٹھا تھا۔۔۔

"چلو اندر بیٹھو بیٹا۔۔۔"

حمیدہ بیگم صائمہ کو کسی غیر مرئی نقطے پر نظر مرکوز کئے دیکھا تو بولیں۔۔۔



"وہ آنٹی مجھے شاپنگ پے لے جانا چاہتی ہیں۔۔۔"

صائمہ نے ڈرتے ہوئے حادی کو فوراً سے کال ملائی تھی جب اچانک حمیدہ بیگم گھر آ کر شاپنگ مال جانے کا کہہ رہی تھی۔۔۔

"ہمممممم جاؤ ماما کے ساتھ رہنا ایک انچ بھی ہٹنا نہیں ہے، آئی سمجھ۔۔۔"

حادی نے ہنکار بھرتے تنبیہ کیا۔۔۔

"جی ٹھیک ہے۔۔۔"

صائمہ نے رسائیت سے کہا۔۔۔

حمیدہ بیگم کی آواز سے صائمہ جسے ہوش کی دنیا میں واپس آئی تھی۔۔۔



مال پہنچے ابھی کچھ وقت ہی سرکا تھا کہ صائمہ کو پھر وہم سہ ہوا کہ اسے کوئی دیکھ رہا ہے۔۔۔

پر یہ وہم نہیں بلکہ سچ تھا کیونکہ وہ شخص سایہ کی طرح صائمہ کے سایہ سے جڑا اپنے آنکھوں میں ٹھنڈک بھر رہا تھا۔۔۔

حمیدہ بیگم کچھ بھی دیکھاتی پسند پوچھتی صائمہ ہر بات پر خم سر کو جنبشِ بخشی۔۔۔

"صائمہ بیٹا سب ہو گیا اور کچھ تو نہیں باقی ہے نہ۔۔۔؟"

حمیدہ بیگم نے لہجے میں شرنی گھول کر بولیں۔۔۔

"نہیں آنٹی سب ہو گیا ہے۔۔۔"

صائمہ نے سر کو جنبش دیتے کہا۔۔۔

صائمہ بنا پیچھے دیکھے اٹے قدم بڑھانے کو آگے بڑھی ہی تھی کہ کسی کے مضبوط چوڑے  
بلکے لوہے کہنا ٹھیک ہو گا جسے سینے سے بری طرح ٹکرائی تھی۔۔۔ لمحے کے ہزار ویں حصے  
میں ہی اسے وہ ٹکرا ناز بر ہوا اور ساتھ ہی وہی مانوس لمس، اچانک اس کے منہ سے  
"حادی" نکلا تھا۔۔۔

"بیٹا تم ٹھیک تو ہو۔۔۔"

حمیدہ بیگم آگے بڑھ فکر مندی سے پوچھ گئی۔۔۔

"جی میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

حمیدہ بیگم کی آواز پے صائمہ نے آنکھیں کھول دیکھا کہ وہ گری نہیں ہے۔۔۔

بروقت حادی نے صائمہ کو اپنی بانہوں میں بھر لیا تھا۔۔۔ ورنہ وہ حادی کے پیچھے کھڑے  
لڑکے سے بری طرح ٹکرا جاتی۔۔۔

صائمہ کی نظر حادی پر پڑی تو وہ فوراً سے نظر جھکا گئی، کیوں کہ حادی کی آنکھیں ضبط سے  
لال انگارہور ہی تھی۔۔۔

تنبیہ کرنے کے بعد بھی صائمہ نے لا پرواہی برتی تھی۔۔۔

"ماما گھر چلیں۔۔۔"

حادی طیش میں آکر بس اتنا ہی بولا اور صائمہ کا ہاتھ تھامے مال سے باہر نکل گیا۔۔۔

صائمہ حادی کے قدم سے قدم ملانے کی تگ و دو میں خوار ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔  
آخر کو غلطی صائمہ کی ہی تھی۔۔۔ جب حادی نے ورن کیا تھا تو اسے بھی خیال رکھنا چاہیے  
تھانہ۔۔۔



حادی گاڑی کے آگے کا دروازہ کھول صائمہ کو پھینکنے کے انداز میں گاڑی میں بیٹھایا۔۔۔  
پھر خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال ماما کے آنے کا ویٹ کرنے لگا۔۔۔  
حمیدہ بیگم ہانپتی کانپتی گاڑی میں بیٹھ اپنی ابتر ہوتی حالت کو بحال کرنے لگی۔۔۔

ماما کے بیٹھتے حادی گاڑی کو زن سے لے اڑا۔۔۔



"حادی مجھے پھپھو کے گھر چھوڑ دو، واپسی میں ڈرائیور کے ساتھ آ جاؤنگی۔۔۔"

حمیدہ بیگم نے حکم صادر کیا۔۔۔ اور حادی نے سر کو خم دے کر ٹھیک ہے کا اشارہ دیا۔۔۔

پانچ منٹ کی ڈرائیور پھپھو کا گھر آ گیا تھا۔۔۔

"اچھا بیٹا میں جا رہی ہوں، تم صائمہ کو گھر چھوڑ دینا۔۔۔"

ماما نے گھورتے ہوئے بیٹے سے کہا۔۔۔ انکے گھورنے کا مطلب تھا کہ خبردار جو کچھ کہا انکی ہونے والی بہو کو۔۔۔

بھلے صائمہ حادی کی خود کی پسند تھی پر جب سے یہ رشتہ ہوا تھا صائمہ حمیدہ بیگم کی ہر دل عزیز ہو گئی تھی۔۔۔ آخر کو اکلوتے اولاد کی پسند تھی اوپر سے بلا کی خوبصورتی کے ساتھ ساتھ خوب سیرت بھی، کیوں نہ کر رشک کرتی وہ اپنی اکلوتی بہو پر۔۔۔

ماما پھپھو کے گھر اندر گی تو حادی نے گاڑی آگے بڑھالی۔۔۔

اتنے ار سے میں صائمہ دم سادھے چپ بیٹھی تھی۔۔۔ اس کے تو سوچ کر ہی ہول اٹھ رہے تھے کہ اب تو آنٹی بھی نہیں حادی سے کون بچائے گا۔۔۔

اور حادی بھی چپ بس کن آنکھیوں سے بار بار ایک اچھٹی نگاہ اس پے ڈال لیتا۔۔۔

سارے راستے دونوں چپی سادھے گھر تک پہنچے۔۔۔ صائمہ نے گیٹ کھولنا چاہا پر بے صد گیٹ لاک پڑا تھا حادی نے لاک کھولنے کی زحمت نہ کی تھی۔۔۔

یہ اس کے غصے کی ایک چھوٹی سی جھلک تھی کیونکہ دو غلطی تو معافی کے قابل ہوتی ہی ہے۔۔۔

"پہلی اور آخری بار کان کھول کر سن لو آئندہ مجھ سے بنا پوچھے گھر سے باہر قدم بھی نہیں رکھو گی۔۔۔ یونی بھی اب تم مجھ سے اجازت لیے بغیر نہیں جاؤ گی۔۔۔ اب جاؤ۔۔۔"

حادی سرد مہری لیے گویا ہوا تھا۔ اور پھر لاک کھول جانے کا حکم صادر کیا۔۔۔ اور صائمہ ایک سیکنڈ بھی ضائع کئے بغیر آنن فائن گھر کے اندر۔۔۔



صائمہ کا فون گھر پہنچا تھا۔۔۔ جب وہ اپنا فون چیک کرنے کو ابھی ہاتھ بڑھائی ہی تھی کہ کال آنے لگی۔۔۔

"کہاں تھی یاد کب سے کال کر کے دوہری ہو گی ہوں۔۔۔"

کال ریسیو ہوتے ہی شمی پھٹ پڑی۔۔۔ صبح سے ہی زی اور شمی کال لگا رہی تھی بیل جا رہی  
پر کوئی کال نہیں اٹھایا۔۔۔

"میں آنٹی کے ساتھ شاپنگ مال گئی تھی تو فون گھر پر تھا سٹنٹ موڈ پر۔۔۔"  
صائمہ نے وضاحت دی۔۔۔

"بندہ ایک میسج ہی چھوڑ دیتا ہے یا۔۔۔"  
شمی جھنجھلا کر بولی۔۔۔

"سوری آئندہ خیال رکھوں گی 🙏🙏🙏🙏۔۔۔"

صائمہ نے ٹھنڈا کرنے کو کہا۔۔۔ ورنہ کون سدھر سکا ہے جواب ہم سدھر جائیں۔۔۔

صائمہ تھوڑی دیر کے لئے حادی کا غصہ بھول گئی تھی، کہ ایک بار پھر فون بجا۔۔۔

"قسم سے تو بہت بڑی والی ڈیش ہے۔۔۔"

زی نے مصنوعی غصے سے کہا۔۔۔

"کیوں بھئی میں نے کیا کر دیا۔۔۔"

صائمہ لہجے میں معصومیت سجائے بولی۔۔۔

"چل چل زیادہ ڈرامے نہ کر نہیں کھلانا تھا آسکریم تو بول دیتی، یو گھر موچھپ کے بیٹھنے

کی کیا ضرورت تھی۔۔۔"

زی نے ماخلول کیا۔۔۔



"نہیں نہ یار کل پکا کھلا دو گئی۔۔۔ بلکہ سب کو میری طرف سے آئسکریم۔۔۔"

صائمہ نے مذاق کو کسی بھی خاطر میں نہ لاتے اپنی بات کہی۔۔۔

"ٹھیک ہے پر میرے لیے دو۔۔۔"

زی خوش ہوتے بولی۔۔۔

"چل ٹھیک میرا بھی تو ہی کھا لینا۔۔۔"

صائمہ نے بھی خوشی سے کہا۔۔۔

ایسا نہیں تھا کہ زی خود آئسکریم نہیں کھا سکتی تھی، بس دوستوں سے کھانے کا اپنا ہی مزہ

ہے۔۔۔

صائمہ نے مسکراتے میسج ٹائپ کیا اور بار بار دوہرا رہی تھی۔۔۔

حادی کا قہقہہ بلند ہوا جب اس نے صائمہ کا میسج پڑھا تو۔۔۔ اسے خوشی ہوئی تھی۔۔۔ ایک امید تھی جو ٹوٹی نہیں تھی۔۔۔

"میں۔۔۔ میرے ایک مس کال پے گیٹ پر نظر آجانا۔۔۔"

حادی ابھی نرم نہیں پڑھنا چاہتا تھا۔۔۔ پر اسے کیا پتہ اسکی ہونے والی ہوتی سوتی اس کے اس طرح فکر کرنے کی وجہ سے اسکا کتنا خون بڑھ گیا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔"

صائمہ نے بس جی کہنے پر ہی اکتفا کیا۔۔۔

"آگئے۔۔۔ موٹے نہ ہو تو۔۔۔"

صائمہ کے پاس کال آئی تو بے ساختہ بڑبڑائی تھی۔۔۔

"گڈ۔۔۔"

حادی نے بے تاثر کہا۔۔۔

"چلیں۔۔۔"

صائمہ کو بیٹھے ایک منٹ سرک گیا تھا۔۔۔ پر حادی ہنوز اس کے ہاتھ کو دیکھے گیا جہاں  
حادی کی انگلیوں کے نشانات تھے۔۔۔

"ہمممممم۔۔۔"

حادی ہنکار بھرتے ہوئے گاڑی اسٹاٹ کرتا آگے بڑھ گیا۔۔۔ اسے دل میں کہی برا لگا تھا  
صائمہ کے ہاتھ پر اپنے انگلیوں کے نشانات دیکھ کر۔۔۔



بریک میں سب اکھٹے کنٹین میں بیٹھے خوش گپیاں مارنے میں مصروف تھے۔۔۔

"صائمہ تو کچھ بھول تو نہیں رہی۔۔۔"

زی نے ذو معنی کہا۔۔۔

"نہیں تو میں تو سب یاد سے دیکھ کر آئی ہوں کلاس سے۔۔۔"

صائمہ نے نہ سمجھنے کی اداکاری کی۔۔۔

"ہاااا تو پھر میری آنسکریم بھول گئی۔۔۔"

زی نے صدمے سے کہا۔۔۔

"لو بھی کبھی موصوفہ اپنی جیب سے ایک ڈھیلا نہیں نکالتی، اور۔۔۔"

وکی ابھی اور کچھ کہتا کہ مانی نے زور سے اس کے پیر میں چٹکی کاٹی۔۔۔ بیچارا بلبلا اٹھا۔۔۔

"سب سے فلیور پوچھ کر لے آؤ نہ جانی۔۔۔"

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**



صائمہ نے مزید بات نہیں بڑھائی۔۔۔

"میں نہیں کھاؤگا، میرے لیے مت لانا۔۔۔"

حادی اپنے فون پر مصروف تھا اور بنا نظریں اٹھائے کہا۔۔۔

صائمہ کے اندر کچھ ٹوٹا تھا پر وہ خود کو کمپوز کر گئی۔۔۔

"یہ لے زی تیری دوسری آئسکریم۔۔۔"

صائمہ نے بھی آئسکریم کو ہاتھ نہ لگایا۔۔۔ یہ سب کارروائی کن انکھیوں سے کوئی دیکھ اپنی ہنسی دبانے کے لیے ہونٹوں کو اندر کر رکھا تھا۔۔۔

سب نے مزے لے لے کر آئسکریم کھائی، اور حادی نے چھین جھپٹ کر وکی اور مانی سے ایک ایک بائٹ ٹسٹ کر بھی لی۔۔۔

یہ دیکھ نئی اور زی نے آسکریم صائمہ کی طرف بڑھائی تھی پر صائمہ نے لینے سے منہ کر دیا۔۔۔

آج نکاح ہے۔۔۔ سب صبح سے ہی کام میں مشغول ادھر سے ادھر ہو رہے۔۔۔ پہلے صائمہ اور حماد کا نکاح تھا، پھر وقاص زینت اور پھر سلمان ثمینہ کا۔۔۔

نکاح کے بعد ہی ان تینوں کو پارلر کے لیے جانا تھا۔۔۔ نکاح جمعہ کی نماز بعد ہونا تھا اور فنکشن رات میں رکھا گیا تھا۔۔۔

دن کا کھانا نئی کہ گھر ہونا تھا کیونکہ آخری میں اس کے گھر ہی نکاح تھا۔۔۔

نکاح کے لیے سہیل سہ گلابی ہلکے کام کا جوڑا تینوں نے اپنی پسند کا لیا تھا اور رات کے لیے میکسی تھی۔۔۔

اور لڑکے تینوں کڑاک کف والی کرتی پہنے تھے۔۔

سب سے پہلے صائمہ کے گھر نکاح خواں کو لے کر پہنچے، باقی سب کے ساتھ تینوں دلہے  
ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے۔۔

"صائمہ اسفندیار ولد اسفندیار انصاری کیا آپ کو محمد حماد شاہ ولد محمد شاہ زمان دن مہر 5

لاکھ، کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟؟"

نکاح خواں نے نکاح کے کلمات پڑھے۔۔

(ویٹر آفسکریم لاکر رکھا تو حادی نے پہلے حازق کو آفسکریم دیا جو حازق اپنی بیوی ام ہانیہ کی

طرف بڑھادیا پھر حادی نے دوسری آفسکریم حازق کو دیا۔۔

"صائمہ لو آنسکریم کیا سوچ رہی ہو۔۔۔"

حادی نے جان کر صائمہ کی طرف آنسکریم نہیں بڑھایا کیونکہ صائمہ کی سائیڈ چو کلیٹ فلور تھا۔۔۔ اور قریب ہونے کی وجہ سے اسے چار و ناچار وہی آنسکریم اٹھانا پڑا۔۔۔

حادی ہنسی روکے وینیلہ فلور اٹھایا اور جلدی سے ایک بائٹ لے لیا۔۔۔

دوسری طرف صائمہ سب کو آنسکریم کھاتا دیکھ ایک بائٹ زہر مار کر گئی۔۔۔

"ارے یہ تو آنسکریم ہی بدل گئی ہماری، لاؤ دو میری اپنی یہ لو، وینیلہ فلور ہے نہ۔۔۔"

حادی نے اپنی ہنسی بہت مشکل سے روک رکھا تھا۔۔۔

صائمہ کو جب سمجھ آیا تو وہ بھی خوش ہو گئی حادی کی مسرت سے اور فوراً اپنے رب کا شکر ادا کیا۔۔۔)

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔"

نکاح خواں نے پھر پوچھا تو صائمہ اپنی حسین یادوں کے محور سے لوٹی۔۔۔

"جی قبول ہے۔۔۔"

صائمہ لمبی سانس سینے میں کھینچ کر بولی۔۔۔

نکاح خواں نے دوبار اور نکاح کے کلمات دوہراے تھے۔۔۔

"قبول ہے۔۔۔"

"قبول ہے۔۔۔"

صائمہ قبول کرتی بے تحاشا بے آواز رو پڑی۔۔۔ آنسو تھے کے تھمنے کو راضی نہ تھے۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**



سب نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔۔

"ہمیشہ خوش رہو۔۔"

حمیدہ بیگم صائمہ کو خود میں بھیجے دعا دے رہی تھی۔۔

ڈرائنگ روم میں نکاح خواں کے پہنچتے نکاح ہوا۔۔ اور سب نے مل کر نئے جوڑے کے لیے ڈھیروں ڈھیر دعا کی۔۔ پھر سب گلے ملتے حماد کو مبارکباد دے رہے تھے۔۔



اب باری تھی زینت کے گھر کی طرف رخ موڑنے کی گاڑیاں تیار کھڑی تھی سب ساتھ  
ہی گاڑیوں میں بیٹھے زی کے گھر پہنچنے کو نکل پڑے۔۔۔

"زینت ضامن ولد محمد ضامن انصاری کیا آپ کو محمد وقاص شیخ ولد محمد وحید شیخ دن مہر 5

لاکھ، کیا آپ کو نکاح قبول ہے۔۔۔؟"

نکاح خواں نے نکاح کے کلمات دوہراے۔۔۔

"(ماشاء اللہ کیا خوب بنایا ہے تجھے رب نے۔۔۔"

اوباش لڑکوں کی ہر جگہ ریل پیل ہی نظر میں آتی ہے۔۔۔ ایک آوارہ لڑکے نے زی کے  
ہاتھ (جو کے نیٹ کی آستین سے جھانکتے لوگوں کا مرکز بنے تھے) دیکھ کر آوازیں کسی  
تھی۔۔۔

"تم۔۔۔"

وقاص یہ سب سن اور زی کی ڈریسنگ دیکھ آگ بگولہ ہو گیا تھا۔۔۔ زی کا ہاتھ پکڑا سے بس غصے میں کھینچتے ہوئے دوسری سائیڈ لے گیا جہاں کم لوگ تھے۔۔۔

"یہ پہنوں، آئندہ تم مجھے ایسے ڈریسنگ میں نظر نہ آنا آئی سمجھ۔۔۔"

وکی تمس سے غراتے ہوئے نخوت سے دیکھ کر کہا۔۔۔ اور اپنا کوٹ زی کی طرف بڑھایا۔۔۔

وکی کا غصہ دیکھ زی کی سٹی بیٹی گھوم گی تھی اور وہ ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر جلدی سے وکی کے ہاتھ سے کوٹ پکڑے پہن گی۔۔۔

کہی اندر زی کو خوشی بھی ہوئی تھی وہی کا ایسے محافظ بن جانے کی۔۔۔ اور زی نے فوراً اللہ

کا شکر ادا کیا۔۔۔)

صوفیہ بیگم کی آواز پر زی واپس لوٹی تھی۔۔۔

"بیٹا بولو۔۔۔"

صوفیہ بیگم (وکی ماما) زی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پیار سے بولیں۔۔۔

"جی قبول ہے۔۔۔"

زی نے اٹکتے سانسوں کے ساتھ قبول کیا۔۔۔

نکاح خواں نے دوبار پھر نکاح کے کلمات سنائے۔۔۔

"قبول ہے۔۔"

قبول ہے۔۔۔"

زی کی آواز بھر آئی تھی۔۔ وہ اپنی ساس کے گلے لگ رو پڑی تھی۔۔۔

وقاص کے پاس سب بیٹھے اس کے قبول کرنے کی تاک میں تھے۔۔۔

"جی قبول ہے۔۔۔"

قبول ہے۔۔۔

قبول ہے۔۔۔"

وقاص کی آواز میں خوشی صاف اپنا پتہ دے رہی تھی۔۔۔

سب نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔۔۔ اور پھر گلے لگ مبارک باد دیا۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**



اب سب ثمنی کے گھر جانے کو نکل پڑے۔۔۔  
ثمنی کے گھر ہی کھانے کا انتظام کیا گیا تھا اسلئے سب افراد تفری میں ادھر ادھر بھٹک رہے  
تھے۔۔۔ بیل کی آواز پر سب نے خود کو تیار کیا۔۔۔

حماد کے نکاح کے وقت حماد آگے اور وکی مانی اسکے پیچھے کھڑے اسکے کان میں کہہ رہے  
تھے۔۔۔

"سوچ لے بیٹا ابھی بھی وقت ہے۔۔۔"

اس بات پر حادی نے بس گھورنے پر اکتفا کیا۔۔۔

وقاص کے ٹائم مانی نے وقاص کے کان میں بس اتنا کہا۔۔۔

"دیکھ دوست ہوں اچھا سوچو ننگا۔۔۔ بھاگ لے بیٹا۔۔۔"

اور وقاص پر تو اثر ہی نہ ہوا جسے اسنے سنا ہی نہ ہو۔۔۔

اب آتی ہے سلمان کی باری۔۔۔

"دیکھ بھائی چل گھر، سمجھ میری بات تیرے بس کی بات نہیں ہے۔۔۔ پھر کبھی سوچ  
سمجھ کر کر لینا۔۔۔"

وقاص کی کوشش پے بے اختیار مانی کا ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔

"سوری یار میں تو دلہن ساتھ لے کر ہی نکلوں گا۔۔۔"

مانی ہنستے ہنستے دوہرا ہورہا تھا۔۔۔

نکاح خواں ثمنینہ سے قبول کروانے گئے۔۔۔

"شمینہ جہانگیر ولد محمد جہانگیر انصاری کیا آپ کو محمد سلمان خان ولد محمد سلطان خان دن

مہر 5 لاکھ کیا آپ کو نکاح قبول ہے۔۔۔؟"

نکاح خواں نے نکاح کے کلمات پڑھ کے سنایا۔۔۔

"تم میرے لیے اب تک ایک خواب تھی۔۔۔ کل تم ہمیشہ کے لیے میری

ہو جاؤ گی۔۔۔"

مانی ثنی کا ہاتھ تھامے پیار سے بھرے بول سے اس کے کان میں رس گھول رہا تھا۔۔۔

ثنی مانی کی محبت سے سرشار تھی۔۔۔ اسے مانی کا یوں اظہار کرنا بھا گیا تھا۔۔۔

پلکوں کی چلین شرم سے جھک اٹھ رہی تھی۔۔۔ ثنی کے بلش کرتے سرخ گال ٹماڑ کی

مانند لگ رہے تھے۔۔۔

"تمہیں کبھی کوئی افسوس نہیں ہوگا میرے ساتھ کو اپنا کر یہ میرا تم سے وعدہ ہے۔۔۔"

مانی ثمنی کی تھوڑی سے پکڑ کر اسکا چہرہ اوپر کیے اپنی مسحت لٹا رہا تھا۔۔۔

ثمنی نے صرف سر تسلیم خم کیا اور نظریں چراگی۔۔۔ اور دل ہی دل میں اسکا شکر ادا کیا۔۔۔) شازیہ بیگم نے سر پر ہاتھ پھیرے تو ثمنی ہوش کی دینا میں واپس آئی۔۔۔

"بیٹا جواب دو۔۔۔"

شازیہ بیگم (مانی ماما) ثمنی کے سر پر ہاتھ پھیر کر بولیں۔۔۔

"جی قبول ہے۔۔۔"

ثمنیہ ان سے لپٹ کر بولی۔۔۔

نکاح خواں نے پھر نکاح کے کلمات دوہرایا۔۔۔

"قبول ہے۔۔۔"

قبول ہے۔۔۔"

نشی نے روندھی ہوئی آواز سے کہا۔۔۔

سب نے مبارک باد دی۔۔۔

"مجھے تین بار نہیں بلکہ تین سو بار بھی قبول ہے۔۔۔"

مانی نے وکی کے کان میں کہا۔۔۔



پھر نکاح ہوا سب نے مبارک باد دی گلے ملے دعا کی گئی۔۔۔ اور نکاح کا مرحلہ اختتام کو

پہنچا۔۔۔



"اوے ہوے۔۔۔ ہاتھ اتنا خوبصورت ہے، تو یہ چھپن چھوری کتنی خوبصورت ہوگی  
بے۔۔۔"

چار او باش لڑکے ریستورنٹ میں انٹر ہوئے تھے کہ انکی نظر ایک کمسن خوبصورت دوشیزہ  
پر پڑی تو ایک نے اپنے مخصوص لب و لہجے میں الفاظ کسے۔۔۔

"اے ہاں بے ایسی دودھ جیسی سفید تو پہلے کبھی نظر ہی نہیں آئی۔۔۔"

دوسرے لڑکے نے بھی اپنی ہانگی۔۔۔

باقی کے دولڑکوں نے کچھ کہا تو نہیں پر ایسے دیدا چھاڑ کر دیکھ رہے تھے کہ ابھی آنکھ باہر کو  
لٹک جائے۔۔۔

چاروں اپنی ٹیبل پر بیٹھ اسی لڑکی کو دیدہ دلیری سے ایسے تکتے لگے جیسے انکی آنکھوں میں  
ایکسرے مشین فٹ ہو۔۔۔

"وہ لڑکی ان لڑکوں کی بات سن سہم کر خود میں اور سمٹ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔"

آج کل کا ماحول اتنا خراب ہو گیا ہے کہ کوئی لڑکی خود کو اچھی طرح ڈھک کر بھی محفوظ  
نہیں۔۔۔

لڑکی کا نام ام ہانیہ ہے۔۔۔ ام ہانیہ نے خود کو بہت اچھی طرح سے کور کیا ہوا تھا۔۔۔ حجاب کے ساتھ نقاب بھی لیا تھا۔۔۔ ہاتھ میں گلفز پیرو میں سوکس۔۔۔

کھانا کھانے کے لیے گلفز اور نقاب کھول رکھا تھا۔۔۔ ساتھ شوہر تھا جو بس ایک منٹ بھی نہ ہوا تھا و اشروم گئے اسے اور یہاں یہ اوباش لڑکوں کا فقر شروع ہوا تھا جو ابھی ہی اندر آئے تھے۔۔۔

حماد اور صائمہ اندر آ رہے تھے جب یہ سب ہوا۔۔۔ حادی آگے بڑھا اور اس لڑکے کو زور دار تھپڑ رسید کر دیا۔۔۔ ایک کے بعد دوسرا تیسرا چوتھا چاروں کو تہاچے مارے۔۔۔

دوسری طرف اس لڑکی کا شوہر آیا تو لڑکی نے اسکا ہاتھ زور سے پکڑ کر لمبی لمبی سانس اندر باہر کرنے کی تگ و دو میں لگی تھی۔۔۔ جسے لگتا تھا ایک منٹ تک اس نے سانس روک رکھی ہو۔۔۔

شوہر کو سمجھ آنے میں ایک لمحہ بھی نہ لگا تھا اور وہ اپنا غصہ ضبط کرتا ان لڑکوں کے پاس پہنچ حماد کے ساتھ سب کو پیٹ رہا تھا۔۔۔

ایک لڑکا جو زیادہ ہی بول گیا تھا اس نے مارنے کے لیے شیشے کی گلاس پانی بھرا اٹھا کر ام ہانیہ کے شوہر حاذق کے سر پر وار کرنے ہی لگا تھا بر وقت حادی نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کمر تک موڑ دیا۔۔۔ اور وہ درد سے بلبلا اٹھا۔۔۔

یہ سب کارروائی دیکھ باقی کے دو فرار ہو گئے۔۔ جب کے ایک حادی کی گرفت میں تھا  
دوسرا حاذق کی گرفت میں۔۔۔ ان دونوں کے پیٹ میں جب مکامارا گیا تو دونوں لڑ کے  
درد سے کراہنے لگے اور زمین بوس ہو گئے۔۔۔

منیجر نے گاڈ کو بلایا اور دونوں کو باہر نکال دیا۔۔۔ پولیس نہیں بلایا کیوں کہ پولیس کے چکر  
لبے عرصے تک گھوم کر آخر میں بری کر دیا جاتا ہے۔۔۔ اور ویسے بھی وہ لوگ اپنی غلطی کا  
بکت چکے تھے۔۔۔

صائمہ ام ہانیہ کے ساتھ اسکا ہاتھ تھامے کھڑی تھی۔۔۔ جب سب لوگ اپنی جگہ پر بیٹھ  
گئے تو حماد کو یک دم صائمہ کا خیال آیا۔۔۔ اپنی پشت پے دیکھا تو صائمہ اس کمسن لڑکی سے  
محو گفتگو تھی۔۔۔



فوراً سے حادی صائمہ کی طرف لپکا۔۔۔ حاذق بھی اپنی بیوی کے پاس پہنچ اسکے ہاتھ پکڑے پوچھا "ٹھیک ہو تم" ام ہانیہ نے سر اثبات میں ہلانے پر اکتفا کیا۔۔۔

"آپ بھی یہی بیٹھ جائے۔۔۔"

حاذق نے اخلاقی طور پر کہا۔۔۔

"نہیں آپ لوگ بیٹھے ہم کہی اور بیٹھ جائنگے۔۔۔"

حادی نے اپنے طور پر سہولت سے منع کیا۔۔۔

"آپ بھی بیٹھ جائے مجھے اچھا لگے گا۔۔۔"

ام ہانیہ صائمہ کا ہاتھ پکڑ کر بولی۔۔۔

صائمہ حادی کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے آبرو اچکائی۔۔۔ حادی نے سر کے  
خیم سے ہاں کا اشارہ دیا۔۔۔

پھر ایک دوسرے کا تعارف کروایا کھانا آیا تو سب کھانے لگے۔۔۔ کھانے کے بعد  
آنسکریم حادی نے اپنی خوشی سے سب کو کھلایا۔۔۔

ہارن کی آواز پے صائمہ سٹپٹا کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ کیونکہ تھوڑی دیر پہلے ہی حادی  
کی کال آئی تھی۔۔۔

"پندرہ منٹ میں آ رہا ہوں، اپنے سامان سمیٹ کر رکھنا۔۔۔"

حادی نے ورن کیا تھا۔۔۔



"بہت بہت مبارک ہو جانی۔۔۔"

زی صائمہ کے گلے لگ کر بولی پھر شمی بھی دونوں کے گلے لگتی مبارک باد دی۔۔۔

"چل یار اب، حادی بھائی باہر ہیں غصہ کریں گے۔۔۔"

زی نے جلدی سے کہا کیونکہ حادی نے پہلے ہی کہا کہ۔۔۔

"پانچ منٹ ہے واپس آؤ۔۔۔"

"السلام وعلیکم!۔۔۔"

صائمہ گاڑی میں بیٹھتے سلام کی۔۔۔

"ہمممم! وعلیکم السلام۔۔۔"

حادی نے ہنکار بھرتے جواب دیا۔۔۔ اور زن سے گاڑی لے اڑا۔۔۔

حادی نے پارلر لے کے جانا اور واپس لے کر آنے کی زمیڈاری خود لی تھی۔۔۔

وکی اور مانی اور ساری اربنچمنٹ دیکھنے میں مصروف تھے۔۔۔

آگے جا کر مینگو ملک شیک کی شاپ تھی۔۔۔ حادی گاڑی روک کر گیا، 3 گلاس لے کر

آیا۔۔۔

"یہ لوتینوں پی لو۔۔۔"

حادی ہنسی دبائے صائمہ کی طرف گلاس بڑھایا۔۔۔

ایک گلاس زی ایک شمی کودی اور اپنی گلاس ڈیش بورڈ پر رکھنے لگی تھی۔۔۔ زی شمی پیچھے بیٹھی تھی اور صائمہ کو آگے جگہ ملی مرتی کیا کرتی آگے بیٹھنا پڑا۔۔۔

"پینے کے لیے دیا ہے گاڑی میں سجانے کے لئے نہیں۔۔۔"

حادی نے مصنوعی غصے سے کہا۔۔۔ صائمہ کے گلاس رکھتے ہاتھ تھم گئے۔۔۔

شمی اور زی حادی کے غصے سے بھری آواز سن کر جلدی سے گلاس منہ کو لگائے مزے سے پینے لگی۔۔۔

صائمہ نے حادی کی طرف دیکھا تو وہ اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔ صائمہ زہر مار کرنے لگی پر صرف دو گھونٹ اس سے زیادہ نہیں پیا گیا اس سے۔۔۔



صائمہ پیچھے بیٹھی زی اور ثمنی کو لاچارگی سے تک رہی تھی۔۔۔ حادی کے سامنے وہ دونوں  
بھی چپ تھی اور آنکھوں کے اشارے سے صائمہ کو کہا خود پیو۔۔۔

اصل میں دودھ کی بنی چیزوں سے صائمہ خار کھاتی ہے اور بس یہی وجہ تھی کہ حادی نے  
جان کر اسے ملک شیک دیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا، لاؤ مجھے دو مجھے پتہ ہے تمہارے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔۔۔"  
حادی نے صائمہ کے ہاتھ سے شیک لیا، اور اسکا جھوٹا پینے لگا۔۔۔ صائمہ جھینپ سی گئی۔۔۔  
ثمنی اور زی صائمہ کو اچھنبے سے دیکھ کر اپنی ہنسی روکے بیٹھی تھی۔۔۔

آگے پار لڑ آیا تو تینوں باہر نکل رہی تھی۔۔۔ حادی نے صائمہ کو روکا۔۔۔

"فون لیا ہے۔۔۔"

"جی۔۔۔"

"ٹھیک تیار ہو کر اندر ہی رہنا مجھے کال کر دینا میں خود لینے آؤں گا۔۔۔"

حادی نے متانت سے کہا۔۔۔ صائمہ نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔



بہت خوبصورت اریجنمنٹ کی گئی تھی ہر طرف پنک کا کوہ پینیشن تھا دیکھ کر ہی لگتا تھا نکاح کی تقریب رونما ہے۔۔۔

دلہے اسٹیج پے بیٹھے تھے، جب سامنے سے دلہن چل کر آرہی تھی۔۔۔ تینوں اپنی دلہن کو  
مبہوت زہ ہو کر دیکھ رہے تھے کہ ایک لمحہ بھی پلکوں کو جھپکا تو یہ خواب ٹوٹ جائیگا۔۔۔

دلہن اسٹیج تک آئی تو تینوں کھڑے ہو گئے اور ہاتھ آگے بڑھا کر اپنی دلہن کو تھاما۔۔

تینوں نے پنک مکسی پہن رکھا تھا پر اس کے ایمبرائیڈری کے مطابق تینوں کے میک اور کا  
شیڈ الگ رکھا گیا تھا۔۔۔

صائمہ کی جیولری سنڈل میک اپ سب سیلور شیڈ کے تھے۔۔۔

زینت کے گولڈن شیڈ اور شمینہ کے کوپر شیڈ پے تھا۔۔

تینوں کسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

پیچھے تو دولہا بھی نہ تھے گولڈن کلر کے شروانی میں شہزادہ معلوم ہوتے تھے۔۔۔

پہلے حماد نے صائمہ کو رینگ پہنائی۔۔۔ سب نے تالی بجاتے ہو ٹینگ کیا۔۔۔

وقاص نے زینت کو پہنایا اور پھر سلمان نے ثمنینہ کو رینگ پہنائے سب نے زور و شور سے  
ہو ٹنگ کی تالیا بجائی۔۔۔

پھر کھانے کا دور چلا اور ساتھ دو لہاد لہن کے پیکیس بنے ساتھ ساتھ۔۔۔ ایک پیک میں  
تینوں کپل ساتھ کھڑے ہوئے کچجر کیا گیا۔۔۔

رسم پیکیس کھانا سب سے فارغ ہوئے۔۔۔ ایک بہت ہی خوبصورت یادوں کو سمیٹے یادگار  
لمحوں کا مجمع بنائے نکاح کی تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔۔۔



"تم دونوں ایک گھنٹے پہلے آ جانا، وہ لوگ آ جائیں گے تو پھر ہم گپے نہیں مار پائینگے ٹھیک ہے۔۔۔"

صائمہ نے دونوں کو جلدی آنے کی وجہ بتائی۔۔

صائمہ نے کچھ پلین کیا تھا، جو کہ حادی نے اسے پر میشن دے دی تھی، سب سے اس بارے میں بات کرنے کی۔۔

صائمہ نے نکاح کی خوشی میں دعوت دی تھی اور ساتھ ہی اپنا پلین بھی ڈسکس کرنے والی تھی۔۔۔

حادی سے پر میشن لینے کے لیے جب صائمہ نے حادی کو کال کیا۔۔



"السلام وعلیکم!۔۔۔"

"وعلیکم السلام!۔۔۔"

"ہاں جی زہے نصیب کہے کیا کہنا تھا۔۔۔"

حادی نے پر زور انداز میں کہا۔۔۔

"جی وہ آپ آرہے ہیں نہ کل مانی اور وکی کو بھی کہہ دیں۔۔۔"

صائمہ کو سمجھ نہ آیا تو یہی بول گی جبکہ یہ کام تو وہ پہلے ہی ثمنی اور زی سے کہہ چکی تھی کہ  
اپنے اپنے شوہر سے کہہ دے۔۔۔

"جی وہ توان تک پہنچ گئی ہوگی یہ بات، ہے نہ وہ دو اس کام کے لیے۔۔۔"

حادی کو کچھ کچھ لگات کچھ اور ہے۔۔۔

"وہ آپ بھی کل آجائے گا۔۔۔"

صائمہ اب بھی نہیں پوچھ پائی جس کے لیے اس نے کال کیا تھا۔۔۔

"جو کہنا ہے کہو میری جان ڈرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔"

حادی نے پیار سے کہا تو صائمہ جھینپ سی گئی۔۔۔ اور حیا سے چہرے لال ہو گئے تھے۔۔۔

"کچھ نہیں خدا حافظ۔۔۔"

صائمہ خود کو کمپوز کرتی مصاحفہ کرتے کال کاٹنے ہی لگی تھی۔۔۔

"روکو تو سہی جان حادی، کھانے میں کیا بنا رہی ہو؟ مجھے سب تمہارے ہاتھ کا بنا

چاہیے۔۔۔"

حادی نے پھر پیار لٹایا اسے سمجھ تو آ گیا تھا کہ صائمہ نے کیوں کال کی ہے بس اس سے سننا چاہتا تھا پر ممکن نہ ہوا تو خود پوچھ بیٹھا۔۔۔

"کب سے گھما رہے، جب پتہ ہے کیوں کال کیا ہے۔۔۔ جی آپ بتائیں۔۔۔؟"

صائمہ منمنائی اور آخر میں پوچھی۔۔۔

"اُمم ایسا کرو بریانی کڑا ہی اور میٹھے میں تمہیں پتہ ہونا چاہیئے۔۔۔ اور ہاں برگریز افرائز رول فورمہ کباب اور بھی یاد آیا تو میں میسج کر کے بتا دو نگا سب کچھ بنالے نا۔۔۔"

حادی کو شرارت سو جی۔۔۔

"یہ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔"

صائمہ صدمے سے بولی۔۔۔ دوسری طرف حادی کی فلک شگاف قہقہہ بلند ترین تھا۔۔۔

"میری موٹی مذاق کر رہا ہوں یاد۔۔۔ بس بریانی کڑا ہی اور میٹھے میں مجھے میری پسند کی  
چاہیے۔۔۔"

حادی نارمل انداز میں بولا۔۔۔

"جی ٹھیک ہے۔۔۔"

صائمہ کہتی کھٹ سے کال کاٹ گئی۔۔۔ دوسری طرف حادی کا پھر سے قہقہہ بلند ہوا  
تھا۔۔۔



زی اور ثمنی صائمہ کے گھر پہنچ گئی تھی۔۔۔

"یار مجھے تھوڑا سا ڈیکوریٹ کرنا ہے۔۔۔"

زی اپنے گھر سے میٹھا بنا کر لائی تھی بس تھوڑا سجاوار ہوتا تھا۔۔۔ وہ اپنے میٹھے کے لیے باؤل  
لیے ایک سائیڈ ہو گئی۔۔۔

"ہاں مجھے بھی، یہ ٹھیک رہے گا میرے میٹھے کے لیے۔۔۔"

نشی بھی جلدی سے بولتے ہوئے اپنے لیے باؤل اٹھائے دوسری سائیڈ پر چلی گئی۔۔۔

"چلو تم دونوں کام ختم کرو میں ابھی آئی۔۔۔"

صائمہ دونوں کو بتاتی اوپر چلی گئی۔۔۔ اصل میں صائمہ فون اپنے کمرے میں چھوڑ آئی تھی  
جو اس کے لیے اچھا نہیں تھا۔۔۔



"جس کا ڈر تھا وہی ہوا۔۔۔"

صائمہ سر پر ہاتھ مارتے ہوئے خود کلامی کر رہی تھی۔۔۔

"جی آپ نے میسج کیا تھا۔۔۔"

صائمہ نے جھٹ سے کال لگائی مبادا کہی پھر نہ موصوف بھڑک اٹھیں۔۔۔

سمجھ تو آپ گئے ہونگے، جی بلکل جناب حماد صاحب کے میسج تھے۔۔۔

"آخر تم رہتی کہا ہو ہاں، آج مجھے بتا ہی دو۔۔۔"

حادی نے ضبط سے کام لیا پر پھر بھی اسکی آواز میں غصہ در آیا۔۔۔

"میں وہ واش روم میں تھی، پھر ڈور بیل بجی تو میں نیچے چلی گئی۔۔۔ زی اور ثمنی آئی تھی اس

وجہ سے فون روم میں رہ گیا۔۔۔"

صائمہ نے وضاحت دی۔۔۔

"ہاں تو پھر صدیوں کی پچھڑی جو آج ملی ہو ایک گھنٹے لگ گئے باتوں میں پھر کہا کوئی یاد رہے۔۔۔ باقی سب پھر جائیں بھاڑ میں۔۔۔"

حادی غصے میں کیا بول رہا تھا اسے خود بھی نہیں پتہ۔۔۔ جبکہ بس آدھے گھنٹے پہلے میسج آیا تھا۔۔۔

ایک تو میسج نہیں دیکھی اوپر سے سونے پے سہاگادوستوں کا بتا گی۔۔۔ پھر کیا تھا موصوف کے تو تن بدن میں آگ سلگنی تھی۔۔۔ وہ تلخی سے بول گیا تھا بہت کچھ۔۔۔

"آئندہ فون اپنی جیب میں رکھا کرونگی اور واشر روم جاتے ہوئے لے کر جایا کرونگی۔۔۔"

صائمہ نے ایسے کہا جیسے کیسی بچے کو بہلا رہی ہو۔۔۔ پر اس کے چہرے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ۔۔۔ بری طرح زچ ہوئی تھی۔۔۔

حادی نے ہموار سے انداز میں کہا۔۔۔

# NOVEL HI NOVEL

"آپ خود ہی بس آجائیں بڑی مہربانی ہوگی۔۔۔ مجھے کچھ نہیں چاہیے۔۔۔"

صائمہ نے یاسیت سے کہا۔۔۔

"جی۔۔۔"

حادی جی کہتا کال کٹ کیا۔۔۔

"شٹ لگتا ہے آگ لگ گئی، اب کیا ہو گا بیٹا منائے بغیر تو موڈ ٹھیک نہیں ہونا اب۔۔۔"

حادی اپنے سر پر چپٹ لگاتا ہوا بولا۔۔۔۔



نشی اور زی نے اپنے کام سمیٹے اور پھرتینوں آکر لاؤنچ میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔۔۔

"لو بھی آگے لگتا ہے۔۔۔"

زی نے سرعت سے کہا۔۔۔ صائمہ نے اسی لمحے فون چیک کیا اور لمبی سانس لیتی گیٹ  
کھولنے چلی گئی۔۔۔

"السلام وعلیکم بھابھی۔۔۔"

مانی اندر آتے سلام کیا۔۔۔

"وعلیکم السلام! اور دو کہاں ہیں۔۔۔"

صائمہ سلام کا جواب دیتی پوچھنے لگی۔۔۔ اسے لگا تھا حادی آیا ہوگا۔۔۔



"السلام وعلیکم بھابھی جان۔۔۔"

وکی صائمہ کو سلام کرتا مانی کو دیکھ کر ایک آنکھ دبایا۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔"

"جان کس کو کہا ذرا ادھر بات کر۔۔۔"

صائمہ سلام کا جواب دیتے کچھ اور بولتی پیچھے سے حاوی آیا اور وکی کا گلا پکڑ کر مصنوعی غصے سے بولا۔۔۔

"اے بھائی جان نہیں، بھابھی جان کہا ہے کان صاف کیا کر روز دو کلو مٹی کا تیل ڈال کر

ماچس جلا کر کان پے رکھا کر ایک بار میں سب ٹھیک آزمائش شرط ہے۔۔۔"

مانی نے قنوطیت سے کہا۔۔۔ اور پھر تینوں کا فلگ شکاف قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔۔

"ساری بات یہی کرنی ہے، بولو تو کرسیاں ڈال دوں یہاں۔۔۔"

صائمہ تمس سے غرائی تھی۔۔۔

"نہیں بھا بھی جان ہم اندر بیٹھنے آپ اپنے والے کے لیے کرسی ڈال دیں۔۔۔"

مانی شرارت سے بولتے اندر بھاگا کہی اب اسکی گردن حادی کے ہاتھ میں نہ آجائے۔۔۔

"بھاگ کر کہا جائیگا رک جا میں بتاتا ہوں تجھے۔۔۔"

حادی نے یاسیت سے کہا۔۔۔

"آپ نے اندر آنا ہے یا میں گیٹ بند کر دوں۔۔۔"

صائمہ منہ کے زاویے کو بگاڑ کر بولی۔۔۔

"نہیں آرہا کر کے دیکھاؤں گیٹ بند۔۔۔"

حادی نے بھی آڑے ہاتھوں لیا۔۔ اور بڑے فرصت سے اسے تکتے لگا۔۔

"بھاڑ میں جائیں میری بلا سے۔۔۔"

صائمہ نخوت سے کہتی اندر کو بڑھ گئی۔۔۔

اور حادی اسے اندر جاتا دیکھتا رہ گیا۔۔۔



سب بیٹھے بات کر رہے تھے اور حادی جان کر بار بار صائمہ کو مخاطب کرتا پر وہ ہاں ہوں

میں جواب دیتی۔۔۔

"میں کچن دیکھ لوں پھر کھانا لگاؤں گی۔۔۔"

صائمہ کھڑے ہوتے بولی اور روم سے باہر چلی گئی۔۔۔ سب صائمہ کے ہی روم میں بیٹھے تھے۔۔۔

"میں ابھی آیا۔۔۔"

حادی کا فون بجا تو وہ بھی اٹھ کر روم سے باہر نکل گیا۔۔۔

"ارے میرے بال اڑھ اڑھ کر کھل گئے، کہاں ہے کنگھا، یار میں کہی اور دیکھتی

ہوں۔۔۔"

زی اپنے بال سنوارنے کے لیے کنگھا ڈھونڈتے روم سے باہر نکل گئی۔۔۔

"ہائے السلیہ لڑکی بھی نہ میں دیکھتا ہوں، کہاں چلی گئی۔۔۔"

وکی موقع دیکھ بات بناتا روم سے رفو چکر ہو گیا۔۔۔

پیچھے بچے ثمنی اور مانی، ثمنی ابھی سوچ ہی رہی تھی کے باہر نکل جائے، مانی اسکا ارادہ بھاپ کر  
اسکی کمرے اپنے بازوؤں کا حصار بناتا اس کے فرار کی ساری راہ بند کر دیا۔۔۔

"مانی چھوڑیں کوئی آجائے گا۔۔۔"

ثمنی خود کو مانی کے حصار سے باہر نکالنے کے لیے مزاحمت کرنے لگی۔۔۔

"کوئی نہیں آئے گا جان، اگر آ بھی گیا تو کیا ہوا بیوی ہو تم میری سمجھی۔۔۔"

مانی ثمنی کے گرد حائل بازو کو اور تنگ کرتا ہوا بولا۔۔۔ اور اپنی ناک ثمنی کی ناک سے مس  
کرنے لگا۔۔۔





حادی کال پے بات کرتے بے دھیانی میں نیچے آگیا تھا۔۔۔ کال کٹ ہو اتو حادی کی نظر  
صائمہ پر پڑی جو کیچن میں بریانی کو الٹ پلٹ کر رہی تھی۔۔۔  
حادی کو لگا موقع اچھا ہے بیوی کو منانے کا، دے پاؤں کچن میں جاگھوسا۔۔۔  
صائمہ ڈھکن بند کرتی پلٹی ہی تھی کہ لوہے جسے سینے سے ٹکرا گئی۔۔۔

"کیا ہے چین سے ایک جگہ بیٹھ بھی نہیں سکتے اب۔۔۔"

صائمہ غصے میں حادی کو سنا گئی۔۔۔

حادی کچھ بولا نہیں بس چپ سے صائمہ کو اپنی بانہوں کے حلقے میں لے لیا۔۔۔ یہ سب  
اتنا چانک ہوا کہ صائمہ کے سارے الفاظ دم توڑ گئے۔۔۔ اور حیا سے اس کی پلکیں جھک  
گئی۔۔۔

شرم سے چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

"اب تو ناراض نہیں ہونہ میری موٹی۔۔۔"

حادی پیار لٹاتا اس کے کان میں رس گھول رہا تھا۔۔۔ اور صائمہ تو جسے گنگ ہو گی تھی۔۔۔  
سانس جسے اب ہی رک جائے گا۔۔۔

زی نے کنگھی ڈھونڈ ہی لیا تھا اور اب شیشے کے سامنے کھڑے اپنے بال سنوارنے میں لگی  
تھی۔۔۔

وکی دے پاؤں رکھتا اندر آیا اور اسکو پیچھے سے ہگ کر لیا۔۔۔ زی یک دم اچھل پڑی اسے  
ذرا بھی اندازہ نہیں تھا وکی کبھی ایسا بھی کر سکتا ہے۔۔۔

"کیا ہو اپری میں ہوں۔۔۔ تمہارا مجازی خدا، ڈر کیوں گی۔۔۔"

وکی شوخی سے اس کے کان میں بول رہا تھا۔۔۔

"ہٹے یہ کونسا طریقہ ہے ڈرا دیا مجھے۔۔۔"

زی نے خود کو کمپوز کیا۔۔۔ ڈر تو وہ بہت بری طرح سے گئی تھی، پروہ وکی کی گستاخی کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے نارمل انداز میں بولی جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔۔

جب وکی نے زی کو کندھے سے پکڑ کر اپنی طرف پلٹا تو زی اچھی خاصی بلش ہو گئی تھی۔۔۔

"اوہو ہو!۔۔ میڈم تو بلش بھی کرتی ہیں۔۔۔ مجھے پہلے پتہ ہوتا تو میں پہلے ہی ہگ کر لیتا نہ۔۔۔ مائی ڈیرِ بلشنگ بلشنگ۔۔۔"

وکی زی کو چھڑنے لگا تو زی اسی کے سینے پے منہ چھپا گئی۔۔۔ اور جب اپنی نادانی کا خیال آیا  
تو فوراً سے دور ہٹی۔۔۔

"سب ہمیں ڈھونڈ رہے ہونگے۔۔۔"

زی بولتے ہی فرار ہونے والی تھی کہ وکی نے اسکی کلائی پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا۔۔۔

"کوئی نہیں ڈھونڈ رہا ہے چپ سے یہی بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔۔۔"

وکی نے زی کو تنگ کرنے کے لیے کہا۔۔۔

"صائمہ نمی میرا انتظار کر رہی ہو گی۔۔۔"

زی نے ایک بار پھر کوشش کی۔۔۔ وکی اسکا ہاتھ تھامے روم سے اس کے ساتھ ہی باہر  
نکل گیا۔۔۔



دونوں روم میں داخل ہو ہی رہے تھے کہ وکی کو کچھ خیال آیا تو وہ فون نکال کر کیمرہ اون کرنے لگا اور زی اس کی یہ حرکت دیکھ فوراً سمجھ گئی تھی کیا ہونے والا ہے اب۔۔

"کوئی ہے۔۔۔"

وکی نے جان کر آواز لگاتے اندر گھس گیا۔۔ اور کیمرہ اوہ پہلے ہی سیٹ کر چکا تھا بس کمرے میں جانے کی دیر تھی اور پیک کیلک ہونے کی آواز آئی۔۔

دوسری طرف مانی کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی تھی۔۔ اور ثمنی فوراً سے مانی سے الگ ہوئی۔۔ پھر بھی بہت دیر ہو چکی تھی اور پیک کیلک ہو گیا تھا۔۔



مانی کی نظر وکی پر پڑی تو بہت بری طرح گھورا اسے۔۔ اور وکی کا قہقہہ گنجا تھا۔۔۔

مانی نے آنکھیں دیکھا کر اسے باور کرایا کے تو مل بعد میں۔۔۔

"اچھا بھائی چل چھوڑ نہ مذاق تھا۔۔۔"

وکی مانی کے گلے میں ہاتھ ڈالتا اسے ڈھنڈا کرنے لگا۔۔۔

"آپ سب کا ہو گیا تو میں کچھ بولوں۔۔۔"

زی نے آنکھوں میں شرارت سموئے کہا۔۔۔

"کچھ نہ بولو بس قدم بڑھاؤ۔۔۔"

وکی کو اس کی آنکھوں میں شرارت دیکھ سب سمجھ آ گیا، اس کے زہن میں کیا چل رہا

ہے۔۔۔

اور پھر چاروں پھوک پھوک کر قدم رکھتے کچن کی طرف بڑھ گئے۔۔۔



"اہم اہم اہم اہم۔۔۔"

چاروں یک آواز ہوئے۔۔۔ نمی زنی آگے اور مانی وکی پیچھے تھے۔۔۔

ان سب کی آواز سن حادی اور صائمہ کا سحر ٹوٹا اور صائمہ فوراً حادی سے دو قدم دور

ہوئی۔۔۔ ویسے ہی چاروں اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔

"ہم نے کچھ نہیں دیکھا۔۔۔"

"سچی۔۔۔"

زی نے آنکھوں میں ہاتھ رکھے کہا۔۔۔ وہی شئی نے بھی اپنے گلے میں چٹکی کاٹنے کے سے  
انداز میں گلا پکڑے کہا۔۔۔

"زیادہ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ڈرامے باز۔۔۔"

حادی نے منہ بسورے کہا تھا۔۔۔ اور چاروں ہنس پڑے۔۔۔

حادی کچن سے نکلتا وکی مانی کو بھی ساتھ لیے باہر ڈانگ ٹیبل پر آ بیٹھے۔۔۔

"حادی یہ دیکھ۔۔۔"

وکی نے شرارتی مسکراہٹ سجائے حادی کی طرف فون بڑھایا۔۔۔

"کیا ہے مجھے بھی تو دیکھ۔۔۔"

مانی بولتے بولتے رک گیا۔۔۔ اور فون چھوڑو کی کاگلا دبانے لگا۔۔۔

"چھوڑ دے بھائی اب کبھی نہیں کرونگا۔۔۔"

وکی ہنسی کے بیچ بامشکل بولا تھا۔۔۔



صائمہ زی اور شمی تینوں نے کھانا لگایا۔۔۔

سب نے بڑے مزے سے بریانی اور چکن کڑاہی پے ہاتھ صاف کیا۔۔۔ کھانے سے  
انصاف کرنا ہو تو دوستوں کے بیچ بیٹھ جاؤ، بس پھر کیا سب ہو جائیگا۔۔۔  
اب الگ الگ تین باؤل دیکھ تینوں حیرت انگیز طور پر ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے تھے۔۔۔

"اب اس میں کیا زہر ڈال کر لائی ہو۔۔۔"

وکی کے زبان میں خارش ہو اتو پوچھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔"

زی نے سرعت سے کہا۔۔۔



اب تینوں باؤل ٹیبل پر دھرے تھے۔۔۔ سب سے پہلے حادی نے ایک باؤل کا ڈھکن کھول کر دیکھا اور چپ سے باؤل اپنی طرف کر گیا۔۔۔ مطلب کے باؤل میں جو ہے وہ اسکی پسند کا ہے۔۔۔

وکی اور مانی نے ساتھ ڈھکن کھولا اور بند کر دیا پھر پلٹ کر وہی باؤل اپنی طرف کھینچ لیا۔۔۔  
زی اور ثمنی کی رکی سانس بحال ہوئی۔۔۔

صائمہ نے حادی کے لیے کسٹر ڈبنایا تھا اور اوپر جیلی سے دل بناتھا اور بیچ میں حادی لکھا تھا۔۔۔ حادی کے الف کو ایسے بنایا تھا کہ دوسری طرف سے دیکھنے پر وہ ص لگے۔۔۔

زی نے وکی کے لیے فورڈ ٹرانگل بنایا تھا جس پے ڈبل دل بناتھا اور اندر Z اور W لکھا گیا تھا۔۔۔

اور ثمنی نے رس ملائی بنائی تھی۔۔۔ جس میں دل بنا ہوا تھا اور اندر ڈبل S بنایا گیا تھا۔۔۔

تینوں نے پہلے اپنی پسند کو ترجیح دی۔۔۔ پھر مقابل کے باؤل پر اپنے ہاتھ صاف کئے  
تھے۔۔۔

"آپ سب لان میں بیٹھے ہیں چائے وہی لے آتی ہوں۔۔۔"

صائمہ نے سہولت سے کہا۔۔۔

سب لان میں بیٹھے بات کر رہے تھے جب چپ سے زی ثمنی کا ہاتھ پکڑ کر کھڑی ہو گئی اور  
اندر چائے لینے چلی گئی۔۔۔



چائے ٹیبل پر رکھے سب کرسی پر بیٹھ گئے تھے۔۔۔ زی نے سب کو چائے بڑھائی اور ایک کپ ہاتھ میں لیے کنفیوز لگ رہی تھی۔۔۔ سب نے ایک ایک سیپ لیے۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔"

وکی نے پیار سے پوچھا۔۔۔

"کچھ نہیں مجھے اس کپ میں چائے نہیں چاہیے۔۔۔"

زی نے معصوم سی شکل بنائے بولی۔۔۔ تو سب کپ ٹیبل پر رکھے اسے دیکھنے لگے۔۔۔

حادی دوبارہ کپ اٹھایا تو وہ صائمہ کا کپ تھا جو وہ جان کر ایسے اٹھایا جیسے اپنا کپ اٹھایا

ہے۔۔۔

"اچھا میری پیاری یہ میرا کپ لے لو میں نے بس دو ہی گھونٹ بھرے ہیں۔۔۔"

وکی نے پروٹو کول دیا۔۔۔

زی کپ تھا مے کھڑی ہو گئی اور چائے پے پھوک مارتے دو تین گھونٹ اپنے سینے میں  
انڈیلے۔۔۔

"کھڑی کیوں ہو بیٹھ جاؤ، کیا مار کر بھاگنا۔۔۔"

وکی بولتے ہوئے جسے چائے کا کپ منہ کو لگا یا فوراً سے تھوکا اور زی کی طرف دیکھا زی  
اسے ہی آنکھ دیکھا رہی تھی۔۔۔ آنکھوں سے ہی باور کروایا گیا ہو جیسے کچھ دیر پہلے کی گئی  
گستاخی کی سزا۔۔۔ وکی کو بات سمجھ آتے وہ اٹھا ہی تھا زی نے دوڑ لگا دی جس کے لیے وہ  
پہلے ہی تیار تھی۔۔۔ زی آگے وکی اس کے پیچھے۔۔۔

"ان دونوں کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

حادی نے سر جھٹکا۔۔۔

"یار ثمنی چلو نہ لان میں گھومتے ہوئے چائے کا لطف لیتے ہیں۔۔۔"

مانی ثمنی کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔۔۔ ثمنی اسکے اس طرح اچانک ہاتھ پکڑنے سے فوراً کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔ اور پھر دونوں آگے چلے گئے۔۔۔

"ابھی تک غصہ ہو۔۔۔"

حادی صائمہ کی پیشانی پر اپنے محبت کی مہر ثبت کرتا پوچھا۔۔۔

صائمہ حادی کی دیدہ دلیری دیکھتی، نہ میں سر کو جنبش دی۔۔۔



"ہممم گڈ گرل۔۔۔ نہیں "مائی لائف لائن"۔۔ اب ٹھیک ہے۔۔۔"

حادی صائمہ کو اپنے سیدھے بازو کے حصار میں لیتا ہوا باتیں کرنے لگا۔۔ اور چائے ختم ہوتے ہی دونوں اندر جانے کے لیے کھڑے ہوئے تھے۔۔



"یہ کپ پکڑو ایک سیلفی لینی ہے۔۔۔"

مانی کپ پکڑاتے ہوئے کہا۔۔ جو کہ ثمنی نے پکڑ لیا۔۔

"چلو ایسے آنکھیں کیمرے پر مرکوز کرو۔۔"

مانی ثمنی کے بازو کے گرد اپنے ہاتھ جمائل کرتا اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔ اور پیک کیلک کیا۔۔

نمی پیک سیلک ہوتے ہی اندر کو بھاگی کیونکہ مانی نے پیک سیلک کرتے ہوئے نمی کو گال پے کس کیا تھا جو پیک میں بھی آیا۔۔۔

"رک جاؤ یا راور پیک لینی ہے ایک سے کیا ہو گا۔۔۔"

مانی اسے چھڑتا اس کے پیچھے ہو لیا۔۔۔

"کہا تک بھاگو گی ہاتھ تو آنا ہی ہے۔۔۔ یہ جو مذاق تھا نہ اس کی سزا تو اب ڈبل ہو کر

ملے گی۔۔۔"

وکی زی کے پیچھے بھاگتے ہوئے مسلسل بولے جا رہا تھا۔۔۔

دونوں بھاگ رہے تھے کہ زی کے سامنے صوفہ آگیا اور وہ آگے بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔

وکی نے دیکھا تو اسے پکڑ کر صوفے سے چوٹ لگنے سے بچا رہا تھا کہ۔۔۔

دونوں دھڑام سے صوفے پر گر پڑے وکی پہلے گرا اسکے اوپر زی گری۔۔۔ دونوں کے گرتے وقت ہی مانی اور ثمنی اندر آئے تھے۔۔۔ بس پھر کیا تھا مانی کے ذہن میں فوراً اسے ہی خیال آیا اور وہ فون والا ہاتھ آنکھوں کے سامنے کیا ہی تھا کہ پیک دیکھ ششدر رہ گیا۔۔۔

مانی ثمنی کے پیچھے آ رہا تھا تب مانی کا کیمرا اون تھا اور بہت ساری پیک کیلک ہو گئی تھی اس پیک میں لاسٹ پیک زی اور وکی کے گرنے کی تھی۔۔۔

مانی نے فوراً ہی پیک فورڈ کیا تو فون ٹون بجنے کی آواز پر ثمنی اور مانی دونوں ساتھ پیچھے مڑے تھے۔۔۔ جہاں حادی اور صائمہ بھی یہ منظر دیکھ چکے تھے۔۔۔

اور ان چاروں کی آنکھوں نے وہ سین مس کر دیا جو کیمرے کی آنکھ نے کپچر کر لیا تھا۔۔۔

زی اور وکی ٹرانس میں ڈوبے دنیا و مافیہا سے بیگانہ ایک دوسرے کے اوپر گرے پڑے تھے۔۔۔ دونوں کا تسلسل تب ٹوٹا جب مانی نے سونگ لگایا۔۔۔

"محبت برسا دینا تو ساون آیا ہے۔۔۔"

تیرے اور میرے ملنے کا موسم آیا ہے۔۔۔

سب سے چھپا کے تجھے سینے سے لگا لوں۔۔۔

اتنا پیار کسی پہ پہلی بار آیا ہے۔۔۔

محبت برسا دینا تو ساون آیا ہے۔۔۔"

زی اور وکی سٹیٹا کرا ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔ زی نے اٹھنے کی کوشش کی پر اٹھ نہ  
سکی اس سب میں ثمنی اور صائمہ آگے بڑھتی زی کو سہارا دے کر اٹھائی۔۔۔ زی اٹھتے ہی  
کمرے کی طرف بھاگی تھی اس کے پیچھے ہی ثمنی اور صائمہ بھی تھی پر زی روم میں جاتے  
ہی زور سے دروازہ بند کی جسکی آواز سے ثمنی اور صائمہ نے کان پہ ہاتھ رکھ لیے  
تھے۔۔۔

"ابے بھائی اٹھا بھی دے، اب کیا منہ دیکھتا رہے گا۔۔۔"

دوسری طرف وہی اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا جب نہ اٹھ سکا تو مانی کو برہمی سے بولا۔۔۔ مانی  
اور حادی نے اسے اٹھایا۔۔۔

"بیٹا ذرا فون چیک کری۔۔۔"

مانی نے مصنوعی غصے سے کہا۔۔۔

"یہ کیسے ہوا۔۔۔"

وہی کے تو چھلکے ہی چھوٹ گئے تھے جب اس نے پیک دیکھی۔۔۔



اصل میں پیک اس وقت کیلک ہوا تھا جب وکی اور زی گرے تھے اور ایسے گرے تھے کہ وکی کے اوپر زی گری، زی کے ہونٹ وکی کے ہونٹوں کو چھو گئے اور پیک کیلک ہو گیا۔۔۔



"یار زی چل باہر نکل ہو جاتا کبھی ایسا بھی، اب اتنا بھی کیا شر مانا، ویسے بھی شوہر ہے کوئی عاشق نہیں سمجھی۔۔۔"

ثمی اور صائمہ نے زی کو بہت سمجھایا تب جا کر وہ باہر نکلنے کے لئے مانی تھی۔۔۔

زی نظریں جھکائے ثمی کے پیچھے چل رہی تھی۔۔۔ پر باہر کا ماحول بالکل سوچ کے برعکس تھا۔۔۔ کچھ دیر پہلے کی ہوئی ساری بات جسے خواب تھی جواب کسی کے چہرے پر کوئی رمت تک نہیں تھی۔۔۔

تینوں بیٹھے خوش گپیاں مارنے میں مصروف تھے۔۔۔

"مجھے سب سے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔"

صائمہ نے حادی پر والہانہ انداز میں نظر ڈالتے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔

"جی بھابھی جان بولیں ہم سن رہے ہیں۔۔۔"

وکی اور مانی نے ایک ساتھ کہا۔۔۔ حادی نے دونوں کو گھورتی سے نوازا تھا۔۔۔

"بی سیریز۔۔۔"

ثمی نے بھی مانی اور وکی کو آنکھ دیکھائی۔۔۔ تو دونوں نے منہ پے انگلیاں رکھ لی۔۔۔ اور پھر سب ہنسنے لگے۔۔۔ زی سائیڈ میں ہو کر بیٹھی تھی۔۔۔ بس ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔

"تم آگے بولوں۔۔ انکا تو چلتا رہے گا۔۔"

حادی نے آنکھ کے اشارے سے بولنے کو کہا۔۔

"ایک ویک بعد رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوا چاہتا ہے۔۔"

"تو اس میں کونسی انوکھی بات تھی۔۔"

صائمہ نے بات پوری بھی نہیں کی تھی وکی بول پڑا۔۔

"تم منہ بند کرنے کا کیا لوگے۔۔"

ثمی نے چڑ کر کہا۔۔

"جو تم اپنے پیسوں سے دلوا دوا سے۔۔"

وکی نے زی کو نظروں کے حصار میں لیے کہا۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

"بہت ہوا اب سن لو چپ کر کے پھر کرتے رہنا اپنی بکو اس۔۔۔"

حادی نے تھوڑا سختی سے کہا۔۔۔ اور صائمہ کو اشارہ کیا بولنے کے لیے۔۔۔

"میں نے سوچا ہے کیوں نہ ہم سب مل کر کچھ کریں۔۔۔ اپنے ذاتی پیسوں سے سحری اور

افطاری کا انتظام کریں۔۔۔ جو لوگ رمضان المبارک میں سحری اور افطاری سے محروم

ہیں ان کے لیے سحر اور افطار میں مدد کریں۔۔۔"

صائمہ نے تفصیل سے اپنی بات رکھی سب کے سامنے۔۔۔

"اُمم آئیڈیا تو برا نہیں۔۔۔ بلکہ اس نیک کام کی دعوت ہم اور لوگوں کو بھی دے سکتے

ہیں۔۔۔ جو چاہے ہمارے ساتھ شامل ہو سکتا ہے۔۔۔"

مانی نے پر سوچ انداز میں کہا۔۔۔

"ہاں مانی ٹھیک کہہ رہا ہے ایسے ہم سب مل کر بہت کچھ کر سکتے ہیں۔۔۔"  
وکی نے بھی اپنی رائے دی۔۔۔

"اور تم دونوں کو کوئی اعتراض تو نہیں۔۔۔"  
حادی نے ثمنی اور زی سے پوچھنا ضروری سمجھا۔۔۔

"نہیں"

دونوں نے یک آواز ہو کر کہا۔۔۔

"چلو پھر کل یونی میں بھی پوچھ لینگے سب سے۔۔۔ اور ہاں سحری ہم لڑکے سمجھا لینگے  
تم سب افطاری میں ساتھ ہو گی۔۔۔"

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**



حادی نے ہدایت دی۔۔۔

"جی ٹھیک ہے۔۔۔"

تینوں نے کہا۔۔۔



"چلو آسکریم کھانے چلتے ہیں۔۔۔ اور بل زی دیگی۔۔۔"

وکی کے زبان میں خارش ہوا۔۔۔

"ہاا میں کیوں دوں گی۔۔۔"

زی کا منہ کھلا رہ گیا وکی کے بات پر۔۔۔

"کیونکہ تم گری تھی مجھ پر میری کتنی ساری ہڈی ٹوٹ گئی ہوگی۔۔۔"

وکی نے تنگ کرنے کو کہا۔۔۔ زی چپ ہو کر سائیڈ ہو گئی۔۔۔ وکی اسکی چپی پے کھل کر ہنساتھا۔۔۔ وہی ثمنی نے اسے آنکھ دیکھا یا تو وہ بھی خاموش ہو گیا۔۔۔

"چلو میری طرف سے آئسکریم، میری بیگم کے کھانے اتنے مزے دار تھے کہ داد دینی چاہیے۔۔۔ اور داد دینے کے لیے آئسکریم ٹھیک رہے گا۔۔۔"

حادی بہت خوش تھا اور اسنے اپنی خوشی آئسکریم سے منانی چاہی۔۔۔

"ابے بھائی تو تو اپنے دانت نکال کر دے دینا بھابھی جان کو۔۔۔"

وکی اپنی بات پوری کرتا باہر نکل گیا۔۔۔ اور پیچھے سب ہنسنے لگے اسکے بھاگنے کی حرکت

پے۔۔۔

تینوں اپنی گاڑی پے آئے تھے اس لیے اب گھر بھی خود چھوڑنے جاتے آسکریم کھا کر  
تینوں گھر کے لیے نکل گئے۔۔۔ شمی اور زی کا گھر ایک ہی جگہ ہے تو وہ کی اور مانی ساتھ ہی  
گاڑی لے کر نکلے۔۔۔

دوسری طرف حادی صائمہ کو لے کر نکل پڑا پر حادی کا موڈ ابھی گھر جانے کا نہ تھا وہ صائمہ  
کو بنا بتائے لونگ ڈرائیور پے لے گیا۔۔۔

"حادی ہم کہا جا رہے ہیں یہ گھر کا راستہ تو نہیں۔۔۔"

صائمہ نے راستے پر دھیان دیا تو وہ کوئی انجانا راستہ تھا اسلئے بول پڑی۔۔۔

"جی ہم لونگ ڈرائیور پر جا رہے ہیں جان حادی۔۔۔"

حادی پیار سے کہتا اس کے ہاتھ پے اپنے ہاتھ رکھے۔۔۔

"حادی پھر کبھی چلیں گے۔۔۔ میں بہت تھک گئی ہوں۔۔۔ آرام کرنا چاہتی ہوں۔۔۔"

صائمہ نے تھکن سے چور لہجے میں کہا۔۔۔

"اچھا مجھے پہلے تم سے پوچھ لینا چاہیے تھانہ۔۔۔"

حادی نے اچھا کو کھینچ کر کہا۔۔۔

"ایسی بات نہیں ہے حادی ہم پھر کبھی چلے جائیں گے۔۔۔"

صائمہ حادی کے بازو پے سر ٹکا کر بولی تو حادی کو اس پر خوب پیار آیا۔۔۔ اور وہ مسکراتے

ہوئے گاڑی گھر کی طرف موڑ لیا۔۔۔

"میڈم گھر آگیا، اٹھ جائیں۔۔۔"

حادی سوتی ہوئی صائمہ کو جگایا۔۔۔ بات کرتے وہ بس 5 منٹ پہلے سوئی تھی۔۔۔



"آ جاؤ۔۔۔"

میسیج ٹون بجنے کی دیر تھی، صائمہ جھٹ پٹ پرس میں فون ڈالی، پیروں میں سینڈل اڑساتی  
باہر کو ہولی۔۔۔

"پورے ایک منٹ لیٹ ہو۔۔۔ کیوں لیٹ ہوئی۔۔۔"

حادی نے خفگی سے پوچھا۔۔۔



"وہ میں اوپر روم میں تھی۔۔۔"

صائمہ تھوک نکلتے ہوئے بولی۔۔۔

"ہمممممم! اب ایک منٹ لیٹ ہونے کی کیا سزا دی جائے۔۔۔"

حادی نے ہنکار بھرتے کہا۔۔ جبکہ اسے مسلسل ہنسی آرہی تھی۔۔۔ صائمہ ہک دک اسے دیکھے جارہی تھی۔۔۔

بس اسی لمحے حادی نے صائمہ کے گال پر کس کیا۔۔۔ اور صائمہ نے نظروں کا زاویہ بدلہ۔۔۔

"اگلی بار لیٹ ہوئی تو سزا اور بھی بڑی ملیگی۔۔۔"

حادی نے چھیڑنے کو کہا۔۔۔ صائمہ ہنوز گاڑی کے باہر دیکھتی رہی۔۔۔ ایک بار بھی حادی کی طرف نہیں دیکھی۔۔۔ حادی نے بھی مزید تنگ نہ کیا۔۔۔



حادی ثنی اور وکی نے اپنے اپنے کلاس میں اپنے نئے پروجیکٹ کے بارے میں بتایا تو بہت سے کلاس میٹ نے ہامی بھری۔۔۔

دوسری طرف اولیس سمروزا اور وجاہت نے ساتھ بیٹھے ان لوگوں کی باتوں کو لے کر ڈیسکس کرنے لگے کہ ہم بھی کچھ نیا کرتے ہیں۔۔۔

"یہ مڈل کلاس کے لوگ کیا کر لینگے ہم کرینگے، ان سے بھی بڑا پروجیکٹ۔۔۔"

اولیس نے حقارت سے کہا۔۔۔

"ہاں یار اب میں بھی لونگا اپنی بے عزتی کا بدلہ۔۔۔"

سمروز نے نخوت سے کہا۔۔۔

"سہی کہہ رہا تو۔۔ ان کے ایک دوست کی غلطی کا خمیازہ بھگتنا ہو گا سب کو۔۔۔"

وجاہت نے سختی سے مٹھی بھیجے کہا۔۔۔

اویس صائمہ اور حماد کے کلاس کا تھا جبکہ سمروز اور وجاہت زی اور ثمنی کی کلاس کا۔۔۔

اور تینوں ایک یونی ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کو جانتے تھے۔۔۔

اویس ہمیشہ اسی تاک میں رہتا تھا کہ ہر کوئی اسکی غلامی کرے۔۔ بہت سے لڑکوں کو وہ

جوتے کی نوک پے رکھتا تھا۔۔۔

بس سمروز اور وجاہت نے اسے موقع نہ دیا۔۔ اویس اپنے آپ کو باس کہلواتا اور سمروز

وجاہت کو اپنے لیفٹ رائٹ ہینڈ کہتا۔۔۔



حادی کا گروپ کینیٹین میں بیٹھے بات کر رہے تھے کہ آگے کی پلیننگ میں کیا کام کس کے  
ذمے لگانا ہے۔۔۔

"صائمہ کسی ہو کیا ہو رہا۔۔۔؟"

صائمہ کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھے پوچھا۔۔۔ ابھی سب صائمہ کی طرف رخ کرتے  
کہ۔۔۔

"حادی رائٹ۔۔۔"

کسی نے حادی کے سامنے ہاتھ ملانے کے لیے بڑھایا۔۔۔

"اوہو۔۔۔ حاذق تم۔۔۔"

حادی حیرت سے بولا۔۔۔

"اس دن تم نے بتایا نہیں یونی کا نام۔۔۔"

حاذق نے ازبر کروایا۔۔۔

"یہ تمہاری فرینڈز ہیں نہ۔۔۔ ثمنی اور زی رائٹ۔۔۔"

ام ہانیہ نے ثمنی اور زی کی طرف اشارہ کیا اور اتفاقاً اس نے تکا سہی لگایا۔۔۔

"جی میں ثمنینہ اور یہ زینت۔۔۔"

"پر ہم نے تمہیں کبھی نہیں دیکھا کبھی ملے بھی نہیں تو تم نے ہمارے نام کسے سہی

لیے۔۔۔"



نئی اور زی حیرت انگیز طور پر اسے دیکھے جارہی تھی۔۔۔

"ہاں میں نے تنکے میں کہا اور لو سہی ہو گیا۔۔۔ میں ام ہانیہ کچھ دن قبل صائمہ اور حماد بھائی سے ملی تھی ریسٹورنٹ میں۔۔۔"

ام ہانیہ نے اپنا نام بتایا اور ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ حادی اور صائمہ سے کہا ملی تھی۔۔۔ اس کے کہنے کی دیر تھی صائمہ اور حادی نے نظریں چرائی۔۔۔

"کیا بات ہے لوگ چھپ چھپاتے ڈیٹ کے مزے لوٹ رہے۔۔۔"

وکی کہا چپ رہ سکتا تھا فوراً بول پڑا۔۔۔

"دوست دوست نہ رہا بھابھی بھابھی جان ہو گئی۔۔۔"

مانی نے حادی کو چھیڑنے کے لیے بھابی جان کہا۔۔۔ حادی کے گھورنے پر سب ہنس

پڑے۔۔۔

پھر سب حاذق اور ام ہانیہ کو سارا پلین بتایا تو وہ دونوں نے ہامی بھر لی ساتھ دینے کی۔۔۔



"چلو آج ہم دیکھ آتے ہیں ہمیں پروجیکٹ کے لیے کونسی جگہ کام شروع کرنا ہے۔۔۔"

حاذق نے کہا کیونکہ اس کی نظر میں ایک اچھی جگہ تھی۔۔۔

"ہاں ٹھیک کہہ رہے جتنی جلدی سارا سیٹپ ہو گا اچھا ہے۔۔۔"

حادی نے بھی اس کی بات کو سراہا۔۔۔

"اور لنچ میری طرف سے نئی دوستی کے نام۔۔۔"

حاذق نے خوش اخلاقی سے کہا۔۔۔

"یہ ہوئی نہ کام کی بات کیوں وکی۔۔۔"

مانی وکی کے ہاتھ میں ہاتھ مارتا بولا۔۔۔

اور سب ایک ساتھ ہنسنے لگے۔۔۔

پروجیکٹ کے لیے جگہ سب کو پسند آ گیا تھا۔۔۔ یونی کے پاس ہی کی جگہ تھی جہاں بے

یار و مددگار لوگ زیادہ تھے۔۔۔

جگہ فیکس ہوئی پھر سب لہجے کے لیے ڈھابے پر گئے۔۔۔ وہی قریب وکی کی نظر ایک

ڈھابے پر پڑی تو وہ سب کو زبردستی وہی لے گیا۔۔۔

"آج ہم سب نے ساتھ مل کر پروجیکٹ پر کام کرنا ہے۔۔۔ جس نے بھی ہمارا ساتھ دینا

ہے وہ ہمیں بتادیں۔۔۔ یونی سے ہم سب پروجیکٹ والی جگہ جائیں گے۔۔۔"

حادی نے کلاس میں سب کو بتایا۔۔۔

"سوری حماد ہم اپنا نام واپس لے رہے ہیں۔۔۔" کلاس کا ایک لڑکا جو کہ پہلے ہامی بھری

تھی اور اب صرف اویس کے بہکاوے میں آکر اپنا نام واپس لے رہا تھا۔۔۔

"سوری یار ہم سب بھی اپنا نام واپس لے رہے ہیں۔۔۔"

ایک کے بعد ایک بہت سے لڑکوں نے اپنا نام واپس لے لیا۔۔۔

"او کے ہمیں کوئی اعتراض نہیں، اور بھی کسی کو نام واپس لینی ہو تو بتا سکتا ہے۔۔۔"

حادی نے با آواز بلند کہا۔۔۔ دو چار لڑکے اور آگے بڑھ کر اپنا نام واپس لے لیا۔۔۔

"اور کوئی ہے تو ابھی بتادیں۔۔۔ ہم نے صرف آپ سب کے ساتھ اچھا کرنے کی

کوشش کی تھی، باقی آپ خود سمجھ دار ہیں۔۔۔"

حادی کو سمجھنے میں ذرا بھی وقت نہیں لگا تھا سارے اسٹوڈنٹس نام واپس کیوں لے

رہے ہیں۔۔۔ اس لیے خود سے ہی ایک بار سب سے پوچھ لیا۔۔۔

پہلے پہل آدھی کلاس حادی کے ساتھ تھی۔۔۔ اور اب چند لوگ ہی حادی کے ساتھ

تھے۔۔۔

اصل میں اوّل پہلے دن سے ہی حادی سے خار کھاتا رہا ہے۔۔۔



حادی کی پرسنلٹی ہی کچھ الگ تھی لوگ خود ہی اس سے آگے بڑھ کر بات کرتے اور  
حادی عام سہ بندہ ہر کسی سے ایک جیسا ہی رویہ اختیار کرتا اس میں کوئی غرور گھمنڈ جسی  
کوئی شے نہیں پائی جاتی تھی۔۔۔

"جو میرے ساتھ ہیں وہ سب لائن لگا کر اپنا نام لکھوا لیں بعد میں یہ نہ کہیں کوئی کے ہمیں  
بتایا نہیں۔۔۔"

اولیس اپنے مخصوص سے انداز میں بول رہا تھا جس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ نہیں بلکہ اسکا  
گھمنڈ بول رہا ہے۔۔۔

اولیس جانکر حادی کی بات پوری ہوتے ہی اپنی بات شروع کر دیا تھا تاکہ باقی جو  
لوگ اولیس کی لپیٹ میں نہیں آئے انہیں بھی پتہ چلے کہ وہ اپنا نقصان کر رہے۔۔۔

اب یہ تو بعد میں پتہ چلے گا کہ کون کیا ہے۔۔۔ انسان کو ہمیشہ اچھائی کے کام کرنے چاہئیں  
نہ کے دوسروں کو دیکھ کر اپنے آپ سے باہر ہو جائے اور اپنا نقصان کر بیٹھے۔۔۔ اولیں  
ایسے ہی لوگوں کے گنتی میں آتا ہے جو ہانکتے بڑی بڑی اور کرکچھ نہیں سکتے۔۔۔



سب کینیٹین میں بیٹھے تھے۔۔۔ جب عدنان ان سب کی طرف بڑھتے ہوئے نظر آیا۔۔۔

"یار یہ کیا بات ہوئی میں دو دن کیا اوف ہو گیا یونی سے تم دونوں نے مجھے سرے سے ہی  
اگنور کر دیا۔۔۔"

عدنان ان کے پاس آئے نان اسٹاپ بولے جارہا تھا۔۔۔

"عادی تمہیں میں نے کالز کی تھی تمہارا نمبر بند جا رہا تھا۔۔ میں نے میسج بھی چھوڑا

تھا۔۔"

صائمہ نے عادی کے چپ ہوتے ہی اسے بتایا۔۔

"اوہ سوری یار میرا فون خراب تھا جب اون ہوا تو کوئی میسج کال ریسیو نہیں ہوئے۔۔"

عادی نے خفت سے دوچار ہوئے کہا۔۔

"چلو کوئی نہیں اب تو تم آگئے ہونہ، ویسے بھی ہم ابھی ایک بندے کی زمینداری کے لیے

کسی کو یاد کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔ تم نے آکر ہمارے مسئلے کو حل

کر دیا۔۔"

حاذق نے خوش دلی سے کہا۔۔ وہ عادی کے دوستوں سے بہت متاثر ہوا تھا۔۔

عدنان حادی کے گروپ کو جانتا تھا اور سارے دوست بھی عدنان کو جانتے تھے۔۔۔ پردو  
نئے لوگ دیکھ کر عادی نے صائمہ کی طرف دیکھ کر آبرو اچکائے، کہ یہ لوگ کون  
ہیں۔۔۔

"یہ ہمارے نئے دوست ہیں دو دن پہلے ہی ہمیں جوئن کیا ہے۔۔۔"

صائمہ کے بدلے حادی بولا تھا۔۔۔

"اوہ اچھا نائٹس ٹومیٹ یو۔۔۔"

عادی نے ہاتھ بڑھا کر حاذق سے ہاتھ ملایا۔۔۔

"آج ہم پروجیکٹ کے لیے سائٹ پر جا رہے۔۔۔"

اب کے مانی نے بتایا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔"

عادی نے بھی اوکے کا سائن دیا۔۔۔



سب اپنی گاڑی لے کر ساتھ ہی نکلے تھے۔۔۔

سب نے وہاں جا کر جگہ فیکس کرنی تھی کیا چیز کیسے اور کس طرح سیٹ کرنا ہے۔۔۔

"عادی کا نمبر ڈیلیٹ کر دینا۔۔۔ بلکہ میں تمہیں واپسی میں نیو سیم لے دوں گا اور اس میں

صرف وہ دو ڈرامے باز کا نمبر ہو گا اس کے علاوہ کسی ایکسٹر اپر سن کا نہیں۔۔۔"

عادی بے لچک سادے سے انداز میں صائمہ کو حکم صادر کر رہا تھا۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**



"کیوں ایک سیم تو ہے میرے پاس، پھر دوسری سیم کیوں لینی ہے۔۔۔"

صائمہ نھورے پن سے بولی۔۔۔

"جو کہہ دیا سن لیا کرو بار بار دوہرا کر موڈ مت خراب کیا کرو۔۔۔"

حادی نے تھوڑا سختی سے کہا۔۔۔

"کیا ہو گیا غصے میں کیوں آگئے۔۔۔"

صائمہ کو برا لگا حادی کے سختی سے بولنے پر۔۔۔

"تم سے چٹنا کہا جائے بس وہی کیا کرو مجھے آگے سے سوال جواب نہیں پسند۔۔۔ اور ناہی  
میں کوئی وضاحت دو نہ گا۔۔۔"

"ہاں تو ٹھیک ہے مت بتائے میں بھی نہیں کرتی چیلنج۔۔۔"

صائمہ ویسے ہی بول گی، پر بول کر غلطی کر گی۔۔۔

"تمہیں میں پیار سے کہتا ہوں بات سمجھ نہیں آتی تمہارے۔۔۔"

حادی تمس سے غرایا تھا۔۔۔

"ہو کیا گیا ہے اتنا اور رریکٹ کیوں کر رہے۔۔۔"

صائمہ بھی برہمی سے بولی۔۔۔

"چپ کر کے بیٹھ جاؤ میں تم سے بعد میں ہی بات کرتا ہوں۔۔۔"

گاڑی پر وجیکٹ والی جگہ روکتے حادی نے غصے میں کہا۔۔۔ صائمہ بس گھور کر ہی رہ گئی۔۔۔



"دیکھو یہاں پر ہم سارا سامان رکھ لینگے۔۔۔"

حاذق ایک سائیڈ اشارہ کرتے کہا۔۔۔

"ہاں اور اس سائیڈ کچن ٹائپ اریج کرنا ٹھیک رہے گا۔۔۔"

مانی دو قدم بڑھائے جگہ کا تعین کرتے کہا۔۔۔

"چلو یہ سب تو ٹھیک ہے اب مینو میں کیا رکھا جائے۔۔۔"

اب کے وکی نے اپنا حصہ ڈالا

"مینو تو بجٹ کے لحاظ سے رکھا جائیگا۔۔۔ مینو ایسا کرو عادی تم لسٹ بنا کر مجھے بھیج

دینا۔۔۔"

عادی نے عادی کو مخاطب کیا۔۔۔

"ہاں ٹھیک میں تمہیں بتا دوں گا۔۔۔"

عادی نے بھی اپنی زمینداری لینی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر کل ملتے ہیں یونی میں، اگر کل تک کوئی اور کچھ نیو آئیڈیا ہو تو سنئیر کر

لینگے۔۔۔"

حاذق مصاحفہ کرتے ہوئے ام ہانیہ کو لے کر گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔

"چلو پھر میں بھی نکلتا ہوں، کوئی کام ہو تو یاد کرتے رہنا۔۔"

عادی بھی سب سے ہاتھ ملا کر چلا گیا۔۔

"تم تورات یہی رہو گی نہ، تمہارے سارے دوست بھی آجائینگے مل لینا۔۔"

وکی زی کی طرف طنز کا تیر چلاتا ہوا بولا۔۔

اصل میں تھوڑی سی نوک جھونک ہو گی تھی وکی اور زی میں اسلیئے تھوڑا سا زی سے تپا

ہوا تھا۔۔

"نہیں لے جانا تو مت لے جائیں میں خود چلی جاؤنگی، اچھا ہے کوئی رستے سے اغوا ہی

کر لے۔۔"



زی کے تو سر پے لگی تلے پر بجھی تھی، تن فن کرتی اکیلے نکل پڑی۔۔

"جواب کوئی سچ میں ہی اٹھا کر لے گیا تو روتے بیٹھنا۔۔"

مانی وکی کو دھکے دینے کے انداز میں آگے کو بڑھایا۔۔

"جار ہا ہوں ایسے اپنے ساتھ لے کر کون جائے گا اپنی شامت لانی ہے کیا کسی کو۔۔"

وکی تیز آواز میں بولتے ہوئے زی کے پیچھے ہو لیا۔۔ اور اپنے پیچھے مانی کو ہنستا چھوڑ

گیا۔۔

"چلیں بیگم۔۔"

مانی نے شوخی سے کہا۔۔ اگر وکی ہوتا تو ضرور اسکی کھلی اڑتا۔۔

"اچھا صائمہ ہم بھی جا رہے رات میں بات ہوگی۔۔۔"

ثمی صائمہ سے مصاحفہ کرتی آگے بڑھی تو پیچھے سے مانی بھی لپکا۔۔۔



"یار ثمی ہمارے بیچ لڑائی کیوں نہیں ہوتی۔۔۔ وکی اور زی تو چوہے بلی کی طرح لڑتے

رہتے ہیں۔۔۔"

مانی مزے سے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے بولے چلا جا رہا تھا۔۔۔

مطلب کیا ہے آپ کی بات کا۔۔۔ آپ چاہتے ہیں ہمارے بیچ لڑائی ہو جائے، مطلب اب  
آپ کو مجھ سے کوئی محبت ہی نہیں، ہے نہ۔۔۔ ٹھیک ہے آج سے میں آپ سے بات نہیں  
کروں گی پھر۔۔۔"

ثمی کر خٹگی سے بولتی چلی گئی۔۔۔ ثمی مانی کی بات کا غلط مطلب اخذ کر گئی۔۔۔

"میرا وہ مطلب نہیں تھا جا۔۔۔"

"کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے جان واں کہنے کی۔۔۔"

مانی کی بات ثمی بیچ میں کاٹ گئی۔۔۔

ثمی اپنی بات پوری کرتے رخ گاڑی کے باہر کر گئی۔۔۔ مانی اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا جو کے وہ گود میں رکھے مسلسل مسل رہی تھی۔۔۔ مانی کے ہاتھ کو چھٹکنا چاہی رہی تھی پر مانی نے ہاتھ کی گرفت مضبوط کر لی۔۔۔

"جانے من میں نے ایسا کچھ نہیں کہا تم غلط مطلب اخذ کر رہی ہو میں تو بس پیار بھرے نوک جھوک کا کہہ رہا تھا۔۔۔"

مانی ثمنی کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگا کر بولا۔۔۔



وکی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ وہ دیکھنا چاہ رہا تھا زری میں کتنا غصہ ہے کہا تک اکیلی جائے گی۔۔۔

وکی گاڑی زری کے پیچھے ہی لیے بڑھ رہا تھا پر اچانک ایک لڑکا زری کے پاس سے گزرتے ہوئے سلام کیا۔۔۔ یہ دیکھ وکی کے تو سر پے لگی تلوے پر بجھی۔۔۔ فوراً سے گاڑی زری کے آگے کرتار وکا۔۔۔

"گاڑی میں بیٹھو۔۔۔"

وکی گاڑی کا ڈور کھولتے نرمی سے زی کو کہا۔۔۔ پر زی ایسے آگے بڑھ گئی جسے کچھ سنی ہی نہ

ہو۔۔۔

"تمہیں ایک بار کی بات سمجھ کیوں نہیں آتی ہے۔۔۔"

وکی غصے میں گاڑی سے باہر نکلا اور زی کا بازو پکڑ کر گاڑی کے اندر پھینک نے کے انداز میں بیٹھایا۔۔۔ اور خود فوراً سے اپنی سیٹ سمجھال لیا مبادا زی کہی باہر نہ نکل جائے۔۔۔

"مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا میں خود جاسکتی ہوں۔۔۔"

زی گاڑی کا ڈور کھولتے نخوت زدہ سی بولی۔۔۔

"منہ بند بالکل۔۔۔"



وکی غصے میں تھا تمس سے غرایا۔۔۔ زی تھوڑا سہم گئی۔۔۔ آخر پہلی بار وہ وکی کا اتنا غصہ دیکھ رہی تھی۔۔۔ اور وکی بس ضبط سے اپنے آپ کو ریلیکس کر رہا تھا۔۔۔

"یہ آپ مجھے کہا لے کے جارہے مجھے گھر جانا ہے۔۔۔"

زی نے جب دیکھا گاڑی گھر کی طرف نہیں جارہی تو قطعیت سے بولی۔۔۔

"چپ کر کے بیٹھی رہو غواء ہونے کا شوق ہے نہ، آج میں ہی اغواء کر کے کسی سنسان جگہ چھوڑ آؤنگا۔۔۔"

وکی بہت ضبط سے کام لے رہا تھا پھر بھی اسکے لہجے میں برہمی درآئی۔۔۔

اصل میں وہی کو خود پر غصہ تھا۔۔۔ اس کی غلطی تھی اس نے زی کو کیوں جانے دیا۔۔۔ وہ لڑکا جو سلام کرتا گیا تھا سلام تک تو بات برداشت ہوتی پر اس لڑکے کی نظر میں خباثت تھی جو وہی کو اندر تک کھولا گی تھی۔۔۔

"مجھے گھر جانا ہے آپ یہاں کیوں لے کر آ گئے۔۔۔"

گاڑی مال پے رو کی تو زی ایک بار پھر بولی۔۔۔

"جب تم سے پوچھا جائے تب بتایا کرو کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔۔۔"

وہی کی سائیڈ کا ڈور کھولتے اسکا ہاتھ تھامے کہا۔۔۔



صائمہ اور حادی گھر کے لیے نکل گئے تھے۔۔ صائمہ بالکل چپ بیٹھی تھی۔۔ اس کی کوئی غلطی نہیں تھی پھر بھی حادی اس پر بے جا پابندی عائد کر رہا تھا۔۔

اصل میں بات کچھ یو تھی کہ حادی کو صائمہ کا یو عادی سے بات کرنا اچھا نہیں لگا تھا۔۔ ایسا نہیں تھا کہ عادی کوئی برا لڑکا تھا یا لڑکیوں پر بری نظر تھی اسکی، بس حادی کو اپنی چیزیں اپنے تک محدود رکھنے کی عادت تھی وہ نہیں چاہتا کوئی بھی بنا جھجک صائمہ سے فری ہو۔۔۔

"آج کیا بنا ہے۔۔؟"

حادی محول کے فسوں کو کم کرنے کی غرض سے پوچھا۔۔

"پتا نہیں۔۔"

صائمہ کی ناراضگی تھی کہ وہ بس بات کا جواب دے دیتی۔۔ صائمہ کی ناراضگی ایسی ہی تھی کتنا بھی غصہ یا ناراض کیوں نہ ہو جواب ضرور دیتی۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

"یار کیا ہے موڈ ٹھیک کرو اپنا۔۔۔ میں رات کھانے پر آ رہا ہوں کچھ اچھا سا بنا کر رکھنا۔۔۔"

حادی نظروں سے محبت لٹاتا فرمائشیں کر رہا تھا۔۔

"کہہ دو نگئی ماما سے وہ بنا دینگئی۔۔۔"

صائمہ نے ہموار لہجے میں کہا۔۔

"میں نے اپنی بیگم کے ہاتھ کا بنا، بلکہ بیگم کے ہاتھ سے کھانے کی بات کر رہا ہوں۔۔۔"

ساس کے ہاتھ کا بنا پھر کبھی کھالونگا۔۔۔"

حادی صائمہ کو چڑھانے کے لئے کہا۔۔ جبکہ اس کے چہرے کے بدلتے رنگ کو دیکھ خط لے رہا تھا۔۔۔

"میں آؤنگا تو میسج کر دوں گا۔۔ انتظار کرو گی نہ۔۔"

حادی اپنے آنے کی اطلاع دیتے ہوئے۔۔ آنکھوں میں محبت سجائے آخر میں بولا۔۔  
صائمہ بنا جواب دیے آگے بڑھ گئی۔۔

"کوئی نہیں رات میں منالو نہ گا۔۔"

حادی اپنے سر پر ہاتھ پھیرے کہا اور اپنی گھر کی طرف بڑھ گیا۔۔



"ابھی بھی ناراض ہو جان۔۔"

مانی پیار سے شمی سے استفسار کر رہا تھا۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**



"میں بھلا آپ سے ناراض ہو سکتی ہوں کیا۔۔۔"

ثمی نے نٹھورے پن سے کہا۔۔۔

"ہاں یہ بات بھی ہے جان۔۔۔"

مانی بولتے ہوئے ثمی کے گال کو اپنے لبوں سے مس کیا۔۔۔ ثمی جو مانی کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی یک دم نظریں چراگی۔۔۔ مانی کو اور حسین لگی۔۔۔

"گھر چلیں یا یہی بیٹھے رہنا ہے۔۔۔"

ثمی نے جسے یاد دلایا ہم گھر جا رہے تھے۔۔۔

"اوہاں گھر چلتے ہیں باقی کارومانس بعد کے لیے۔۔۔"

مانی نے آنکھوں میں شرارت سموئے کہا۔۔۔ اور ثمنی جی بھر کے بلش ہوئی تھی۔۔۔  
ثمنی کا گھر آیا تو مانی اسے فلائنگ کس دیا۔۔۔ بس اس سے زیادہ ثمنی میں ہمت نہیں تھی وہ  
وقت ضائع کئے بغیر گاڑی سے باہر نکل کر گھر کو چلی گئی دوبارہ مڑ کر مانی کو دیکھی ہی  
نہیں۔۔۔ اور مانی ثمنی کی اس حرکت پر کھل کر ہنسا تھا۔۔۔



وکی زی کا ہاتھ تھامے مال کے اندر گیا۔۔۔ اور اپنی مطلوبہ شاپ پر جا رکا۔۔۔

"بھائی وہ بلیک میں دیکھانا۔۔۔"

وکی شاپ پر ایک خوبصورت سہ بلیک کلر پر اپنی مطلوبہ چیز کی طرف اشارہ کرتے  
کہا۔۔۔

"ایکسپنسو ہے سر ایک ہی پیس ہے اس مال میں۔۔۔"

شاپ پے کھڑے سیلزمین نے بتانا اپنا فرض سمجھا۔۔۔

"جی پہلی نظر میں کوئی چیز مجھے پسند آجائے تو میں پرائز نہیں دیکھتا۔۔۔"

وکی نے بھی نرمی سے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سیلزمین فوراً وکی کی مطلوبہ شے اس کے ہاتھ میں تھامایا۔۔۔

"یہ لو جاؤ ٹرائے کرو۔۔۔"

وکی زی کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔۔۔

"یہ کس کے لیے۔۔۔"

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

زی ہاتھ میں پکڑنے سے پہلے پوچھنا چاہی۔۔۔

"میری کزن ہے نہ فائزہ اس کے لیے، سوچا تم بے ٹرائے کروالوں۔۔۔"

وکی نے سیریز انداز میں کہا۔۔۔ زی تو نام سن کر ہی جل بھون گئی۔۔۔ اور تن فن کرتی  
ٹرائے روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

"وکی۔۔۔"

زی باہر آ کر وکی کو آواز دی تاکہ وہ قریب آجائے۔۔۔

"واؤ یہ لگ رہی نہ تم وکی کی وائف۔۔۔"

وکی نے متانت سے کہا۔۔۔

"ہو گیا اب میں چیخ کر لوں۔۔۔"

زی نے بے زاری سے کہا۔۔۔

"کوئی نہیں بہت پیاری لگ رہی اور اب تم نے روزی پہننا ہے۔۔۔ اور ہاں نقاب بھی

کرو۔۔۔"

وکی نے جسے زی پے بم دھماکہ کر دیا تھا۔۔۔ اور زی کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔

"میں یہ کسے پہنوں گی مجھے عادت نہیں ہے اور نقاب کرنا تو سرے سے آتا ہی

نہیں۔۔۔"

زی آبا یا کو ہاتھ سے اوپر اٹھائے ایسے بولی جسے کوئی معرکہ سر کرنا ہو۔۔۔



"میں تم سے پوچھ نہیں رہا بلکہ تمہیں بتا رہا ہوں اور ہاں کل میں شمی سے کہہ کر تمہیں

نقاب بھی کروانا سکھوادونگا۔۔۔"

وکی نے زی کی بات کو کسی بھی خاطر میں نالائے اپنی بات پوری کی اور آخر میں ایک اور

دھچکا دیا۔۔۔

"میں یہ۔۔۔"

"تم بھول رہی ہو میں نے تم سے کوئی رائے نہیں مانگی اس لیے چپ کر کے گاڑی میں چل

کر بیٹھو۔۔۔ اور ہاں اب روز تمہیں لگانا ہے تو دیکھ لو کوئی اور پسند ہے تو ایکسٹرا میں لے

لو۔۔۔ اب اتنا تو تمہارا حق بنتا ہے۔۔۔"

وکی نے زی کی بات کو پوری ہونے سے پہلے ہی روک دیا اور اپنی خواہش ایسے ظاہر کیا جسے

حکم صادر کر رہا ہو۔۔۔

"نہیں چاہیے مجھے کچھ بھی، آپ مجھے گھر ڈراپ کر دیں پلیز۔۔۔"

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

زی کو آس پاس سب برا لگنے لگا تھا۔۔۔ زہر مار ناچار اس آبایا میں گھس گئی تھی جس سے  
اب فرار اختیار میں نہیں تھا۔۔۔

"گڈ گرل، اس آبایا کو پہن کر تم نے چار چاند لگائے ہیں اس خوشی میں آسکریم  
ہو جائے۔۔۔"

وکی نے محبت پاش نظروں سے زی کو دیکھ کر کہا۔۔۔

"میں نے کہا نہ مجھے گھر جانا ہے۔۔۔ آپ کو سمجھ کیوں نہیں آرہی۔۔۔"

زی ہتھے سے اکھڑ گئی تھی۔۔۔ اس کی آواز میں صاف ظاہر تھا کہ وہ پھری پڑی ہے۔۔۔

"او کے چلو گھر۔۔۔"

وکی نے زی کا ریکٹ دیکھ اس کی بات ماننے میں ہی آفیت جانی۔۔۔

دونوں گھر کے لیے نکل گئے تھے پورے راستے زی چپ رہی وکی نے بھی کچھ نہ کہا اس طرح چپ چاپ سے سفر کٹا اور اللہ اللہ کر کے گھر پہنچے۔۔۔ گاڑی کے رکتے ہی زی ڈور کھولتے باہر نکلی اور ایک پل میں وکی کہ آنکھوں سے او جھل ہو گئی۔۔۔

"مجھے ایسے بنا جواب دیے نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔ پتہ نہیں کیوں مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔ سوری حادی پلیز آ بھی جائے 9 بج رہے آپکا تو کوئی اتنا پتا نہیں ہے۔۔۔ اور کتنا آپ نے تڑپانا ہے۔۔۔"

صائمہ خود کو ملامت کرنے لگی۔۔۔ اور اب تک حادی نہیں آیا تو ایک نئی پریشانی میں گھیر گئی کہ کہیں حادی آئے ہی نہیں تو۔۔۔

"میسج کروں، نہیں نہیں غصہ ہوئے تو، پہلے ہی میں بہت غصہ دلا چکی ہوں مزید میں ان کو اپنی وجہ سے پریشانی میں مبتلا نہیں کر سکتی۔۔۔"

صائمہ بار بار گھڑی کی طرف دیکھ خود کلامی کرنے لگی۔۔۔ اسے کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا  
کے کیا کرے کیا نہ کریں۔۔۔

"سوئٹ ہارٹ۔۔۔"

حادی روم نوک کرتے اندر آیا اور صائمہ کے کندھے پر ہاتھ رکھے کہا۔۔۔

"آ۔آ۔آ۔ آپ۔آپ کب آئے۔۔۔"

صائمہ یک دم ہڑبڑا گئی تھی۔۔۔

"کیوں نہیں آنا چاہیے تھا مجھے۔۔۔"

حادی صائمہ کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ کر محظوظ ہوتے کہا۔۔۔

"ن۔نہ۔ نہیں میں نے اب ایسا بھی نہیں کہا۔۔۔"

صائمہ حادی کی بات پے سٹپٹا گئی۔۔۔

"مطلب تم میرا انتظار کر رہی تھی۔۔۔"

حادی اپنی ہنسی دبانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔ نہیں۔۔ میرا مطلب نہیں تو۔۔ میں کوئی آپ سے بات ہی نہیں کر رہی۔۔۔"

صائمہ حادی کی بات سن کر بوکھلاہٹ میں نا جانے کیا کیا بول رہی تھی اسے خود بھی نہیں

پتا۔۔۔

"اچھا یہ سب چھوڑو جلدی سے کھانا لگاؤ بلکہ یہاں ہی لے آؤ بہت بھوک لگی ہے دوپہر

سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔"



حادی نے کھانے کی ایسی جلدی مچائی جسے تھوڑی دیر بعد کھانا نہیں ملنا تھا۔۔

"کیوں نہیں کھایا ایسا کونسا کام کرنے لگے تھے زرا مجھے بھی بتائیں جس کے لیے کھانے کا ٹائم نہیں مل۔۔"

صائمہ اپنے دھن میں مگن بولتی چلی گئی جب اسے احساس ہوا وہ تو غصہ ہے نہ حادی سے تو اپنے زبان دانتوں تلے دبائے آنکھیں بند کر لی۔۔ جسے کوئی سنا نہیں آنکھ بند کر لینے سے۔۔

"ہاااے۔۔ ایسی ڈانٹ کے لیے تو میں روز بھوکا رہ لوں۔۔"

حادی نے دہائی دی جس پر صائمہ خفت سے دوچار ہوئی۔۔ اور کھانا لانے کا بول کر رفو چکر ہو گئی۔۔

"جھلی۔۔"

صائمہ کے جاتے حادی نے جھلی کہتے قہقہہ لگایا۔۔



"اپنا فون دو۔۔"

حادی صائمہ کی طرف ہاتھ بڑھائے فون لینا چاہا۔۔

"کیوں آپ کے پاس تو ہے پھر میرا کیا کرنا ہے۔۔"

صائمہ عام سے انداز میں بولی۔۔

"میں نے تم سے فون مانگا ہے دو مجھے۔۔"

حادی نے اب کے برہمی سے کہا۔۔۔

صائمہ کو آخر دینا پڑا۔۔۔

"یہ آپ سیم کیوں نکال۔۔۔ آہا سیم کیوں توڑ دیا۔۔۔"

صائمہ بول ہی رہی تھی کہ حادی نے سیم نکال کر توڑ بھی دیا اور یہ دیکھ صائمہ کا منہ کھلا کا  
کھلا رہ گیا۔۔۔

"پاسور ڈبتاؤ۔۔۔"

حادی نے اپنا نام پھر صائمہ کا نام ڈال کر چیک کیا پر پاسور ڈ نہیں کھلا تو صائمہ سے  
پوچھا۔۔۔

"مجھے دیں میں خود کر لوں گی۔۔۔"

صائمہ منہ بسورے بولی تو حادی نے اسے گھورا۔۔

"H a a d i i"

صائمہ رک رک کر بول رہی تھی۔۔ اور حادی کی مسکراہٹ گہری ہوتی چلی گئی۔۔

"میں بھی نہ بھول ہی گیا تھا میری جان تو مجھے پیار سے حادی کہتی ہے نہ۔۔۔"

حادی نے چھیڑتے ہوئے کہا۔۔ اور صائمہ نظریں چرا گئی۔۔

"یہ لو فون اب اس میں صرف میری مرضی سے ہی نمبر ایڈ ہونگے۔۔ اور ہاں ہادیہ کا نمبر

بھی سیو ہے میسج کر لینا تمہارا نمبر مانگ رہی تھی مجھ سے۔۔۔"

حادی نے تنبیہ کرتے ہوئے کہا اور ساتھ اسے اپنی چھوٹی بہن کی بات یاد آئی تو بتا دیا۔۔

"اور کچھ، کچھ رہ گیا ہو تو ابھی بتادیں۔۔۔"

صائمہ لب بھیچے ہوئے بولی۔۔۔

"تم مجھ سے خفا ہو نہ، میں ایسا کیوں چاہتا ہوں یہی جاننا ہے نہ تو سنو۔۔۔"

عادی نے بہت ضبط سے کام لیا۔۔۔

"نہیں مجھے کچھ نہیں جاننا۔۔۔"

صائمہ نے سرعت سے کہا۔۔۔

"اب میں بتا رہا ہوں تو سننا پڑے گا۔۔۔"

جب تم عادی سے بے تکلف ہو رہی تھی۔۔۔ تب تمہیں دو آنکھیں حیرت سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ تم نے آج تک کبھی اتنی بے تکلفی مانی اور وکی کے معاملے میں نہیں دیکھا یا وہ



دونوں تمہارا یو عادی سے بات کرنا دیکھ سوچ میں پڑ گئے تھے کہ تم نے کبھی بے جھجک ان دونوں سے تو بات نہ کی تھی۔۔۔

وہ دونوں بس میرے نیچر سے واقفیت رکھتے ہیں اس لیے تم سے ناپ تول کر ہی بات کرتے ہیں۔۔۔ ورنہ کبھی تم نے نوٹ کیا ہے مانی زی سے اور وکی شمی سے اکثر مزاق کرتا ہے پر تم سے اتنا بے تکلفانہ گفتگو نہیں کرتا۔۔۔"

حادی ایک ایک جملہ بول کر صائمہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ اور صائمہ پر جو آج انوکھا انکشاف ہوا ہے وہ اسی میں بے طرح ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔

"سوری میں نے کبھی اس بات پر دھیان نہیں دیا۔۔۔ بہت شکریہ مجھے ازبر کروایا، ورنہ مجھے کبھی احساس ہی نہ ہوتا۔۔۔"

صائمہ کو چاروں اور سے شرمندگی نے آگھیرا تھا۔۔۔

"چلو کوئی نہیں اب چل کرو۔۔۔ میں بھی اب چلتا ہوں۔۔۔"

Visit us at <http://novelhinovel.com>

حادی کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔۔۔

"کیوں اتنی جلدی جارہے۔۔۔"

صائمہ بولتے ہوئے بے دھیانی میں حادی کا ہاتھ پکڑ کر روک رہی تھی۔۔۔ جب خیال آیا  
تو فوراً سے ہاتھ چھوڑ کر خود بھی کھڑی ہو گئی۔۔۔ اور حادی بس اس لمحے میں پوری طرح  
سے کھو گیا۔۔۔

"جائیں آپ نیند میں آپکی آنکھیں سرخ ہو رہی ہیں۔۔۔ کل ملتے ہیں۔۔۔"

صائمہ حادی کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی جو نیند کے لیے پر تول رہے تھے۔۔۔



آج زی اور ثمنی تھوڑی سی لیٹ ہو گئی تھی اسلئے کسی سے ملی نہیں سیدھے کلاس کی طرف  
ہولی تھی۔۔۔ اب سب فری ہو کر کینیٹین میں بیٹھے خوش گپیاں مارنے میں مصروف  
تھے۔۔

ایک ٹیبل پر صرف وہی اور مانی بیٹھے بات کر رہے تھے صائمہ اور حماد ابھی آئے نہیں  
تھے۔۔ ثمنی اور زی اب وہی اور مانی کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔

وہی کی نظر پڑی تو وہ جو کسی بات پر ہنس رہا تھا ایک دم اس کی آنکھوں میں غصہ نمودار  
ہوا۔۔۔ مانی جو وہی کو دیکھ کر خود بھی ہنس رہا تھا وہی کی ہنسی غصے میں بدلتے دیکھ اس کی  
نظروں کا تعاقب کیا تو اسے بھی ثمنی اور زی آتی دیکھی۔۔۔ پر وہ اب بھی سمجھنے سے  
قاصر تھا کہ آخر اچانک ہوا کیا ہے۔۔۔

"تمہارا آبا کیا کہا ہے۔۔۔"

زی کے بیٹھتے وہی نے سختی سے پوچھا۔۔۔

"بیگ میں ہے گرمی لگ رہی تھی اسلئے اتار دیا تھا میں نے۔۔۔"

زی عام سے انداز میں بولی اسے وکی کا سختی سے پوچھنا معمولی لگا تھا۔۔۔

"او ٹھو۔۔۔"

وکی نے چبا کر کھا۔۔۔

"کیوں کیا ہوا۔۔۔"

زی اس کے لہجے پر غور ہی نہیں کر رہی تھی۔۔۔

"میں نے کہا او ٹھو، ابھی کے ابھی واشروم جاؤ اور آبا یا لگا کر آؤ۔۔۔"

وکی نے پھر ایک ایک لفظ کو چبا چبا کر کہا۔۔۔ مانی نے کچھ بولنے کے لیے لب واکیے ہی تھے کہ وکی نے ہاتھ کے اشارے سے بولنے منع کیا۔۔۔۔

"تم نے سنا نہیں۔۔۔ ثمنی اس کے ساتھ جاؤ پلینز۔۔۔"

زی ڈھیٹ بن کر بیٹھی رہی تو وہ کی کو ایک بار پھر کہنا پڑا۔ اور ساتھ میں ثمنی کو بھی جانے کہا۔۔۔ مانی نے فوراً ثمنی کو آنکھوں سے اشارہ کیا کہ وہ زی کو لے جائے۔۔۔

ثمنی زی کو لیے واشروم کی طرف بڑھ رہی تھی تو سامنے سے صائمہ اور حماد آرہے تھے دونوں نے زی کا بھیگا چہرہ دیکھا پر کچھ کہا نہیں۔۔۔ زی جب ثمنی کے ساتھ آگے بڑھی تو اس کے آنسو باڑ توڑ کر بہہ نکلے تھے۔۔۔

صائمہ اور حادی مانی اور وہ کی کے پاس پہنچے تو وہ کی کے چہرے کا تاثر انہیں سب سمجھا گیا کہ کوئی بات ہو گئی ہے دونوں میں۔۔۔

"حادی یا رسب فائنل ہو گیا ہے بس اس ویک سے یونی بھی آف ہے۔۔۔"



مانی نے وقت کے فسوں کو زائل کرنے کے عوض یونی کی بات کرنے لگا۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں زی ثنی کے ساتھ آتی دیکھائی دی۔۔۔ صائمہ اسی کو ستائشی نظروں سے دیکھ رہی تھی تو حادی صائمہ کی نظروں کا تعاقب کیا اور بس پھر کیا تھا اسے سارے معاملات سمجھ آ گئے۔۔۔

"آئندہ تم مجھے بنا آبا کا نہ دیکھو، ورنہ۔۔۔"

زی ابھی کرسی کھینچ کر بیٹھنے ہی لگی تھی کہ وکی کی گرجدار آواز سے سہم کر وہی کھڑی رہی۔۔۔ وکی آگے بھی بولتا پر حادی نے بروقت اسے کچھ بھی غلط بولنے سے روکنے کے لیے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر دباؤ ڈالا تو وکی چپ ہو گیا۔۔۔ اور اس وقت زی کا چہرہ لٹھے کی مانند سپید ہو گیا تھا۔۔۔

"آرام سے یار بندہ پیار سے بھی سمجھا سکتا ہے۔۔۔"

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

مانی نے فوراً سے وکی کے چپ ہوتے بولا۔۔۔

"میں نے پہلے پیار سے ہی سمجھنا چاہا تھا پر موصوفہ کو پیار سے سمجھائی بات چھو کر بھی نہ گزری۔۔۔"

وکی خوشخوار نظروں سے زی کو دیکھتے ہوئے ہر ایک لفظ چبا چبا کر بول رہا تھا۔۔۔

"چل کوئی نہیں اب غلطی نہیں ہوگی زی سے غصہ ٹھنڈا کر پانی پی۔۔۔"

صائمہ زی کو بیٹھنے کا کہہ رہی تھی جب حادی نے وکی کو ٹھنڈا کرنے کے لیے مانی کا کولڈرنک پانی کہہ کر پینے کو دیا۔۔۔

جس پر مانی اپنی آنکھیں باہر نکل کر حادی کو گھورتی سے نوازا۔۔۔ اور اگلے ہی پل مانی اور حادی ہنس پڑے۔۔۔

"وکی یار مجھے دوسری کولڈرنک چاہیے یہ تو ہی پورا پی لے۔۔۔"

مانی نے غصے کی خنکی کو ختم کرنے کے لیے منہ بسورے کہا۔۔۔

ہاں بھئی وکی آج تو مجھے بھی پینا ہے۔۔۔"

صائمہ کے ایسے کہنے پر سب کی نظریں صائمہ پر ٹک گئی بس زی تھی جواب تک سر جھکائے بیٹھی تھی اسے وکی سے اتنا بڑا ایشو بنانے کی امید نہیں تھی۔۔۔

"اتنی چھوٹی سی بات کے لیے اتنا زیادہ ریکٹ کیوں کیا ایسا بھی میں نے کیا کر دیا تھا۔۔۔"

زی اپنے ہی سوچوں میں گم تھی۔۔۔ وہ اپنی سوچ سے تب باہر آئی جب وکی اس سے

مخاطب ہوا۔۔۔

"یہ لو تم بھی منہ ٹھنڈا کر لو۔۔۔"

وکی نے عام سے لہجے میں کہا جسے تھوڑی دیر پہلے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔ زی نے کانپتے ہاتھوں سے کولڈرنک پکڑی تھی۔۔۔

"میرا تو منہ نہیں بلکہ اندر تک سب ٹھنڈا ہو گیا۔۔۔"

مانی مذاق میں کہا تو سب ہنسنے لگے اور زی بھی ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔

پروکی سے نظر تک نہیں ملارہی تھی غصہ اسے بھی تھا وکی پر کے ایک آبا بکے لیے سب کے سامنے ذلیل کیا۔۔۔

جبکہ زی نے غلط لے لیا اس بات کو کیونکہ وہ سب ساتھ تھے تو ایک دوسرے کا ساتھ دینے کے لیے ہی نہ۔۔۔ یہی اگر وکی اکیلے میں زی سے کہتا بھی تو وکی کا غصہ اور بڑا ہوتا جسے کم ڈاؤن کرنے کے لیے کوئی نہیں ہوتا اور بات بہت بڑھ بھی سکتی تھی کیونکہ زی بھی پلٹ کر غلط کلامی کرتی جس سے بات زیادہ خراب ہوتی۔۔۔

Visit us at: <http://novelhinovel.com>

ہم صرف ایک طرف سوچتے ہیں بات کا دوسرا رخ ہم سرے سے ہی نہیں سوچتے بس اسی لیے ہر بات جھگڑے کی شکل اختیار کر جاتی ہے۔۔۔

انسان کو سوچ سمجھ کر بات کرنی چاہیے کہ کونسی بات سب کے بیچ بولنے پر کسی کی تذلیل نہ ہو۔۔۔ کچھ باتیں ساتھ بیٹھے بول دینے سے بھی مسئلے کا حل نکل آتا ہے۔۔۔ اور کچھ باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو کسی کے سامنے نہ کی جائے تاکہ دل آزاری کی وجہ آپ نہ بن جائے۔۔۔

انسان کو چاہیے ہر پہلو پر جا کر سوچے پھر کوئی ہتھی فیصلہ لے۔۔۔

"نہی زی کو نقاب کرنا سیکھا دینا۔۔۔"



وکی نے آہستہ آواز میں ثمنی سے ریکوسٹ کیا۔۔۔ جس پر ثمنی نے سر کو جنبش دیتے ہاں  
کہا۔۔۔



ثمنی اور زی گھر کے لیے نکل رہی تھی تو ثمنی نے ثمنی سے کہا کہ زی کے ساتھ اسے اس کے  
روم تک چھوڑ آنا کہی ایسا نہ ہو وہ غصے میں کچھ بول دے اور بات بلاوجہ طول پکڑ لے۔۔۔

زی اور ثمنی گھر پہنچی تو زی گاڑی سے نکلتے اندر کو ہولی اور ثمنی بھی اس کے پیچھے اندر گئی۔۔۔

زی اپنے آنسو صاف کرتی لاؤنچ تک پہنچی تو وہاں ضامن صاحب بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے  
تھے۔۔۔ آج وہ گھر جلدی آگئے تھے تو کھانا کھانے کے بعد چائے کے انتظار میں بیٹھے ٹی وی  
کے چینل بدل رہے تھے۔۔۔

ضامن صاحب کو کسی کے آنے کی آہٹ محسوس ہوئی تو وہ ٹی وی سے نظر ہٹائے گیٹ کی طرف رخ کر گئے۔۔۔

اور اگلے ہی پل انکی آنکھوں میں ستائشی اور خوشی صاف دکھائی دے رہی تھی۔۔ اور انکی نظروں سے ٹپکتی محبت زی کی نظروں سے نہ چھپ سکی۔۔۔

"بابا۔۔۔"

زی بابا کہتی ضامن صاحب سے لپٹ گئی۔۔ اور اس کے آنسو میں اور روانی آگئی۔۔۔

یہ منظر دیکھ ثمنی دل سے ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دیتی اپنے گھر کے لیے نکل گئی۔۔ اب اس کا یہاں کوئی کام نہیں تھا وہ بھی ضامن صاحب کی آنکھوں میں وہ ستائش دیکھ چکی تھی جو زی کی آنکھوں نے دیکھا تھا۔۔۔

"کیا ہو گیا یہاں سیلاب لانا ہے کیا جو دونوں باپ بیٹی کے آنسو نہیں تھم رہے۔۔۔ آج

ہی بیٹی کو رخصت کر رہیں ضامن صاحب۔۔۔؟"

زینب بیگم ضامن صاحب کے لیے چائے لے کر آئی تو یہ منظر دیکھ دل سے خوش ہوئی  
تھی۔۔۔

"آج میری بیٹی جو مانگے گی میں منع نہیں کروں گا۔۔۔ مانگوں زی کیا چاہیے میں آج بہت  
خوش ہوں تمہیں ایسے دیکھ کر کافی ٹائم سے میری خواہش تھی جو میں چاہتے ہوئے بھی  
زبان پر نہیں لا پار ہا تھا۔۔۔"

ضامن صاحب زی کے پیشانی پر بوسہ دیتے اپنی خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔۔۔

"جی یہ بھی تو پوچھ لیں یہ نیک خواہش آپ کی کس کے ذریعے پوری کر دی گئی  
ہے۔۔۔"

زینب بیگم نے بھی جتنا ضروری سمجھا۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

"میں اپنی خوشی میں تو بھول ہی گیا کہ آج میری بیٹی آبایا پہنے کتنی پیاری لگ رہی اور کسے یہ سب ہو گیا۔۔۔"

ضامن صاحب اب اپنے ٹرانس سے باہر آئے تھے۔۔۔

"جی یہ کمال آپ کے داماد و قاص احمد کا ہے۔۔۔"

زینب بیگم نے تفاخر سے کہا تھا۔۔۔

"کیا بیگم یہ سچ ہے، بہت اچھی بات ہے، انسان کو ہمیشہ اپنے سے جڑے شخص کا محافظ خود

بننا چاہیے۔۔۔ مجھے فخر ہے کہ ہمارا انتخاب غلط نہیں۔۔۔"

ضامن صاحب اتنے خوش تھے کہ وہ الگ الگ تاثر سے زی کو وکی کا گرویدہ کر رہے

تھے۔۔۔

بابا کی خوشی سے آج زی کو سمجھ آ ہی گیا تھا کہ جو ہم سوچتے اور چاہتے ہیں ہمیشہ وہی صحیح نہیں ہوتا۔۔۔ وہ ایک بار پھر بابا کے گلے لگ گئی اور زینب بیگم کے گلے لگ کر اٹھی اور خوشی سے چمکتے ہوئے اپنے روم میں چلی گئی۔۔۔



وکی ابھی سوچ ہی رہا تھا میڈم کے لیے کیا کیا جائے کہ وہ بدگمان نہ ہو۔۔۔ تب ہی فون پر میسج ٹون بجاتھا۔۔۔

"سوری (🙏) اینڈ تھنکس □۔۔۔"

وکی نے فون چیک کیا تو زی کا میسج تھا اوپن کرتے ہی اسکی آنکھوں میں تھیر سمٹ آیا۔ اور وہ لمحہ بھی ضائع کئے بغیر کال لگایا۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**



"السلام وعلیکم۔۔۔"

زی مودبانہ انداز میں سلام پیش کرتے چپ ہو گئی۔۔۔

"طبعیت ٹھیک ہے زہے نصیب۔۔۔"

وکی نے شوخ لہجے میں کہا۔۔۔

"کیوں میری طبعیت کو کیا ہونا تھا۔۔۔"

زی متانت سے بولی۔۔۔

"آج آپ نے اس ناچیز کو از خود جو یاد کر لیا پوچھنا پڑتا ہے نہ۔۔۔"

وکی نے شرارتی لہجے میں کہا۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

"وہ میں نے آپ کو تھینکس کہنا تھا۔۔۔"

زی رک رک کر بولی۔۔۔

"کوئی نہیں اب اتنا بھی مہنگا نہیں تھا بس 10000 کا ہی تو تھا آبا یا۔۔۔"

وکی کو سمجھ آ گیا تھا کوئی خاص بات ہے پر وہ پھر بھی زی کو چھیڑنے کے لیے آبا یا کا پرائز بتایا  
کیوں کہ زی کو برینڈیڈ اور ایکسپنسو چیزوں کا شوق تھا۔۔۔

"ن۔نہ۔ نہیں وہ بابا بہت خوش تھے مجھے آبا یا میں دیکھ کر اور آپ کی بھی بہت تعریف کر

رہے تھے۔۔۔"

زی وکی کے پرائز بتانے پر گڑ بڑا گئی تھی۔۔۔

"اوہ تو بیویوں والی خوشی ہوئی تمہیں شوہر کی تعریف سن کر۔۔۔"

وکی نے مزید مزالینے کو زی کو چھیڑا۔۔۔

زی تو سچ میں بلش کرنے لگی تھی اور کوئی بھی جواب دیے بغیر کال کٹ کر دی۔۔۔ وکی کال کٹ جانے پر کھل کر ہنسا تھا۔۔۔

زی وکی سے یہی کہنے کو میسج کی تھی کہ وہ صحیح تھا کہ سب کے سامنے کہہ دیا ورنہ زی وکی کی بات سن کر ہتھے سے اکھڑ جاتی اور پلٹ کر غلط کلامی کرتی۔۔۔ انسان ویسے ہی غصے میں بنا سوچے سمجھے بہت کچھ بول دیتا ہے جو اسے بعد میں احساس ہوتا ہے۔۔۔



آج یونی کالاسٹ ڈے تھا پھر چھٹیاں تھی اور عید بعد ایگزیم کی تیاری شروع ہوئی تھی۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

سب بیٹھے رمضان کے حوالے سے ڈیسکس کر رہے تھے جب صائمہ نے آنکھوں کے اشارے سے حادی سے اجازت طلب کی۔۔ تاکہ ابھی اچانک اس کے ذہن میں کچھ جھماکہ سا ہوا تھا وہ سب کو بتا سکے۔۔ حادی سے اجازت ملتے ہی صائمہ نے سب کو اپنی نئی سوچ سے آگاہ کیا۔۔ تو سب نے اس کی سوچ کو سراہا تھا۔۔

"کیا بات ہے بھائی رات و رات ایسا کونسا دعا پھوکا کے بیوی قدموں میں۔۔"

مانی بڑے مزے سے اتر اتر کر وکی سے پوچھ رہا تھا۔۔

"ہا ہا ہا ہا ہا! بھائی اپنے ہاتھ پیر ہلا خود محنت کر تو پتہ چلے نہ کونسی دعا اور بیوی قدموں میں۔۔"

وکی زور سے ہنستے ہوئے کہا جس پر سب کی نظریں وکی پر مرکوز ہوئی تھی۔۔

شمی نے آبرو اچکا کر مانی سے پوچھنا چاہا تو مانی نے نہ میں سر ہلایا، کے کچھ نہیں ہوا۔۔۔

"بتا اب اسے بھی تو کونسی دعا مجھ سے مانگ رہا تھا۔۔۔"

وکی نے بھی موقع کا فائدہ اٹھایا۔۔۔ اور مانی اسے گھوری سے نوازتا باز پرس کر رہا تھا پر وہ بھی وکی تھا اپنے نام کا ایک۔۔۔

"شمی یہ تمہارا میاں مجھ سے بیوی قدموں میں کسے آئے اس کی دعا مانگ رہا اب تم ہی بتاؤ مجھے کیا ضرورت ایسی دعا کی۔۔۔"

وکی پہلے شمی کو بتایا پھر اپنی آخری بات زری کو دیکھ کر کہا۔۔۔ اور زری نظریں جھکا گئی۔۔۔

"مانی۔۔۔"

شمی کا منہ کھلا رہ گیا اور بس مانی ہی بول پائی۔۔۔



"ارے جان تم وکی کو نہیں جانتی کیا مذاق کر رہا ہے۔۔۔"

مانی وکی کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور پھر شمی کو کہا۔۔۔ پر شمی تو جسے کچھ سن ہی نہیں پائی مانی کا سب کے سامنے جان کہنا اسے حیا سے لال کر گیا تھا اور وہ پلکوں کی چلمن کو گرائے خاموش ہو گئی تھی مبادا مانی آگے اور کوئی گستاخی ہی نہ کر دے اور وہ پانی پانی ہو جائے۔۔۔

"کیا ہے۔۔۔"

مانی چڑتے ہوئے بولا جب وکی نے مانی کو کہنی ماری۔۔۔

"تھوڑا خیال کر لے اس کا بھی شرم سے نظر جھکا کر بیٹھی ہے۔۔۔"

وکی نے مانی کو شرم دلاتے کہا تو مانی کو اپنے الفاظ ازبر ہوئے اور وہ اپنے سر پر چپت لگا کر  
منہ پر انگشت شہادت رکھ لیا۔۔۔



صائمہ نے یونی میں سب کو بتایا تھا کہ وہ 30 روزے کے دوران ہر روزے پر ایک اچھی  
بات سب کو بتائے گی اور یہ بات سب کے دل کو لگی تھی سب نے ڈن کر دیا تھا۔۔۔  
صائمہ نے رات میں ہی 30 اچھی باتیں ٹائپ کر کے سب کو سینڈ کر دی تھی۔۔۔

1\_ نماز قائم کریں رمضان کے بعد بھی نماز جاری رکھیں۔۔ نماز سے درد تکلیف زائل  
ہوتی ہے۔۔ ہم پر نماز فرض کیا گیا ہے جسے ہم سے پہلے لوگوں پر بھی کیا گیا تھا۔۔ نماز  
سے دل میں السلامی سکون اور اطمینان ڈالتے ہیں۔۔ نماز پابندی سے ادا کریں اور

دوسروں کو بھی نصیحت کریں۔۔۔ نماز جنت کی کنجی ہے۔۔۔ نماز دین کا ستون ہے۔۔۔  
نماز مومن کی معراج ہے۔۔۔ اللہ جی ہم سب کو ہدایت دے آمین۔۔۔

2\_ ہر جمعہ کو کثرت سے درود شریف کا ورد کریں۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود  
شریف پڑھ کر بخشنے۔۔۔

3\_ جمعرات کی نماز بعد مغرب جمعہ شروع ہو جاتا ہے۔۔۔ مغرب اور عشاء کی درمیان  
جو وقفہ ہوتا ہے اس وقفے میں 11 دفعہ (سورہ فاتحہ) 11 دفعہ (سورہ کوثر) اور 11 دفعہ  
(سورہ اخلاص) پڑھنے سے اللہ پاک دو جمعہ کے درمیان رزق کا انتظام کر دیتا ہے۔۔۔

4\_ جمعہ کے دن (سورہ الکہف) پڑھا کریں۔۔۔

حضرت علی بن حسین نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے مرفوعاً روایت ہے کہ:

جس شخص نے جمعے کے دن سورہ الکہف پڑھا وہ پورا ہفتہ ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا۔۔۔  
دونوں جمعہ کے درمیان کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔۔۔ اور قیامت کے دن از  
سرتاپا اور زمین و آسمان تک اس کے لئے نور ہی نور ہوگا۔۔۔

5\_ روز صبح و شام (سورہ یس 'یا سین') پڑھا کریں۔۔۔

ام لمومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ یس ایک ایسی سورہ ہے، جو اللہ کے نزدیک  
بڑی عظمت والی ہے۔۔۔ سورہ یس پڑھنے والوں کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔۔۔ اس  
لیے مردہ کے پاس پڑھنے کا کہا گیا ہے۔۔۔ سورہ یس رات کو پڑھ کر سوئے صبح اٹھے تو اس  
کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔۔۔ صبح شام سورہ یس پڑھنے سے کثیر تعداد میں  
شفاعت قبول کی جائے گی۔۔۔ ہر برائی کو دور کرتی ہے ہر حاجت پوری کرتی ہے۔۔۔

6\_ روز رات کو (سورہ الدخان) پڑھا کریں۔۔۔

حضرت ابو ہریرہ (رض) سے روایت ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی رات کو یہ سورہ پڑھے گا صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کریں گے۔۔۔

\_7 روز رات (سورہ واقعہ) پڑھا کریں۔۔۔

یہ سورہ بہت بابرکت ہے۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جو آدمی ہر رات یہ سورہ پڑھے گا اسے کبھی فاقہ نہیں ہوگا۔۔۔

\_8 جمعہ (جمعرات کی رات) (سورہ الجمعہ) پڑھے۔۔۔

ابو ہریرہ (رض) نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر جمعے کو عشاء کی نماز پے یہ سورہ پڑھتے تھے۔۔۔



9\_ (سورہ الملک) پڑھا کریں۔۔۔

قیامت میں نجات دینے والی ہے۔۔۔ جھگڑے اور عذاب جہنم سے بچائے گی۔۔۔

10\_ (سورہ المنزل) پڑھیں۔۔۔

یہ سورہ پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں خوش رکھے گا۔۔۔ مشکل آسان ہوگی اور مصیبت و افلاس دور ہوگی۔۔۔

11\_ 11 روزے بعد مغرب 12 روزہ شروع ہو جاتا ہے۔۔۔ 12 روزے کی عشاء کی

نماز کے بعد 12 رقت نماز حاجت پڑھی جائے جس میں خاص شادی کے لیے دعا مانگی

جاتی ہے کہ اللہ العزت ہمیں نیک سیرت شوہر/ بیوی عطا کریں۔۔۔ یہ 12

رقت بھائی

، بہن، دوست یا کوئی بھی پڑھ سکتا ہے اور سب کے حق میں خیر کی دعا کر سکتا ہے۔۔۔

\_12 صبح و شام (آیت الکرسی) پڑھا کریں۔۔۔

اور اپنے عزیزوں کی حفاظت کی دعائیں مانگتے رہے۔۔۔

\_13 آج کے روزے میں بھی بعد نمازِ عشاء 70 دفعہ (سورہ الکوش) پڑھ کر اچھے رشتے کی دعا کرنی چاہیے۔۔۔ ہر مہینے کی 14 تاریخ کو یہ سورہ پڑھنی چاہیے اپنے یا کسی کے لیے بھی پڑھیں جاسکتی ہے۔۔۔

3 3 \_14 بار اول و آخر درود شریف پڑھیں، درمیان میں 3 3 بار (سورہ الاخلاص، سورہ الناس، سورہ الفلق) پڑھیں اور اپنے لیے اپنے پیاروں کے لیے دل سے اللہ کے حضور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور مشکلات پریشانی درد تکلیف آزمائش کے لیے آسانیاں پیدا کرنے کی دعا کریں۔۔۔ اللہ جل شان بہت بڑا ہے ہماری دعاؤں کو تاخیر سے ہی سہی قبول ضرور کرتا ہے۔۔۔ ہم اپنے رب کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

15\_ آیت الکریمہ پڑھا کریں پریشانی میں آسانی پیدا ہوگی۔۔۔

16\_ ہر فرض نماز کے بعد 33 بار الحمد للہ، 33 بار سبحان اللہ اور 34 بار اللہ اکبر پڑھا کریں یا رات سونے سے پہلے پڑھ کر اپنے پردم کریں ساری تھکن دور ہوگی۔۔۔

17\_ جو نصیب میں ہو وہ کوئی چھین نہیں سکتا اور جو نصیب میں نہ ہو وہ کوئی شے نہیں دلا سکتی سوائے اللہ ب العزت کے۔۔۔

3\_ 18 عبادات آپ کا مقدر بدل سکتی ہے۔۔۔

کلمہ طیبہ کا ورد، استغفر اللہ کی کثرت اور درود و سلام کی کثرت۔۔۔

19\_ انسان کو حق ہے خواہش کرنے کا دعائے مانگنے کا جو اللہ عطا کر دے اس کی شکر گزاری

کرو۔۔۔ اور جو نہ عطا کریں اس کے لیے شکوہ نہ کرو۔۔۔

20\_ آپ کی نظر میں کوئی شے بہتر ہے اور وہ آپ کو نہ ملے تو شکوہ نہیں کرتے کیونکہ

اللہ ب العزت ہمیں بہتر کے بدلے بہترین عطا کرتا ہے۔۔۔

21\_ ہماری زندگی ایک آزمائش کا زرخیز ہے ہماری پوری کوشش ہونی چاہیے کہ ہم اپنی

آزمائش میں کھرا ترے۔۔۔

22\_ ہمیشہ دوسروں سے مسکرا کر ملے کیونکہ مسکرانا بھی صدقہ ہے۔۔۔

23\_ ہمیشہ اپنے جان مال کا صدقہ دیا کریں۔۔۔ صدقہ دینے سے جان اور مال کی حفاظت ہوتی ہے۔۔۔

24\_ ماں باپ سے نافرمانی نہ کریں۔۔۔ اللہ کو سخت نہ پسند ہے۔۔۔ اللہ جی ہمیں ہدایت دے آمین۔۔۔

25\_ اپنے اولاد کی اچھی تربیت کرنے کی بھرپور کوشش کیا کریں۔۔۔ کیونکہ آپ کی اولاد کی تربیت اچھی ہوگی تو آگے وہ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کر سکے گا۔۔۔

26\_ ہمیشہ اپنے حق کے لیے آواز اٹھائیں۔۔۔ جہاں حق نہ ملے وہاں کوشش ضرور کریں اور اگر کوشش کرنا کسی بڑے نقصان سے دوچار کرے وہاں سب الٹیپہر چھوڑ دیں وہ ہم سے زیادہ گردانے والا ہے کیا ہمارے حق میں بہتر ہے اور کیا نہیں۔۔۔ اللہ جی سب کو حق بجانب کریں آمین۔۔۔



27\_ جب کوئی خوشی ملے دوسروں کے ساتھ بانٹے۔۔۔ خوشی بانٹنے سے بڑھتی ہے اور غم بانٹنے سے کم ہوتا ہے۔۔۔

28\_ کسی کی دل آزاری نہ کریں۔۔۔ کسی کے خلاف دل میں بغض و کینہ نہ رکھیں۔۔۔

29\_ ہمیشہ دوسروں کے لیے دل سے آمین کہے۔۔۔ کب کس کی زبان سے کس کے نصیب بدل جائے کوئی نہیں جانتا۔۔۔

30\_ ہماری دعا اس زبان سے بھی ضرور قبول ہوتی ہے جس زبان سے ہم نے کبھی گناہ نہ کیا ہو اور وہ زبان کسی دوسرے کی ہے جس سے ہم نے گناہ نہیں کیا ہوتا۔۔۔

"السلامی ہم سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔۔۔ ہمیں نیکی کی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔۔۔ دوسروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی توفیق دے آمین ثم آمین۔۔۔"

"بہت اچھا کام ہو گیا یہ تو انفور میٹو چیزیں ہیں سب کو پتہ ہونا اچھی بات ہے بلکہ اور آگے

بھی پہنچے صدقہ جاریہ بھی ہے۔۔۔"

سب نے صائمہ کی اس بات کو سراہتے ہوئے کہا۔۔۔



کل سے پہلا روزہ شروع ہو رہا تھا۔۔۔ رات سب نے مبارک باد دی سب کو۔۔۔ زی آگے بڑھ کر پوچھی کے سحری میں ہم بھی جوائن کریں یا آپ لوگ میخ کر لینگے۔۔۔ مانی اور وکی نے ساتھ کہا کے ہم سب سنبھال لینگے۔۔۔

سحری کی ساری تیاری وہ لوگ دیکھ چکے تھے۔۔۔ سحری سے ٹھیک ڈیڑھ گھنٹے پہلے وہ سب پروجیکٹ والی جگہ پر موجود تھے۔۔۔ سارے کام میچ کرتے انہیں گھنٹے بھر لگا۔۔۔ تھوڑی پریشانی بھی ہوئی پر سب کام ہو گیا اور وہ سب ریلکس ہو گئے۔۔۔

اگلے آدھے گھنٹے ان لوگوں کو اتنی مشکلات پریشانی سے دوچار ہونا پڑا۔۔۔ مرد کو تو با آسانی سمجھا لیا۔۔۔ پر خواتین کو سنبھالنا و ابالے جان بن گیا۔۔۔ سب ادھر سے ادھر گھن چکر بنے پڑے تھے اور اس وقت کو کوس رہے تھے۔۔۔ جس وقت زی کی بات کو رد کیا تھا۔۔۔ اب پچھتائے کیا ہونا تھا۔۔۔ جسے تیسے سارا انتظام کیا۔۔۔ صد شکر کے 10 منٹ پہلے سب کام نمٹا کر وہ سب بھی سحری کے لیے بیٹھے تھے۔۔۔ آج تو ان سب کو سحری میں اچھے خاصے تارے نظر آئے تھے اور سب نے ساتھ اپنے کان پکڑیں کے کچھ کام میں خواتین کی مدد لینے میں کوئی حرج نہیں۔۔۔

سحری کے بعد سب نے باجماعت نماز ادا کیا۔۔۔ خواتین سحری کے بعد سب گھر کی طرف ہولی تھی۔۔۔ نماز کے بعد ان سب کو تقریباً آدھے گھنٹے لگے۔۔۔ مل کر سب سمیٹ کر فارغ ہوئے گھر پہنچنے پر گھڑی نے 6 بجے کی گھنٹی بجائی۔۔۔ سب ہی اپنے بستر پر گرتے ہی ٹون ہو گئے۔۔۔



1 بجے ظہر کی نماز کے وقت سب کی آنکھیں کھولیں تھیں۔۔۔ نماز سے فارغ ہو کر سب نے 1 گھنٹے کی اور ایک جھسکی لی۔۔۔

سب فریش ہو کر افطار کی تیاری دیکھنے پہنچے۔۔۔ پہلا افطار تھا اس لیے سب مینج ٹائم پے ہو جائے۔۔۔ یہ سوچ کر سب 4 بجے ہی تیاری کے لیے نکل کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

لڑکیوں کو 6 بجے عصر کی نماز کے بعد کاٹائم دیا گیا تھا۔۔۔ ٹھیک 6 بجے لڑکیوں کی ٹولی بھی جمع ہو گئی تھی۔۔۔ 7 بجے تک ساری تیاری ہو گئی تھی سحری کے بنسبت افطار کی تیاری آسانی سے ہو گئی تھی۔۔۔ سمجھ تو گئے ہونگے آپ سب بھی۔۔۔ یہ سب سمجھالنا لڑکیوں کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔۔۔

سب افطار کے لیے بیٹھ گئے تھے۔۔۔ زی نے پہلے روزے کی ایک اچھی بات سب کو بتائی۔۔۔ سب نے ایک آواز ہو کر انشاء اللہ اور آمین کہا۔۔۔ پھر سب دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے دعائیں مانگتے رہے۔۔۔ اذان ہوئی تو سب نے کھجور سے روزہ کھولا۔۔۔

خواتین کم ہی تھیں مرد اور بچوں کی بنسبت۔۔۔ ایک طرف خواتین کے نماز کی ادائیگی کے لیے جگہ بنائی گئی تھی۔۔۔ وہاں زی شمی صائمہ ہادیہ ام ہانیہ سب نے نماز مغرب ادا کی تھی۔۔۔



دوسری طرف بڑی سی جگہ تھی جہاں مردوں کے نماز کی ادائیگی کے لیے جگہ بنایا گیا تھا۔۔۔ وکی مانی حادی عادی حاذق سب نے نماز مغرب ادا کیا۔۔۔

نماز کے بعد سب نے مل کر سب سمیٹا اور لڑکیوں سے کہا کہ سحری میں بھی ہمیں جوائن کریں۔۔۔ لڑکیوں نے ایک دوسرے کو دیکھ کر اپنی ہنسی دبانے کی ناکام کوشش کی پر ہنسی کب رکتی ہے۔۔۔ تو سب ہنس پڑی لڑکوں کو سمجھ نہ آیا کیسا ریکٹ کریں تو وہ سب بھی ہنس پڑے۔۔۔

سب اپنے گھر کے لیے نکل گئے۔۔۔ حاذق ام ہانیہ کو لے کر سب سے پہلے نکل گیا تھا پھر عادی بھی اپنی بائیک پر بیٹھتا نکل گیا۔۔۔ اب مسئلہ زی اور ثمنی کا تھا۔۔۔ دونوں انتظار میں تھی کے جانا کس کے ساتھ ہے۔۔۔ وکی اور مانی کو شرارت سوچی دونوں نے ایک دوسرے کو آنکھ ماری۔۔۔

"اچھا حادی میں بھی نکلتا ہوں۔۔۔"

وکی نے حادی کو مخاطب کیا زی کی طرف دیکھ ہی نہیں رہا تھا جسے وہ وہاں ہو ہی نہیں۔۔۔

"رک میں بھی ساتھ نکلونگا۔۔۔"

وکی کے بات پوری کرتے مانی نے کہا اور دونوں مصنوعی طور پر اگنور کرتے آگے بڑھ گئے۔۔۔ ثنی اور زی کا منہ کھلا رہ گیا دونوں کے اس طرح اگنور کرنے پر۔۔۔

"او بھائی یہ دونوں کو تمہارے فرشتوں نے گھر چھوڑنا ہے کیا۔۔۔"

حادی نے جسے دونوں کی لاپرواہی پر ماتم کیا تھا۔۔۔

"کیا یہ ابھی تک یہی ہے گھر نہیں گی۔۔۔"

مانی انجان بننے کی ایکٹنگ کرنے لگا۔۔۔

"بس کردے نوٹنکی کبھی تو دونوں سیریز ہو جایا کرو۔۔۔ تنگ کرنے کا کوئی موقع نہیں  
چھوڑتے۔۔۔"

حادی نے دونوں کے سر پر چپت لگا کر کہا تو دونوں کھل کر ہنسنے لگے۔۔۔



سب گھر پہنچے تو عشاء کی نماز کا ٹائم ہو گیا تھا۔۔۔ نماز کے بعد تراویح سے 11 بجے فارغ  
ہوئے۔۔۔ 12 بجے کی عادت تھی سب کی کھانا کھانے کی۔۔۔ بس صائمہ رات کا کھانا  
گول کر جاتی جو کسی کو اب تک پتہ نہیں تھا۔۔۔

"کیا ہو رہا ہے جان۔۔۔؟"

حادی نے پیار لٹاتے ہوئے صائمہ سے استفسار کیا کال پے۔۔۔

"جی کچھ نہیں ابھی تو فری ہو بس سونے لگی تھی۔۔۔"

صائمہ ابکائی لیتے ہوئے بولی۔۔۔

"یہ کیا بات ہوئی میں یہاں جاگ رہا اور میڈم کو اپنی نیند کی پڑی ہے۔۔۔"

حادی مصنوعی غصے سے کہتا روٹھایا بن گیا تھا۔۔۔

"ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔ آپ بھی نہ اتنی جلدی روٹھ جاتے ہیں۔۔۔"

صائمہ نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں تو تم بات ہی ایسی کرتی ہو روٹھو نہیں تو اور کیا کروں۔۔۔"

حادی بھی آج تیار بیٹھا تھا سارے ریکارڈ توڑنے کے لیے۔۔۔ معصومیت کی انتہا۔۔۔

"اچھا جی نہیں سوتی میں اب ٹھیک۔۔۔"

صائمہ بھی پیار سے بولی۔۔۔

"نہیں جان میں تو خود جاگتا ہوں تمہیں بھی جگاؤں اچھی بات نہیں۔۔۔ سو جاؤ میں تو

مذاق کر رہا تھا۔۔۔ سو جاؤ سحری میں اوٹھا دوں گا۔۔۔"

حادی نے فوراً مذاق کو ختم کیا کہی بیگم سچ میں ہی نہ جاگ پڑے۔۔۔ حادی کی تو عادت تھی

دیر رات تک نیند کو سوں دور رہتی۔۔۔ اور اب اپنی وجہ سے بیگم کی عادت نہ بگڑ جائے اس

لئے جلدی سے کہہ دیا۔۔۔

"حادی۔۔۔"



صائمہ نے بہت پیار سے حماد کو پکارا تھا۔۔۔"

"جی جان حادی۔۔۔"

حادی نے بھی لہجے میں رس گھولتے پیار سے کہا۔۔۔

"شب خیر۔۔۔"

صائمہ شرارت سے مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

"واہ مجھے لگا آج میری بیوی مجھے پرپوز کر ہی دیگی۔۔۔ جھلی۔۔۔"

حادی منہ بسورے کہا اور آخر میں پیار سے جھلی کہا۔۔۔

"آئی لو یو مائی لائف لائن۔۔۔"

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

صائمہ کہتی کھٹ سے کال کاٹ گئی۔۔۔

دوسری طرف حماد صاحب ابھی آخری لائن پر اٹکے پڑے تھے۔۔۔ ابھی کچھ کہتے پر کال  
کٹ چکا تھا۔۔۔

"جواب تو لیتی جاتی صائمہ موٹی۔۔۔"

حادی خود کلامی کرتا سر پر چپٹ لگا کر فون سائیڈ پر رکھ دیا۔۔۔



"بھابھی کیسی ہیں آپ۔۔۔"

ہادیہ نے کال پر صائمہ سے حال احوال پوچھا۔۔۔

"میں ٹھیک تم بتاؤ سب ٹھیک ہے۔۔۔ بہت چھک رہی ہو۔۔۔"

صائمہ کو دیا کی آواز میں صاف خوشی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

"جی بھابھی میری خوشی کا راز تو آپ کو حادی بھائی ہی بتائیں گے۔۔۔"

دیا اپنے بالوں کے ساتھ اٹکلیا کرتی لہجے میں ڈھیروں خوشیاں سموئے بولی۔۔۔

"تمہارے بھائی ایسا کونسا راز بتانے والے ہیں۔۔۔ جس کی خوشی تمہاری آواز میں رقص

کر رہی ہے۔۔۔ تم ہی بتاؤ نہ۔۔۔"

اب صائمہ کو بھی تجسس ہوا جاننے کا۔۔۔

"یہ تو بھائی ہی بتائیں گے آپ کو بھابھی جان۔۔۔ اب مجھے نیند آرہی سحری میں اٹھنا بھی

ہے۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔"

دیوانے جلدی سے بات ختم کرتے کال کاٹ گئے۔۔۔ کیوں کہ زیادہ دیر وہ ٹال نہیں سکتی

تھی مبادا کہی بات منہ سے نکل ہی نہ جائے۔۔۔

آج دوسرے روزے کی سحری تھی سب تیاری کرنے میں بڑی تھیں۔۔۔ سارا انتظام  
ہونے کے بعد سب نے سحری کی اور نماز ادا کرنے کے بعد سارا سامان سمیٹ کر فارغ  
ہوئے تو ایک ایک کر کے سب گھر کی طرف رخ کر گئے۔۔۔ اب صرف حادی کے  
ساتھ سارے گھر کے لیے تھوڑی دیر میں نکلتے۔۔۔ وہ لوگ سب کے جانے کے بعد گھر  
جایا کرتے تھے۔۔۔

"حادی عامر کب جا رہا ہے۔۔۔"

مانی نے ہادیہ کو بات کرتے سنا تو پوچھا۔۔۔

"عید الفطر کے بعد سب جا رہے ہیں۔۔۔"

حادی نے مختصر کہا اور ایک نظر صائمہ کو دیکھا۔۔۔ جب سے وہ ساتھ آئی تھی حادی نوٹ کر رہا تھا کہ صائمہ کو کوئی اعتراض ہے کسی بات پر۔۔۔ اس کا چہرہ لٹھے کی مانند سپید تھا۔۔۔

"سب مطلب تو بھی جا رہا ہے۔۔۔ پھر پیپر کا کیا ہو گا۔۔۔"

وکی متحیر رہا یہ سن کر تو پوچھ بیٹھا۔۔۔

"ہاں میں اور صائمہ ایک منتہ بعد واپس آجائیں گے۔۔۔"

حادی نے ہموار لہجے میں کہا۔۔۔

"کیا۔۔۔؟"



مانی اور وہی ایک ساتھ بولے تو آواز ذرا تیز ہو گئی تھی جس کی وجہ سے سب لڑکیاں مڑ کر  
دونوں کو دیکھنے لگی پھر آگے بڑھ کر پوچھا کیا ہو گیا۔۔۔

"یہ دونوں ایک مہینے کے لیے کینیڈا جا رہے پیپرز سے پہلے۔۔۔"

مانی نے سب کے سر پر بم پھوڑے تھے۔۔۔ دوسری طرف صائمہ کا چہرہ اور مرجھا  
گیا۔۔۔

"ہیسیسین۔۔۔" کب جا رہے اور ہمیں بتایا بھی نہیں صائمہ۔۔۔"

شہی حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات لیے بولی۔۔۔

"ابھی تو کسی کو بھی نہیں پتہ ہے۔۔۔ ہم بھی افطار کے بعد سب کو بتانے والے تھے۔۔۔  
خیر اب پتہ چل ہی گیا ہے تو رات کی تیاری پکڑ لو شاپنگ کے لیے جانا ہے ٹائم بالکل بھی  
نہیں اور تیاری بہت کرنی ہے۔۔۔"

حادی نے لگے ہاتھوں شاپنگ کا کہہ تو دیا پر شاپنگ کرنی کس حوالے سے ہے یہ نہیں  
بتایا۔۔۔

"یہ سب تو ٹھیک ہے پر شاپنگ کرنی کس کے لیے ہے۔۔۔ میرا مطلب عید کے لیے یا  
کینیڈا جانے کے لیے۔۔۔"

زی کب سے چپ سب کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔ شاپنگ کی بات پر الجھ کر پوچھی۔۔۔

"شادی کی شاپنگ کرنی ہے زی بھابھی۔۔۔ حادی بھائی کی شادی ہے عید بعد۔۔۔"  
دیا خوشی سے جھوم کر بولی۔۔۔ آخر کو بڑے بھائی کی شادی کے مزے لوٹنے میں الگ ہی  
مزہ ہے۔۔۔ موج مستیاں دھوم دھڑ کے کرنے کو کوئی روک نہیں سکتا نہ۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

"شادی۔۔۔"

اب کے چاروں ہونقوں کی طرح دیکھنے لگے اور بس ایک لفظ ادا ہوا جو ایک آواز میں بلند ہوا تھا۔۔۔

"ابھی شادی کی ڈیٹ فیکس نہیں ہوئی ہے اس لیے نہیں بتایا۔۔۔ باقی باتیں رات میں ہوگی ابھی ہمیں گھر چلنا چاہیے۔۔۔"

حادی نے سب کے کھلے منہ دیکھتے فوراً ہی وضاحت دینے میں ہی آفیت جانی۔۔۔ اور پھر گھر جانے کا کہہ دیا۔۔۔



"بھائی آج میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ چلوں گا۔۔"

دیا اور حادی گھر پہنچے تو عامر نے افطاری میں جوائن کرنے کا بتایا۔۔

"ہائے آج بھالو بھی ہمارے ساتھ افطار کریگا۔۔"

دیا عامر کو اکثر چڑھانے کے لیے بھالو بولا کرتی تھی۔۔

"بھالو کس کو بول رہی جا کر اپنے حلیے دیکھ آئیے میں بھالو کی دادی اماں لگ رہی۔۔"

عامر نے بھی ٹکا کر کہا۔۔

"بھائی اس بھالو کو بولیں مجھے دادی اماں نہ کہا کریں۔۔"

دیارونی شکل بنا کر بولی۔۔ جسے خود کتنی معصوم ہے۔۔

"تم دونوں اپنے پنکو میں مجھے مت گھسیٹو۔۔۔"

حادی سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا۔۔۔

"اب بچو تم، مجھ سے کون بچائے گا۔۔۔"

عامر دیا کے پیچھے بھاگتے ہوئے بولا۔۔۔ دیا ماما بابا بولتے اپنے روم میں پہنچ کر روم لاک کر لی۔۔۔ عامر بھی سر پر ہاتھ پھیرتے اپنے روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔



"دیا اندر جاؤ میں آتا ہوں تھوڑی دیر میں۔۔۔"

حادی بیک سیٹ پر بیٹھی ہادیہ سے کہا۔۔۔



"جی بھائی۔۔۔ گڈ نائٹ بھابھی۔۔۔"

دیا حادی کو جی کہتی گاڑی سے اتر کر صائمہ کی طرف آکر بولی۔۔۔

"ایک منٹ۔۔۔"

صائمہ گیٹ کھولنے لگی ہی تھی۔۔۔ حادی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکلنے سے روکا۔۔۔

"اب بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔ ابھی شادی کے لیے تیار نہیں ہو تو میں سب سے بات کر لیتا

ہوں۔۔۔"

حادی صائمہ کے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ کر پورا اس کی طرف رخ کر کے بولا۔۔۔ صائمہ

اسے بس خالی نظروں سے تھکنے لگی۔۔۔

"تم جو بولوں گی وہی ہو گا جان۔۔۔ ایک بار اپنی پریشانی مجھ سے شئیر تو کر کے

دیکھوں۔۔۔"

حادی صائمہ کو اپنے نظروں کے حصار میں لیے بہت نرمی سے اس کے ہاتھ مسلتے ہوئے

کہا۔۔۔

"پیپرز ہیں ہمارے۔۔۔"

صائمہ حادی کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔۔۔

"تو کیا مسئلہ ہے پیپرز میں، ہم پیپرز سے پہلے واپس آ جائیں گے۔۔۔"

حادی بہت پیار سے صائمہ کو سمجھا رہا تھا۔۔۔

"مجھے تیاری کرنی ہے۔۔۔ یونی کا بھی ہرج ہو گا۔۔۔"

صائمہ اس بار نظریں جھکا کر بولی۔۔۔

"اور کوئی بات ہے یا بس یہی ٹینشن ہے۔۔۔"

حادی صائمہ کی تھوڑی دوانگلیوں سے اوپر اٹھائے آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

صائمہ نفی میں سر ہلا کر بولی۔۔۔

"صائمہ میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جاسکتا۔۔۔ تم نہیں جاؤ گی تو میں بھی نہیں جاؤنگا۔۔۔

لیکن میرا جانا بہت ضروری ہے جان۔۔۔ بس ایک منٹ کی بات ہے یار دل بڑا کرو۔۔۔"

حادی صائمہ کو بانہوں کے حصار میں لیے کہا۔۔۔ صائمہ خود بھی اس میں سمٹ گئی

تھی۔۔۔

فون پر میسج ٹون بجنے پر حادی اپنی سوچ سے باہر نکلا۔۔۔ فون پر صائمہ کا ہی میسج تھا۔۔۔

"میں بھی آپ کے بغیر اتنے دن نہیں رہ سکتی۔۔۔ میں جاؤنگی آپ کے ساتھ۔۔۔"

حادی میسج پڑھتے سکون سے محسوس کرنے لگا۔۔۔ ورنہ جب سے وہ صائمہ کا اتر اہوا چہرہ دیکھ رہا تھا اسے خود ہی برا لگ رہا تھا۔۔۔ وہ اسے چھوڑ کر بھی نہیں جاسکتا تھا اور جانا بھی اسکا بہت ضروری تھا۔۔۔



سارے شام کی تیاری کے لیے نکل چکے تھے۔۔۔ گھر میں صرف بڑے ہی موجود تھے۔۔۔ شاہ زمان صاحب اور حمیدہ بیگم آج شادی کی ڈیٹ فیکس کرنے صائمہ کے گھر

گئے تھے۔۔۔ اسفندیار صاحب اور انوشے بیگم خوش دلی سے ملے تھے آج افطار ساتھ کرنے کے لیے انوشے بیگم زبردستی روک رہی تھی تو انہیں رکنا پڑا۔۔۔

"اسفندیار صاحب آپ کو تو پتہ ہی ہے ہمیں عامر کے ساتھ ہی جانا ہے پھر ایک سال بعد ہی ہماری واپسی ہوگی۔۔۔ اس لیے ہم چاہتے ہیں صائمہ اور حماد کی شادی کے لیے عید بعد کی کوئی ڈیٹ رکھ لیتے ہیں۔۔۔"

زمان صاحب مسرور سے بولیں۔۔۔

"جی پر اتنی جلدی ساری تیاری کیسے ہوگی۔۔۔"

انوشے بیگم نے سرعت سے کہا۔۔۔



"کوئی مسئلہ نہیں انوشے بہن۔۔۔ کوئی بڑا ایونٹ نہیں ہوگا بس گھر کے لوگوں میں چھوٹا سار خستی کا فنکشن رکھنا ہے کیونکہ ولیمہ بڑے پیمانے میں ہوگا اب ہم ایک سال کے لیے جارہے ہیں تو اسی بہانے سب سے ملنا ہو جائیگا۔۔۔"

زمان صاحب نے رسائیت سے کہا۔۔۔

"چلیں آپ جو ٹھیک سمجھے ہمیں تو بس بچو کی خوشی چاہیے۔۔۔"

اسفند صاحب نے ہموار لہجے میں بولیں۔۔۔۔

"ٹھیک ہے بھائی صاحب پھر ہم اپنی بہو کم بٹی کو عید کے ایک ہفتے بعد لینے آئینگے۔۔۔"

حمیدہ بیگم خوش دلی سے بولیں۔۔۔۔

"جی آپ کی ہی امانت ہے۔۔۔"

انوشے بیگم حمیدہ بیگم سے گلے لگتی ہوئی بولیں۔۔۔



"السلام وعلیکم اوّل۔۔۔"

میر (عامر) سب کو سلام کرتا ہوا ہاتھ ملاتا تھا۔۔۔

(ایک بھر پور شخصیت کا مالک جو ایک نظر دیکھ لیں تو دوبارہ دیکھنے کا سوچے۔۔۔ وائٹ کرتے میں کسی ریاست کا شہزادہ معلوم ہوتا تھا۔۔۔ بالکل دیا کا عکس ایک جیسا چہرہ ایک جسے بال بس دیا کے بال لمبے اور میر کے چھوٹے دونوں کے گھنگریالے ملائم بال۔۔۔ ایک دم ایک دوسرے کی کاپی بس جینس کا فرق تھا۔۔۔ ورنہ پہچان کرنا بھی مشکل تھا کون میر ہے اور کون دیا۔۔۔)

وکی مصنوعی ناراضگی سے بولا۔۔۔

میر ہنستے ہوئے بولا اور ایک بار پھر وہی کے لگے لگا۔۔۔

"ہم ناچیز بھی یہی موجود ہیں۔۔۔"

مافی منہ کے زاویے بدلتے ہوئے کہا۔۔۔

"جی مانی بھائی ناچیز تو ہم ہیں جو آپ کو انگور کر بیٹھے۔۔۔"

میرمانی کو آنکھ مارتے ہوئے بولا اور اسے بھی گلے لگایا۔۔۔

"تم سب کا پاکستانی ملاپ ہو گیا ہو تو کام دیکھ لیں۔۔۔"

حادی کب سے انکا پاکستانی ملاپ دیکھ رہا تھا تو آخر بول پڑا۔۔۔

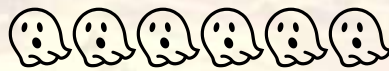
"جی بھائی سوری میری وجہ سے سب کا دھیان بٹ گیا۔۔۔"

عامر نظریں جھکائے کہا۔۔۔

"کوئی بات نہیں چلو سب اپنا کام سمجھا لو۔۔۔"

حادی سب کو ایک نظر دیکھ کر اپنے کام دیکھنے لگا۔۔۔

باقی سب بھی اپنے کام میں بڑی ہو گئے۔۔۔



"یار اس کام میں تو بہت نقصان ہو رہا۔۔۔ کوئی آئیڈیا لگانا پڑے گا کیا خیال ہے۔۔۔"

وسی (اولیس) نے وجی (وجاہت) اور سیم (سمروز) کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔

"کیسا آئیڈیا یار۔۔۔؟ تو کیا کرنے لگا ہے۔۔۔"

سیم نے حیرت سے پوچھا۔۔۔ ساتھ ہی وجی نے بھی کہا۔۔۔

"کچھ زیادہ نہیں بس بہت ہی کوئی لو کلاس کی چیزیں منگوائی ہے۔۔۔"

وسی نے تفاخر سے کہا جسے کوئی بہت اچھی بات ہو۔۔۔

"نہ نہیں یار تو کیا بول رہا۔۔۔ ایسے تو لوگ بیمار ہو سکتے ہیں۔۔۔"

سیم نے فوراً سے وسی کی بات کی نفی کی۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**



"یار سیم ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔۔ ایسے تو ہمیں بڑا نقصان ہو سکتا ہے۔۔۔"

وجی نے بھی سیم کی تائید کی۔۔۔

"کچھ نہیں ہو گا یا ایسے تو ہم لوٹ جائیں گے محنت الگ اور اوپر سے ہمارے بھی پیسے لگ

جائیں گے۔۔۔"

وسی نخوت سے کہتا دونوں کو خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"پریار ہم یہ غلط کام نہیں کر سکتے۔۔۔ لوگوں کی زندگی سے نہیں کھیل سکتے۔۔۔ ہم

صرف بدلہ لینا چاہتے تھے کسی کا نقصان نہیں چاہتے۔۔۔"

سیم ہتھے سے اکھڑ گیا۔۔۔ اور افسوس سے بولا۔۔۔ پروسی پر ردی برابر بھی اثر نہ ہوا۔۔۔

"ہم یہ سب نہیں کر سکتے ہم ابھی اسی وقت جارہے ہیں۔۔۔"

وجی سیم کا بازو پکڑ کر جانے کے لیے آگے بڑھا ہی تھا۔۔۔ وہی نے ان دونوں پر اپنی گن  
تان لی۔۔۔ دونوں ہونق زدہ سے وہی کے ہاتھ پر گن دیکھ رہے تھے۔۔۔

"وہی یہ کیا بد تمیزی ہے یا۔۔۔۔۔ نیچے کرو گن۔۔۔۔۔"

وجی کی آواز اسے خود کہی دور کھائی سے آتی سنائی دی۔۔۔

"تم دونوں مجھے ہلکا لے رہے میرے پاس لوگ اپنی مرضی سے آتے ہیں۔۔۔ پر جاتے

میری مرضی سے۔۔۔۔۔"

وہی غراتے ہوئے بولا۔۔۔



آج بھی سب کام ختم کرتے اپنی اپنی نشست پر بیٹھ گئے۔۔۔ ثمنہ نے سب کو آج کی ایک اچھی بات بتائی۔۔۔۔ پھر سب نے دعا مانگی اور روزہ افطار کھولا۔۔۔

سب فری ہوئے تو ان سب کی سواری شاپنگ مال کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ زی ثمنی اور دیا تینوں نے خوب جم کر صائمہ اور دیا کے لیے بہت ساری ضرورت کی چیزیں خریدی۔۔۔

پھر ثمنی زی صائمہ اور دیا نے عید کے لیے بھی کپڑے دیکھے صائمہ اور ثمنی کو پسند آیا وہ دونوں نے عید کا سوٹ لے لیا۔۔۔ پر زی اور دیا کو کچھ پسند ہی نہیں آ رہا تھا تو نکسٹ ٹائم کے لیے رکھ چھوڑا۔۔۔

گھر واپسی پر دیا اور میر نے سب کو ساتھ ڈنر کی ادھر کردی جو سب نے بہت منع کرنے کے بعد مان گئے تھے۔۔۔ ڈنر کے بعد سب گھر کی طرف رخ کر کے نکل گئے۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**



"بھابھی کاش آپ ابھی ہمارے ساتھ گھر چلتی نہ مجھے کتنی ساری باتیں کرنی تھی۔۔۔"

دیا صائمہ کے ساتھ آج کا دن بھر پور طریقے سے انجوائے کری تھی۔۔۔ اور اب اس کا دل چاہ رہا تھا صائمہ کے ساتھ ہی کچھ اور ٹائم گزارے۔۔۔

"نہیں بھابھی آپ گھر جا کر آرام کریں یہ تو خود پاگل ہے آپ کو بھی بنادگی ایک دن میں

ہی۔۔۔"

میر کب سے دیا کی پٹر پٹر سن رہا تھا۔۔۔ تو سوچا تھوڑا پنکا ہی لے لیا جائے بہن سے۔۔۔

"بھائی دیکھیں بھالو کو مجھے پاگل کہہ رہا ہے۔۔۔"

دیا پاگل بولنے پر تپ گی تو حادی کو اپنے دفاع کے لیے آواز لگائی۔۔۔

"دیا تمہیں کتنی بار سمجھایا ہے اپنے لڑائی جھگڑے اپنے تک رکھا کرو۔۔"

حادی ایک بار پھر دیا کو تنبیہ کرتے ہوئے ں ولا۔۔۔

"یہ تو بھالو کس کو بول رہی بھالو کی دادی اماں نہ ہو تو۔۔۔"

میر دیا کے بازو پر چٹکی کاٹتے ہوئے بولا۔۔۔ دیا بلبلا گئی۔۔۔ جبکہ میر نے بس پیار سے

لڑائی کو طول دینے کے لیے ہلکا سا چٹکی بھرا تھا۔۔۔

"ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔ تم دونوں نے پھر اپنے بھائی کا کیا نام رکھا ہے۔۔۔"

صائمہ کھل کر ہنسنے لگی۔۔۔ پھر جلدی سے اپنی ہنسی روکنے کی سعی کرتی پوچھی۔۔۔ اور وہ

تینوں ایک ساتھ صائمہ کو دیکھنے لگے۔۔۔



"ویسے بھابھی آئیڈیا برا نہیں ہے۔۔۔ آپ ہی رکھ دیں کوئی نام۔۔۔"

دیا خوشی سے بولی۔۔۔

"نہ نہیں وہ میں تو بس ویسے ہی بول گئی تھی۔۔۔"

صائمہ دیا کی بات پر کرنٹ کھاتے ہوئے بولیں۔۔۔

حادی نے اچانک بریک لگایا۔۔۔ ورنہ وہ دونوں سچ میں آج نام رکھ واہی دیتے۔۔۔ پر سد

افسوس گھر آگیا۔۔۔

میر اور دیا گاڑی سے اتر کر صائمہ کو خدا حافظ کرتے گھر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

"ہاں تو کیا نام رکھا ہے پھر۔۔۔"

صائمہ گیٹ کھولی ہی تھی جب حادی نے صائمہ کا ہاتھ پکڑے پوچھا۔۔۔

"کس کا نام۔۔۔"

صائمہ کے تو جسے اوسان خطا ہو گئے تھے۔۔۔

"اپنے شوہر نامراد کا نام۔۔۔"

حادی صائمہ کو گھورتی سے نوازا۔۔۔

"وہ مجھے نہیں پتہ۔۔۔"

صائمہ جلدی سے بولتی ایک بار پھر گیٹ کھول گئی۔۔۔ اور جلدی سے باہر نکلی۔۔۔

"رک جاؤ جلدی کیا ہے۔۔۔"

حادی کی آواز پر اسے رکنپڑا۔۔۔ حادی رکنے کا بول کر باہر نکلا۔۔۔

"نام تو بتاتی جاؤ۔۔۔"

صائمہ کے گھورنے پر حادی نے ایک بار پھر نام پوچھا۔۔۔

"سوچ کر بتاؤنگی۔۔۔ موٹے نہ ہو تو۔۔۔"

صائمہ پہلے ہموار لہجے میں بولی۔۔۔ آگے اس نے منمننائے کہا۔۔۔ جو کے پھر بھی حادی نے

سن لیا۔۔۔

"اور تم ڈبل موٹی نہ ہو تو۔۔۔"

حادی صائمہ کے موٹے بولنے پر خود بھی صائمہ کو موٹی بولا۔۔۔ اور اگلے ہی پل صائمہ

غائب۔۔۔



معمول کے مطابق سب ٹھیک چل رہا تھا۔۔۔ آج دس روزہ تھا۔۔۔ سب کی فیملی نے بھی افطار پر آنا تھا۔۔۔

سب کو ساڑھے چھ کا ٹائم دیا گیا تھا۔۔۔ عادی آج لیٹ چھ بجے آنے والا تھا تو ساتھ اپنی ماما کو بھی لے آیا۔۔۔ سب اپنے کام میں مشغول ادھر ادھر بھٹک رہے تھے۔۔۔

عادی کی ماما (شاہین بیگم) بڑے انہماک سے دیا کو تکے جا رہی تھی۔۔۔ دیا انکی نظروں کی تپیش خود پر محسوس کرتے نظر اٹھا کر دیکھتی تو وہ اسے ہی دیکھ رہی ہوتی تو دیا واپس نظریں جھکا لیتی۔۔۔

افطار کی ساری تیاری ہوئی تو۔۔۔ دیا نے آج ایک اچھی بات سب کو بتائی۔۔۔ سب نے ایک آواز پر انشاء اللہ آمین کہا۔۔۔

افطار کے بعد سب نے نماز پڑھیں۔۔۔ فری ہو کر سب لوگ اور فیملی گھر کی طرف رخ کر گئے۔۔۔ اب صرف میردیا حادی صائمہ زی وکی مانی ثمنی اور ام ہانیہ حاذق عادی اور شاہین بیگم رہ گئی تھی۔۔۔

حاذق مصافحہ کرتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ پھر عادی بھی اپنی ماما کے ساتھ اپنی بائیک پر بیٹھتا نکل گیا۔۔۔ تب جا کر دیا نے سکون کا سانس لیا تھا۔۔۔ جب سے شاہین بیگم



آئی تھی تب سے ان کی نظر صرف دیا پر ٹکی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے دیا کو عجیب لگ رہا تھا۔۔۔

ابھی حادی مانی اور وکی اپنی گاڑی کی طرف بڑھ ہی رہے تھے کہ اچانک پولیس کی گاڑی رکی تھی۔۔۔



لوگ لوکل چیزیں افطار میں کھا کر بیماریوں میں مبتلا ہو رہے تھے۔۔۔ وجی اور سیم نے ہر ممکن کوشش کر لی تھی وسی کو سمجھانے کی پر اس پر تو صرف ہیرا پھیری کرنے کا چسکا لگ پڑا تھا۔۔۔ اسے لگتا جو وہ کر رہا وہی فائدے کا سودا ہے۔۔۔

ان سات روزے میں کی لوگ بیماریوں کا شکار ہو گئے تھے۔۔۔ اور کچھ نے افطار کے لئے آنا چھوڑ دیا تھا۔۔۔ پر بات اتنی بگڑ گئی تھی کہ دسویں روزے میں پولیس کے خبری کو پتہ

چل گیا۔۔۔ بھاری نفری لیے پولیس کے ساتھ ایس پی شاکر صاحب خود معاملے کی تحقیقات کیلئے آئے تھے۔۔۔

"یہاں کا اونر کہاں ہے۔۔۔"

ایس پی شاکر نے اپنے گرجدار آواز میں پوچھا۔۔۔

"میں ہوں، پر تو کون ہے۔۔۔ اتنے دھوس کس پر جمار ہا۔۔۔"

وسی غراتے ہوئے بولا۔۔۔

"اسپیکٹر جاوید اریسٹ ہیمن۔۔۔"

ایس پی شاکر نے غصے میں چلاتے ہوئے جاوید کو آواز دیا جو باہر جیپ کے پاس کھڑا سر کے حکم کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

"جی سر۔۔۔"

جاوید ایس پی کے حکم صادر کرنے پر بھاگتے ہوئے اندر آیا اور وسی کو ہتھکڑی لگا کر آگے  
بڑھ کر وجی اور سیم کو بھی اریسٹ کر لیا۔۔۔

"سر ہم نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ ہم بے قصور ہیں۔۔۔"

وجی ہکلاتے ہوئے کہا۔۔۔

"جی سر وجی ٹھیک کہہ رہا ہم نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ ہمیں چھوڑ دیں۔۔۔"

سیم کو خود کی ہی آواز کہی دور سے آتی سنائی دی۔۔۔

"بہت دیکھے تم جیسے چپ کر کے چپ کے اندر بیٹھ ورنہ ہم زمیندار نہیں ہونگے تیری

حالت کے۔۔۔"

جاوید نے نخوت سے کہا تو سیم و جی سہم کر چپ ہو گئے۔۔۔ جبکہ وہی کو کوئی فرق نہیں پڑتا

تھا۔۔۔ کیونکہ اسے پتہ تھا اس کے بابا ایک سیکنڈ میں اسے باہر لے آئیں گے۔۔۔

"سب کو پولیس اسٹیشن لے کر جاؤ اور تھوڑی مہمان نوازی کرو۔۔۔"

ایس پی شا کر برہمی سے کہتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔



پولیس کی گاڑی دیکھتے ہی سب لڑکیوں کے پسینے ہی چھوٹ گئے۔۔۔ سب لڑکیاں دو قدم

پچھے ہو گئی۔۔۔

"جی سر کوئی کام تھا ہم سے۔۔۔"

حادی آگے بڑھا اور ایس پی شاکر سے ہاتھ ملاتے ہوئے استفسار کر رہا تھا۔۔۔

"جی آپ میں حماد و قاص اور سلمان کون کون ہے۔۔۔"

ایس پی نے عامر کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"جی سر ہم تینوں ہی ہیں۔۔۔"

وکی ایس پی سے ہاتھ ملاتے ہو کہا۔۔۔

"میر سب کو گھر چھوڑ دینا۔۔۔ ہم تھوڑی دیر میں آتے ہیں۔۔۔"

حادی میر کے پاس آتے حکم صادر کیا۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**



"جی بھائی آپ فون کر کے بتا دیے گا کیا معاملہ ہے۔۔۔"

میر حادی سے گاڑی کی چابی لیتے ہوئے بولا۔۔۔ اور سب کو گاڑی میں بیٹھا کر تھمینہ اور زینت کے گھر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

"آپ تینوں کو ہمارے ساتھ پولیس اسٹیشن چلنا ہو گا۔۔۔ سائن کرنے کے لیے۔۔۔"

ایس پی شا کرنے ہموار لہجے میں کہا اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

پیچھے حادی وکی اور مانی بھی مانی کی گاڑی کی طرف بڑھ گئے۔۔۔ وکی اپنی گاڑی پہلے ہی فیملی کو دیے دیا تھا کہ مانی کی گاڑی میں گھر چلا جائے گا اس لیے اب تینوں مانی کی گاڑی میں بیٹھے

ایس پی کی گاڑی فولو کرنے لگے۔۔۔



"آگئے تم لوگ۔۔۔"

حمیدہ بیگم میر اور دیا کو اندر آتے دیکھ کر پوچھیں۔۔۔

"جی ماما۔۔۔"

دیا جواب دیتے صوفے پر ڈھے سی گئی۔۔۔

"کیا ہوا دیا طبیعت ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔"

حمیدہ بیگم فکر مندی سے پوچھیں۔۔۔

"نہیں ماما بس آج زیادہ تھکن ہو گئی ہے۔۔۔"

دیا صوفے پر سیدھے بیٹھ کر بولی۔۔۔

"یہ حادی کہا ہے ابھی تک اندر نہیں آیا۔۔۔"

حمیدہ بیگم گیٹ کی طرف بار بار دیکھ رہی تھی جب بہت دیر کے بعد بھی حادی اندر نہ آیا تو اس کے بابت پوچھنے لگیں۔۔۔

"جی ماما وہ بھائی کسی کام سے گئے ہیں مانی اور وکی بھائی کے ساتھ ہی ہیں۔۔۔"

میر نے جلدی سے بتایا کہیں دیا پولیس کا ذکر نہ کر دے۔۔۔

"ہمممم چلو تم دونوں روم میں جا کر آرام کرو۔۔۔"

حمیدہ بیگم دونوں کو روم میں جانے کا کہہ کر ایک بار پھر گیٹ پر دیکھنے لگی۔۔۔ حادی اب بھی نہ آیا تو واپس آکر صوفے پر بیٹھے حادی کا انتظار کرنے لگیں۔۔۔

"میر بھائی سے پوچھوں تو کیا ہوا ہے کس لیے لے کر گئے ہیں۔۔۔"

میر اور دیاروم کی طرف بڑھ گئے۔۔۔ تب دیا نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

"نہیں بھائی ابھی شاید کال نہ ریسو کریں۔۔۔"

میر نے دیا کی بات کانفی کیا۔۔۔ اور اپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ تو دیا بھی بات کو سمجھتے آگے بڑھ گئی۔۔۔



"آپ تینوں ان سب کو جانتے ہیں۔۔۔"

ایس پی شا کرنے و سی وجی اور سیم کے بابت استفسار کیا۔۔۔

"جی یہ تو ہمارے ہی یونی کے ہیں۔۔۔ یہ دونوں جو نیمر ہیں۔۔۔"

مانی دونوں کو پہچانتے ہوئے کہا۔۔۔

"آپ لوگوں کو پتہ ہے ان لوگوں نے کیا کیا ہے۔۔۔ لوگوں کو تقریباً ایکسپائر چیزیں کھلا رہے تھے۔۔۔"

ایس پی شاہ نے تفصیلات سے آگاہ کیا۔۔۔

"سوری سراسر بات سے ہم ٹوٹلی بے خبر ہیں۔۔۔"

وکی نے بتانا ضروری سمجھا۔۔۔



"یہ دونوں کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں۔۔۔ یہ دونوں اپنے آپ کو مجبور بتا رہے ہیں۔۔۔ ان کا کہنا ہے انہیں دھمکی دی گئی تھی اس لیے مجبوراً انہیں اولیس شیراز کا ساتھ دینا پڑا۔۔۔"

الیس پی شا کرنے وجی اور سیم کے بابت تفسیر سے جاننا چاہا۔۔۔

"ہمیں معاف کر دو ہم نے کسی کو نقصان نہیں پہنچائے ہیں۔۔۔ ہم نے صرف بدلہ لینے کے لیے اسی کے ساتھ ہاتھ ملا یا تھا۔۔۔ ہمیں نہیں پتہ تھا اسی ہمیں بلیک میل کریگا۔۔۔"

سیم نے آگے بڑھ کر کہا۔۔۔

"بدلہ کیسا بدلہ اور کس سے۔۔۔"

مانی نے تجسس آمیز کہا۔۔۔

"زینت سے۔۔۔"

وجی نے بھی آگے بڑھ کر کہا۔۔۔ پر زینت کا نام سنتے ہی حادی وکی اور مانی کو تو جیسے سانپ  
سونگھ گیا۔۔۔

"کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔ زی سے کس بات کا بدلہ۔۔۔"

وکی تو زی کا نام سنتے ہی ہتھتے سے اکھڑ گیا۔۔۔ اور وجی کا گریبان پکڑ کر کرخت لہجے میں  
استفسار کیا۔۔۔

سب وکی کو دیکھ کر سوچ میں پڑ گئے اسے اچانک کیا ہو گیا۔۔۔ پھر وجاہت نے اپنا بدلہ  
لینے کی وجہ بتائی۔۔۔ اور ساتھ ہی سمروز نے بھی بتایا۔۔۔



"ایک سال پہلے میں نے زینت کو دیکھا تھا راستے میں اپنی دوست کے ساتھ شاپنگ سینٹر

جار ہی تھی۔۔۔"

وجی بول کر رکا۔۔۔

"تو۔۔۔"

وکی نے نخوت سے کہا۔۔۔

"وہ مجھے پہلی نظر میں ہی پسند آگئی تھی۔۔۔ میں نے اس کا پیچھا کیا مال سے جب واپسی ہوئی

تب میں نے زینت کا ایڈریس بھی دیکھ لیا۔۔۔"

ایک بار پھر وجی بول کر رکھا تھا۔۔۔ وکی نے اسے کچا چبا جانے والے نظروں سے گھورا۔۔۔

"آگے بول۔۔۔"

مانی نخوت سے غرایا۔۔۔

"میں زینت کو فولو کرنے لگا۔۔۔ پھر ایک دن ہمت کر کے میں نے زینت کو پریپوز کر دیا۔۔۔ پروہ بنا کچھ کہے مجھے زہر خند نظروں سے دیکھ کر آگے بڑھ گئی۔۔۔ تب میرے تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔ بس تبھی میں نے سوچا اب سیدھے اپنے گھر والوں کو بھیجوں گا۔۔۔"

وجہی نے رک کر سب پر ایک نظر ڈال کر بات دوبارہ شروع کی۔۔۔

"میرے گھر والے زینت کے گھر رشتہ لے کر گئے۔۔۔ زینت گھر میں نہیں تھی۔۔۔ سب بات کر رہے تھے تبھی زینت گیٹ سے اندر آتی دیکھائی دی۔۔۔"

"زینت نے صاف لفظوں میں رشتے سے انکار کر دیا۔۔۔ اور دھتکارے ہوئے میرے گھر

والوں کو باہر کے گیٹ کی طرف اشارہ کر کے گھر سے نکل جانے کا کہا۔۔۔"

"بس تب سے ہی میرے اندر زینت کو بے عزت کرنے کا جنون سوار تھا۔۔۔ پر میں تم

سب سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتا ہوں۔۔۔ مجھے لاکپ سے بچالو۔۔۔ میں دوبارہ کبھی

زینت کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھوں گا۔۔۔"

وجی ندامت سے سر جھکائے وکی کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑا تھا۔۔۔

وقاص اپنے غصے پر کب سے ضبط کئے سب سن رہا تھا۔۔۔ وجاہت کے جوڑے ہاتھ دیکھ

اور کھول اٹھا اور ایک ریپٹا وجی کے گال پر جھڑ دیا۔۔۔ وجی اس افتاد کے لیے تیار نہ تھا اور

لڑکھڑاتا دو قدم پیچھے ہوا تو ایک حوالدار نے آگے بڑھ کر پکڑا۔۔۔





"چل تو بھی اپنی بکواس شروع کر۔۔۔"

انسپکٹر جاوید سیم کو آگے کی طرف دھکیل کر کہا۔۔۔

"وہ یونی کا پہلا دن تھا مجھے ریگنگ کرنے کا بہت شوق تھا۔۔۔ میرے اور بھی دوست  
ساتھ تھے۔۔۔ سب نے کہا کینیٹن میں اب جو فریشر آئیگی تو اس کے ساتھ ریگنگ کر کے  
دیکھائے گا۔۔۔"

سیم اس دن کو یاد کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"اس وقت کینیٹن میں زینت اور شمینہ آئی تھی۔۔۔ پر زینت پہلے اندر آئی پھر پیچھے سے  
شمینہ اندر آئی۔۔۔ تو میرا ٹارگٹ زینت تھی۔۔۔

میں زینت کے پاس گیا اور اس سے کہا۔۔۔"

سیم بولتے بولتے رکا۔۔۔

"کیا کہا تو نے اسے۔۔۔"

مانی تمس سے غرایا۔۔۔

"آئی لویو کہا تھا۔۔۔ اور زینت نے ایک لمحہ بھی ضائع کیے میرے منہ پر تماچہ مار دیا۔۔۔  
ابھی میں کوئی ریکٹ کرتا وہاں وقاص آن پہنچا۔۔۔ اور اسی وقت زینت بے ہوش ہو کر  
وقاص کی بانہوں میں جھل گئی۔۔۔ اس وقت میں نے واک آؤٹ کرنے میں ہی آفیت  
جانی۔۔۔"

پر میرے چہرے پر پڑا تھپڑ مجھے اندر تک سلگا گیا۔۔۔ اور میں نے سوچ لیا تھا سود سیمت  
اس تھپڑ کا بدلہ لو نگا۔۔۔ اور اوپس کے ساتھ تم لوگوں کو حقیر کمتر ہونے کا احساس دلانے  
کے لیے ہاتھ ملا یا۔۔۔"

"پر خدا گواہ ہے میرے دل و دماغ میں کہی بھی کسی کو نقصان پہنچانے کا ارادہ نہیں تھا۔۔۔"

ہمیں دھمکی دے کر او ایس نے اپنے پاس رکھا ہوا تھا۔۔۔"

سمروز نے بھی ہاتھ جوڑے معافی مانگی۔۔۔ پرو کی منہ پھیر گیا۔۔۔ اور وہ وقت یاد کرنے

لگا جب زی بے ہوش ہوئی تھی۔۔۔



ایک سال قبل

وکی کینیٹین میں داخل ہوا ہی تھا جب اس کی نظر زی اور ثمنی پر پڑی جہاں اور لوگ بھی دور سے گہرا لگا کر کھڑے تھے۔۔۔

وکی ابھی آگے بڑھ ہی رہا تھا کہ کوئی خالی ٹیبل دیکھ کر بیٹھ جائے۔۔۔ پر اس کے آگے

بڑھتے ہی چٹاخ کی آواز آئی اور وہ ایک لمحہ بھی ضائع کئے زی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

جیسے ہی وکی زی تک پہنچا زی زمین بوس ہونے کو تھی جسے وکی نے تھام لیا۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے زی دینا و معافیاں سے بیگانہ بے سود و کی کی بانہوں میں جھل گئی۔۔۔

"زی۔۔۔"

زی کے بے ہوش ہونے پر ثمنی منہ پر ہاتھ رکھے زور سے چلائی تھی۔۔۔

"آپ میرے ساتھ ایسے سہارا دیں۔۔۔ انہیں ہاسپٹل لے جانا ہو گا یہ تو بخار میں تپ رہی ہیں۔۔۔"

وکی عجلت میں ثمنی سے کہتا زی کو لیے آگے بڑھا۔۔۔ پر زی بالکل نڈھال سی ہو گئی تھی۔۔۔ چار و ناچار وکی نے زی کو گود میں اٹھایا اور گاڑی کی طرف بڑھا۔۔۔

"آپ انکے ساتھ پیچھے بیٹھے اور یہ پانی اور رومال اس سے پانی پٹی کریں تاکہ ان کا بخار کم ہو۔۔۔"

وکی زی کو بیک سیٹ پر لیٹا کر خود آگے سے پانی کی بوتل شمی کو پکڑیا اور اپنے جیب سے رومال نکال کر دیتے ہوئے کہا۔۔۔

اصل میں زی کو ریگنگ دیکھنے کا چن چڑھا تھا۔۔۔ بخار ہونے کے باوجود وہ یونی صرف ریگنگ دیکھنے کے لیے آئی تھی۔۔۔  
پراسے کیا پتہ تھا کہ اس کے ساتھ ہی ریگنگ ہو جائے گی۔۔۔



"ڈاکٹر انہیں بہت تیز بخار ہے۔۔۔ بے ہوش ہو گئی ہیں۔۔۔ پلیز جلدی سے چیک اپ کریں۔۔۔"



وکی ریش ڈرائیونگ کر کے فوری زی کو ہاسپٹل لے کر پہنچا اور ڈاکٹر کو سورتے حال سے آگاہ کیا۔۔۔

"جی ہم دیکھتے ہیں آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔"

ڈاکٹر نے کہا اور روم میں چلے گئے۔۔۔ زی کا چیک اپ کیا۔۔۔ دوائی اور مستقل آرام کرنے کا کہا۔۔۔

"کسی ہے میری دوست کیوں بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔"

ڈاکٹر روم سے باہر آیا تو ثمنی نے زی کے بابت استفسار کیا۔۔۔

"بخار اور ویکینس کی وجہ سے بی پی لو ہو گیا تھا اور وہ بے ہوش ہو گئی۔۔۔ خیر اب وہ ٹھیک

ہیں بس آرام کا خیال رکھیں اور کوئی اسٹریسٹ نہ لے۔۔۔"

ڈاکٹر نے بے ہوش ہونے کی وجہ بتائی اور خیال رکھنے کا کہہ کر چلے گئے۔۔۔

"چلیں آپ دونوں میں گھر چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔ آپ دو تین دن آرام کر لیں پھر یونی  
جوائن کریں۔۔۔"

وکی گھر چھوڑنے کا بول کر آگے بڑھا۔۔۔ دونوں اسے فلو کر رہی تھی تبھی وکی نے آرام  
کرنے کا بھی کہہ دیا۔۔۔



وکی کینیٹین میں بیٹھامانی کا ویٹ کر رہا تھا۔۔۔ جب زی اور شمی کی نظر وکی پر پڑی۔۔۔

"زی دیکھ وہی لڑکا جس نے ہماری ہلپ کی تھی۔۔۔"

شمی وکی کی طرف اشارہ کرتی زی سے بولی۔۔۔

"یہ ہے وہ اس دن میں نے ٹھیک سے دیکھا بھی نہیں تھا۔۔۔"

زی اس دن کو یاد کرتے ہوئے بولی۔۔۔

"ہاں تو چل اب اس دن ہم نے شکریہ ادا بھی نہیں کیا تھا۔۔۔ کیا سوچتے ہونگے کسی لڑکی  
تھی۔۔۔"

شمی زی کا ہاتھ پکڑ کر وکی کی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔۔۔

"السلام وعلیکم!

زی اور شمی نے ساتھ مؤدب انداز میں سلام کیا۔۔۔

"ہاں۔ آ۔ وعلیکم السلام۔۔۔"

وکی کنفیوژن میں آنا بانا کرتے سلام کا جواب دیا۔۔۔

"سوری ہمیں پریشانی میں خیال ہی نہیں رہا اور ہم آپ کو شکریہ بھی نہیں کہہ سکے۔۔۔"

نمی خود کو ملامت کرتی ہوئی وکی کا شکریہ کی۔۔۔"

"آپ لوگ بیٹھ جائیں پلیز۔۔۔"

وکی محویت سے ابھرا تو خیال آیا دونوں کب سے کھڑی ہے۔۔۔ تو جلدی سے بیٹھنے کو  
کہا۔۔۔

"آپ نے ہماری ہلپ کی میں مشکور ہوں آپ کی۔۔۔"

اتنے دیر میں زی نے اب کچھ بولا تھا اور پہلی بار وکی کے کان میں گھنٹی بجی تھی۔۔۔

مانی وکی کو ادھر ادھر ڈھونڈ رہا تھا کہ اس کی نظر دو لڑکیوں پر پڑی جن کی پشت مانی کی طرف تھی۔۔۔ لڑکیوں کا تعاقب کرتے اسے وکی نظر آیا۔۔۔ پر مانی کو جھٹکا لگا۔۔۔ وکی اور وہ بھی کسی لڑکی کے ساتھ بیٹھا ہے۔۔۔ مانی حیرت انگیز طور پر وکی کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔



"طبیعت ٹھیک ہے تے۔۔۔"

مانی وکی کی پشت پے دھپ لگاتے بول رہا تھا کہ سامنے بیٹھی زی روح کو دیکھتے ہو نقوں کی طرح تنکنے لگا۔۔۔ آدھی بات اس کے منہ میں ہی رہ گئی تھی۔۔۔

"کیا کرتا ہے بھائی۔۔۔ کہا تھا کب سے میں یہاں بیٹھا ہوا ہوں۔۔۔"

مانی کی غیر ہوتی حالت دیکھ کر وکی نے پوچھا۔۔۔ پر مانی تو کسی میں اتنا کھوسہ گیا تھا کہ کچھ بھی سننے سمجھنے کی صلاحیت نہ رہی تھی۔۔۔

"اچھا اب ہم چلتے ہیں۔۔۔ ایک بار پھر شکریہ۔۔۔"

زی مانی کے اس طرح ٹٹکی باندھے نمی کو دیکھنے کی وجہ سے واک آؤٹ کرنا چاہی۔۔۔

"کیوں اتنی جلدی کیا ہے۔۔۔ میرا مطلب میں تو ابھی آیا ہوں۔۔۔"

"مافی کیا ہوا۔۔۔"

وکی نے مانی کو زور کا کمر پے دھمو کا جھڑتے ہوئے کہا۔۔۔

"وہ-یہ-میں-نہیں-تو---نہیں کچھ بھی نہیں ہوا مجھے۔۔۔"

مانی بوکھلاہٹ میں نا جانے کیا کیا بول رہا تھا۔۔۔

"~~~~~"

ایک ساتھ شمی زی اور وکی ہنس پڑے اور مانی خفت سے نظریں جھکا گیا۔۔

"یار یہ شمینہ اور زینت ہے۔۔۔ تو کسے جانتا ہے انہیں۔۔۔"

مانی وکی کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا۔۔۔

"کیا مطلب تو کسے جانتا ہے۔۔۔"

وکی حیرت سے پوچھا۔۔۔

"ابے ڈبے۔۔۔ ایک میری والی ہے ایک تیری والی۔۔۔"

مانی نے ایک بار پھر وکی کے کان میں رازداری سے سرگوشی کی۔۔۔

"کک۔۔۔ کی۔۔۔ کیا۔۔۔"

وکی کے تو سر پے بم دھماکہ ہوا تھا۔۔۔ حیرت سے اسکا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔ کیونکہ اسے صوفیہ بیگم نے پیک دیکھائی تھی پر اس نے دھیان نہیں دیا تھا۔۔۔ اور اب وہ یہ سوچ رہا تھا کہ کبھی میں نے غلط جگہ تو دل نہیں لگا لیا۔۔۔



حال

"ہمیں معاف کر دو۔۔۔ ہم زینت سے بھی مانگنے کو تیار ہیں۔۔۔"

وجی اور سیم آگے بڑھتے وہی مانی اور حادی کے سامنے ہاتھ جوڑے ایک بار پھر معافی مانگنے لگے۔۔۔

"خبردار جو دوبارہ اپنی گندی زبان سے میری بیوی کا نام لیا تو۔۔۔ حلق سے زبان کھینچ

لو نگا۔۔۔"

وہی آپے سے باہر ہو چکا تھا غصہ حد سے سوا تھا۔۔۔

"وکی چھوڑ معاف کر دے۔۔۔ معاف کر دینے سے کوئی چھوٹا نہیں ہو جاتا۔۔۔ اس بات

کو یہی دفن کر دے۔۔۔"

حادی وکی کا بازو مضبوطی سے تھامے اسے کوئی بد فعلی کرنے سے روکے ہوئے سمجھانا

چاہا۔۔۔

"حادی ٹھیک کہہ رہا ہے وکی۔۔۔ جب اللہ ہمیں معاف کر دیتا ہے تو ہم اس کے سامنے کیا

اوقات رکھتے ہیں۔۔۔ معاف کر دے اور بات یہی ختم کر۔۔۔"

مانی نے بھی حادی کی تائید کی اور وکی کو اپنے طرز سے بھی سمجھانا چاہا۔۔۔

"معاف کیا میں نے۔۔۔ آئندہ مجھے تم دونوں ہمارے آس پاس بھی بھٹکتے نہ نظر

آؤ۔۔۔"

وکی معافی دیتے ہوئے دھاڑا تھا۔۔۔



"بہت شکریہ مہربانی ہم کبھی تم لوگوں کو نظر نہیں آئیں گے ہم اپنا راستہ بدل لیا کریں گے

جس راستے سے گزرنے پر تم لوگوں کو دیکھ نہ سکو۔۔۔"

وجی نے بھرے ہوئے لہجے میں ندامت سے کہا۔۔۔

"سران دونوں کو آپ چھوڑ دیں۔۔۔ اویس کے خلاف ہم خود بھی کھڑے ہونگے۔۔۔"

مانی ایس پی شاکر سے کہا۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر ان دونوں کو ہم آپ کی ضمانت پر چھوڑ رہے ہیں۔۔۔ یہاں پر سائن کر

دیں۔۔۔"

ایس پی نے بیل پیپر زپر سب کے سائن لیے۔۔۔ اور سیم وجی کو رہا کر دیا۔۔۔ اویس کو

لاکپ میں ڈال دیا گیا اور باقی سب اپنے گھر کے لیے نکل گئے۔۔۔



اویس کے پاپا کو کال کیا جا رہا تھا پر ان کا نمبر ناٹ ریجیٹل بتا رہا تھا۔۔۔ پھر اویس کے گھر  
کال کیا گیا تو پتہ چلا اویس کے ماما پاپا آؤٹ آف کنٹری ہیں۔۔۔ اور دو دن سے پہلے رابطے کا  
کوئی امکان نہیں۔۔۔ لحاظہ اویس کو لاکپ میں رکھا گیا۔۔۔

"سر پلیز مجھے معاف کر دیں میں سارے کام چھوڑ دوں گا۔۔۔"

وسی کو کوئی راستہ نظر نہ آیا تو معافیاں مانگنے کا ڈھونگ رچانے لگا۔۔۔

"چپ کر کے اندر سڑ دو دن بعد تیرا باپ آکر ہی تیری ضمانت کروا سکتا ہے۔۔۔"

انسپکٹر جاوید نے برہمی سے کہا۔۔۔

سر میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا سر آپ مجھے وہ لادیں۔۔۔ ورنہ میں مر جاؤنگا۔۔۔"

اولیس کو رات سے لاکپ میں بند رکھا تھا۔۔۔ اب اسے اپنے نشے کی ضرورت پڑ گئی تھی۔۔۔ بلا آخر اس کا برداشت جواب دے گیا تھا۔۔۔ اسے نشہ آور چیز کی ضرورت تھی ورنہ اس کی حالت غیر ہوتی جاتی۔۔۔

"اب تو بات سیدھے تیرے باپ سے ہوگی۔۔۔ باپ اتنا شریف آج تک کبھی کوئی غلط کام نہ کیا اور تیری جسی اولاد کو تو ڈب مر جانا چاہیے تھا۔۔۔"

انسپکٹر جاوید نے ملائمت کرتے کہا۔۔۔

"آپ لوگوں کو جتنا پیسا چاہیے میں دینے کو تیار ہوں بس ایک بار مجھے باہر نکال دیں۔۔۔"

وسی نے ملتی ہوتے کہا۔۔ اور بے ہوش ہو گیا۔۔

"سر پلیز آپ جلدی آجائیں او ایس شیراز بے ہوش ہو گیا ہے۔۔"

جاوید نے ایس پی کو کال کر کے جلدی آنے کا کہا۔۔ ایس پی رات گھر کے لیے نکل چکے

تھے۔۔۔



قبل

"کیا ہوا بھائی۔۔ آپ کا منہ کیوں کھلا ہے۔۔"

شمی وکی کا منہ کھلا دیکھ حیرت سے بولی۔۔

"اب جواب دے اپنی بھابھی کو۔۔۔"

مانی پھرو کی کے کان میں سرگوشی کیا۔۔۔

"کچھ نہیں بھابھی خوشی سے منہ کھل گیا تھا۔۔۔"

مانی کی بات پرو کی کو سمجھ آ گیا تھا کہ اس سے کوئی بھی غلطی سرزد نہیں ہوئی۔۔۔ وہ خوشی سے آنکھوں میں شرارت لیے نئی کو بھابھی کہہ دیا۔۔۔

وکی کے ایسے اچانک بھابھی کہنے پر جہاں زی اور نئی حیرت سے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔ وہی مانی نے زور سے اپنا سر پیٹ لیا۔۔۔

"یہ کیا طریقہ ہے۔۔۔ ہم آپ کو ایک شریف صفت انسان سمجھ کر شکریہ کرنے آئے تھے۔۔۔ اور آپ اپنی اوجھی حرکت پر اتر آئے۔۔۔"



زی غصے سے وہی کو گھورتے ہوئے کھری کھوٹی سنا کر نمی کا ہاتھ پکڑے آگئے بڑھنے لگیں۔۔۔

"رک جاؤ ثمنہ۔۔۔"

مانی کھڑے ہو کر نمی کو نام سے پکارا تو ایک بار پھر زی کو مرچی لگی کے نام بھی پتہ کروالیا۔۔۔

"کیسے انسان ہیں آپ لوگ ہر آتی جاتی لڑکی کے عشق میں گائل ہو جاتے ہیں۔۔۔"

زی برہمی سے بولتی آگے بڑھنے لگی۔۔۔

"میری بات سن کر جاؤ مس زینت۔۔۔"

مانی کے نام لینے پر زی کے تو سر پر لگی تلے پر بجھی۔۔۔

"آپ نے ہمارے بارے میں انفورمیشن نکال رکھا ہے۔۔۔ اور کیا کیا جانتے ہیں۔۔۔"

زی واپس ٹیبل پر آتی ہوئی بولی۔۔۔ ثمنی اسے مسلسل روک رہی تھی پر زی چپ ہو جائے  
تو کیا ہی بات ہو۔۔۔

"مس زینت میرے دوست نے بھا بھی آپ کو نہیں ثمنینہ کو کہا ہے۔۔۔ کیا آپ نے مجھے  
ابھی تک پہچانا نہیں۔۔۔ یا پہچانا ہی نہیں چاہتی۔۔۔"

مانی کو ثمنی کا چپ رہنا نجل کر رہا تھا تو وہ زی سے بول کر ثمنی کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔



سلمان کی پھپھو کا گھر شمی زی کے گھر کے برابر میں ہی تھا۔۔۔ مانی جب بھی پھپھو کے گھر جاتا تو اسے چھوٹی سی پیاری سی لگ بھگ اپنے سے 2/1 سال چھوٹی ثمنینہ بہت کیوٹ لگتی تھی۔۔۔ اور یہ پیاری اور کیوٹ بچی جیسے جیسے بڑی ہو رہی تھی اور بھی خوبصورت ہو گئی تھی۔۔۔

مانی پڑھائی میں بڑی ہونے کی وجہ سے تقریباً 5 سال بعد ایک دن اچانک سے اسے ماما کو لے کر پھپھو کے گھر جانے کا اتفاق ہوا۔۔۔ جیسے ہی وہ گلی میں گھسا سامنے سے ثمنینہ اپنی ماما اور بہنوں کے ساتھ کہی جا رہی تھی۔۔۔ مانی کی نظر پڑتے ہی مانی نے اچانک بائیک کو بریک لگائی۔۔۔ خیر سے شازیہ بیگم نے بروقت مانی کو مضبوطی سے پکڑ لیا تھا۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے بیٹا! کچھ ہو جاتا تو۔۔۔"

شازیہ بیگم نے مانی کو شرمندہ کرنا چاہا۔۔۔ پر وہ تو کہی اور ہی کھویا ہوا تھا۔۔۔ شازیہ بیگم نے مانی کی طرف دیکھا تو وہ کسی اور بڑے انہماک سے تکیے جا رہا تھا۔۔۔ شازیہ بیگم نے مانی

کی نظروں کا تعاقب کیا تو انہیں سامنے سے گزرتی سبینہ بیگم دیکھی ساتھ میں انکی بیٹیاں  
بھی تھی۔۔۔

"کک کیا ہوا موم۔۔۔"

شازیہ بیگم نے مانی کے سر پر چپت لگائی تب وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔

"کچھ نہیں ہوا۔۔۔ ابھی تو بہت کچھ ہونا باقی ہے۔۔۔ میں بات کرونگی سلطانہ آپا  
سے۔۔۔"

شازیہ بیگم نے ذومعنی کہا۔۔۔

"کیا سچ میں ماما۔۔۔"

مانی خوشی سے نہال ہو گیا تھا۔۔۔

"سب یہی فائنل کرنا ہے یا کچھ اندر کے لیے بھی چھوڑنا ہے۔۔۔"

شازیہ بیگم نے ایک بار پھر مانی کے سر پر چپت لگائی۔۔۔ اور پھر دونوں ہنستے ہوئے اندر چلے گئے۔۔۔



دو دن بعد باقاعدہ شازیہ بیگم اور سلطانہ آپاسبینہ بیگم کے گھر مانی کا رشتہ لے کر گئی تھی۔۔۔ پہلے ہی سلطانہ آپاسبینہ بیگم کے گھر اطلاع دے چکی تھی تو سبینہ بیگم نے بھی آنے کی دعوت دے دی تھی۔۔۔

"السلام وعلیکم!۔۔۔"



سبینہ بیگم خود دروازہ کھولیں تھی۔۔ سامنے سلطانہ آپا کو دیکھ کر سلام کی۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔" کسی ہو سبینہ۔۔۔؟"

سلطانہ آپا سلام کا جواب دیتی حال احوال دریافت کرتے گھر کے اندر آئیں۔۔۔

"جی اللہ کا شکر ہے سب ٹھیک ہے۔۔۔ آپ سنائیں۔۔۔"

سبینہ بیگم نے بھی چھوٹے سوال دہرایا۔۔۔

"جی الحمد للہ۔۔۔ یہ میری بھابھی ہیں۔۔ دیکھا تو ہو گا آپ نے اکثر اوقات اتی جاتی رہتی

ہیں۔۔۔ اور یہ انکی پروسن ہیں صوفیہ نام ہے۔۔۔"

سلطانہ آپا نے شازیہ اور صوفیہ بیگم کا تعارف کروایا۔۔۔

"السلام وعلیکم۔۔۔"

زینب بیگم روم میں داخل ہوتی سلام کریں۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔۔"

سب نے مشترکہ جواب دیا۔۔۔ صوفیہ بیگم شازیہ بیگم کی طرف دیکھ کر آبرو اچکا کر پوچھنا  
چاہیں کون ہے۔۔۔

"یہ زینب ہیں ہمارے پروس میں رہتی ہیں۔۔۔"

سبینہ بیگم اشارہ سمجھ کر تعارف کروائیں۔۔۔

سلطانہ آپا نے بتایا کہ ثمنینہ تین بھائی تین بہن ہیں۔۔۔ بڑے دو بھائی اور دو بہن کی شادی  
ہو گئی ہے۔۔۔ اب ثمنینہ ہے اور اس سے چھوٹا ایک بھائی ہے۔۔۔ اور سلمان دو بھائی دو

بہن ہیں۔۔۔ سب کی شادی ہو گئی بس اب سلمان ہی ہے۔۔۔ تھوڑی بات چیت کے بعد  
سبینہ بیگم اٹھ کھڑی ہوئی تاکہ ثمنینہ کو لا سکیں۔۔۔

"السلام وعلیکم۔۔۔"

ثمنینہ چائے کا ٹرے لیے روم میں داخل ہوئی تو زینب بیگم آگے بڑھ کر اس سے ٹرے لیتی  
سینٹر ٹیبل پر رکھ دیں۔۔۔

"بیٹا یہاں ہمارے پاس آ کر بیٹھو۔۔۔"

شازیہ بیگم اپنے برابر میں جگہ بناتی تھی کو اپنے پاس بلائیں۔۔۔

"السلام وعلیکم۔۔۔"

زی چہکتی ہوئی ناشتے کے لوازمات لیے روم میں داخل ہوئی اور زور سے سلام کی اس کی  
آواز سے ہی پتہ چل رہا تھا وہ کتنی خوش ہے اپنی دوست اپنی جان سے عزیز کے لیے۔۔۔

"یہ میری بیٹی ہے زینت۔۔۔"

سب نے سلام کا جواب دیا۔۔۔ تو زینب بیگم نے زی کا بتایا۔۔۔

"بہت پیاری ہے۔۔۔ ماشاء اللہ۔۔۔"

صوفیہ بیگم کو زی پہلی نظر میں بھاگئی کے ایک لمحہ بھی ضائع کئے انکے ذہن میں وکی کا خیال  
عود آیا۔۔۔

"شکر یہ آنٹی یہ لیس کباب کھائیں ثمنی نے اپنے ہاتھوں سے بنائے ہیں۔۔۔"

زی صوفیہ بیگم کی نظریں خود پر محسوس کرتی گرڑ بڑا گئی تھی اس لیے جلدی سے انکے سامنے  
کباب کر دیے۔۔۔ اور خود نود و گیارہ ہو گئی۔۔۔

"جاؤ بیٹا آپ کو دیر ہو رہی ہو گی نہ۔۔۔"

سبینہ بیگم ثمنی کو جانے کا اشارہ کرتی ہوئی بولیں۔۔۔

"دوستوں کا گیٹ ٹو گیدر ہے ایک دوست کا "اے ون" گریڈ بنا ہے تو بس سب کے  
ساتھ خوشی بانٹنے کے لیے ان دونوں کو بھی بلایا ہے۔۔۔"

زینب بیگم نے دو ٹوک انداز میں سچ بتایا۔۔۔

"اوہ یہ تو اچھی بات ہے بچوں کو ایسے چھوٹے چھوٹے لمحے ہی آگے جا کر خوشی دیتے  
ہیں۔۔۔"



صوفیہ بیگم نے متانت سے کہا۔۔۔



"آپ کی بیٹی کا رشتہ لگ گیا ہے۔۔۔"

جب سب باتیں ہو گئی تو صوفیہ بیگم نے زینب بیگم کو مخاطب کیا۔۔۔

"جی نہیں میری تین بیٹی ہے دو اپنے گھر کی ہو گئی ہیں۔۔۔ زی چھوٹی ہے اور اپنے بابا کی جان۔۔۔ بس اس کے بابا کو ابھی تک کوئی لڑکا اپنی بیٹی کے لیے پسند نہیں آیا۔۔۔ یا کہہ لیں وہ خود ابھی نہیں چاہتے۔۔۔ رشتے تو بہت آئے۔۔۔"

زینب بیگم نے صاف دل سے بتایا۔۔۔

"آپ برانہ مانیں تو میں ایک بات کہنا چاہ رہی ہوں۔۔۔"

صوفیہ بیگم تمسید باندھنے لگی۔۔۔

"برا کیوں لگے گا آپ بولیں کیا بات کہنا چاہ رہی۔۔۔"

زینب بیگم کو سمجھ تو آگیا تھا پر خود کیسے بول سکتی تھی۔۔۔ اس لیے صوفیہ بیگم کو برانہ لگنے کا یقین دلاتے ہوئے بولیں۔۔۔

"آپ کی بیٹی بہت پیاری ہے اسے دیکھتے ہی مجھے اپنے بیٹے کا خیال آیا۔۔۔ تو۔۔۔"

صوفیہ بیگم ایک بار پھر زری کی تعریف کرتے ہوئے بات ادھورا چھوڑ دیں۔۔۔

"یہ بات میرے دماغ میں کیوں نہیں آیا۔۔۔ اپنا وقاص بھی تو ہے بلکل مانی کی

پر چھائی۔۔۔"

سلطانہ آپا سوچ کر ہی خوش ہو گئی۔۔۔ اور پھر بولیں۔۔۔

"ماشاء اللہ ایک بار دیکھا تھا میں نے کچھ سال پہلے سلمان کے ساتھ آیا تھا آپا کے گھر آپا نہیں تھی تو میرے گھر پوچھ رہا تھا۔۔۔ چابی میرے گھر تھی تو میں نے اسے دیا تھا۔۔۔"

سبینہ بیگم وقاص کو تصور میں یاد کرتی بتا رہی تھی۔۔۔

"میں زی کے بابا سے بات کرونگی اس بارے میں۔۔۔"

زینب بیگم کو صوفیہ بیگم کی پر سنیلٹی بات چیت کا طریقہ سب ہی موزب لگا تو بول گئی۔۔۔

"جی یہ میرا بیٹا ہے۔۔۔"

صوفیہ بیگم اپنا فون زینب بیگم کو تھاماتے ہوئے بتائیں۔۔۔

"ماشاء اللہ بہت اچھا ہے۔۔۔"

زینب بیگم ستائشی نظروں سے وکی کی تصویر دیکھ کر سرہائے بغیر نہ رہ سکیں۔۔۔ تو صوفیہ  
بیگم نے شکریہ ادا کیا۔۔۔

"میں بات کرتے ہی آپ کو اطلاع کر دوں گی۔۔۔"

زینب بیگم کو وکی پسند آیا تھا تو دوبارہ بول گئی۔۔۔



حال

ایس پی کو پولیس اسٹیشن پہنچنے میں ایک گھنٹے لگ گئے تھے۔۔۔ آتے ہی وسی کو جھنجھوڑ کر اٹھانے کی کوشش کرنے لگے قریب آدھے گھنٹے سے وہ ہوش میں لانے کی تگ و دو میں لگے رہے پروسی کو ہوش نہ آیا۔۔۔

"جاوید ہاسپٹل لے چلو ایسے۔۔۔"

ایس پی شا کرنے حکم جاری کیا۔۔۔

"جی سر۔۔۔"

خاوید سر کو جنبش دیتے ہوئے باہر کو نکلا۔۔۔

"کس کی کال ہے حادی۔۔۔"



سب سحری سے فارغ ہو کر اب گھر کی راہ لے رہے تھے۔۔۔ اسی پل حادی کا فون تواتر سے بجنے لگا۔۔۔ صائمہ رنگ ہونے پر حادی سے پوچھی۔۔۔

"ایس پی کی کال ہے۔۔۔ پتہ نہیں کیوں کال کیا ہے۔۔۔"

سب کی نظریں حادی پر ٹکی تھی حادی جواب دیتا کال ریسیو کیا۔۔۔

"جی سرجی ہم کچھ دیر میں پہنچ رہے ہیں۔۔۔"

حادی عجلت میں جواب دیتے کال کٹ گیا۔۔۔ تو سب اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے۔۔۔

"ہمیں ہاسپٹل جانا ہو گا وائس کی حالت ٹھیک نہیں اور اس کے ماما پاپا سے کوئی کونٹیک نہیں ہو پارہا ہے۔۔۔ ایک کام کر مانی تو سب کو گھر چھوڑ کر وہاں پہنچ ہم یہی سے نکلتے ہیں۔۔۔"

حادی کال پے جو بات ہوئی بتا کر مانی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"ٹھیک ہے میں چھوڑ آتا ہوں مجھے بتا دینا پہنچ کر کیا معاملہ ہے۔۔۔"

مانی حادی کی بات سمجھ کر سب کو لے کر نکل گیا۔۔۔

"میں بھی چلتا ہوں۔۔۔ تم لوگوں کے ساتھ۔۔۔"

حادی اپنی بائیک اسٹارٹ کرتے ہوئے بولا۔۔۔



"جی سر کیسی طبیعت ہے اب او ایس کی۔۔۔"

وکی کی نظر ایس پی پر پڑی تو آگے بڑھ کر پوچھا۔۔۔

"ہی اس ان کو مہ۔۔۔"

اسی وقت ڈاکٹر روم سے نکلتے ہوئے بتائیں۔۔۔

"کیا پر کیسے وہ تو بس بے ہوش ہوا تھا چند گھنٹے قبل۔۔۔"

ایس پی متحیر سے کیفیت میں ڈاکٹر سے کہا۔۔۔

"جی وہ نشہ آور چیز بہت زیادہ مقدار میں لے رہا تھا۔۔۔ 24 گھنٹے سے زیادہ وہ اپنے نشہ سے دور نہیں رہ سکتا۔۔۔ اور اسے 48 گھنٹے سے اوپر ہو گیا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے یہ

برداشت نہ کر سکا اور بے ہوش ہو گیا۔۔۔ بروقت علاج نہ ملنے سے کومہ میں چلا گیا

ہے۔۔۔"

ڈاکٹر نے اولیس کے بابت ساری بات تفصیل سے بیان کیا۔۔۔

"پر یہ ہوش میں کب تک آجائے گا۔۔۔"

حادی کے گلے میں گلی ابھر کے معدوم ہوا تھا۔۔۔

"ابھی کچھ نہیں کہا جاسکتا۔۔۔ ہوش آج کل یا پھر کبھی بھی آسکتا ہے۔۔۔ آپ انکے گھر

والوں کو انفارم کریں جلد سے جلد۔۔۔"

ڈاکٹر کہتے آگے بڑھ گئے۔۔۔

سب ایک نظر اویس کو دیکھ کر اپنے گھر کو ہو لیے۔۔۔ ایس پی شا کرنے دو اہلکاروں کو  
تعینات کیا اور خود بھی گھر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔



دو دن بعد اویس کے ماما پاپا واپس آئے تو انہیں اپنے نوکروں سے اویس کے متعلق  
معلومات ملے۔۔۔ وہ دونوں گھر کے لانچ پر کھڑے ساری بات سن رہے تھے۔۔۔ اور  
ہاسپٹل کا نام سنتے اٹے قدموں واپس گھر سے نکلتے چلے گئے۔۔۔

"ڈاکٹر میرے بیٹے کو کیا ہوا ہے یہ ہوش میں کیوں نہیں آرہا۔۔۔"

شیراز صاحب والہانہ انداز میں ڈاکٹر سے استفسار کر رہے تھے۔۔۔ دوسری طرف مسز  
شیراز بے آواز روئے چلی جا رہی تھی۔۔۔



"ہی اس ان کو مہ۔۔۔"

ڈاکٹر نے پشتوار نہ انداز میں کہا۔۔۔ یہ سنتے ہی شیراز صاحب کرسی پر ڈھ گئے۔۔۔

"انکل خود کو سنبھالیں آنٹی بھی گم سم بیٹھی ہیں۔۔۔ دعا کریں اللہ سب بہتر کرنے والا ہے  
بس ہمارے دعا کرنے کی دیر ہے۔۔۔"

حادی مانی کی اور عادی آج دو دن بعد اویس کو دیکھنے آئے تھے اسی وقت شیراز صاحب اور  
مسز شیراز پہنچی تھیں۔۔۔۔

"ایس پی صاحب میرے بیٹے سے غلطی ہوئی بلکہ انجانے میں گناہ ہو گیا۔۔۔ میں آپ کے  
آگے ہاتھ جوڑتا ہوں میرے بیٹے کو معاف کر دیں۔۔۔"

شیراز صاحب ایس پی کے آگے ہاتھ جوڑے معافی مانگ رہے تھے۔۔۔ اپنے ایک لوتے  
بیٹے (جو بہت ہی منت مرادوں سے ملا ہے) کو کھونا نہیں چاہتے تھے۔۔۔

"آپ اٹھیں یہ کیا کر رہے۔۔۔ ہم آپ کو اچھی طرح جانتے ہیں آپ کتنے سلجھے اور  
صوہر ہیں۔۔۔ ہمیں آپ سے کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔"

ایس پی نے شیراز صاحب کو کندھے سے پکڑ کر کھڑا کرتے ہوئے کہا۔۔۔ ہم آپ کے  
بیٹے پر کوئی پرچا نہیں کاٹ رہے بس اب آپ ایسے سنبھال لیں۔۔۔ نکسٹ کبھی بھی کچھ ہوا  
میں بناوارنگ لے جاؤنگا اور زمانت پر ص نہیں چھوڑونگا۔۔۔

شیراز صاحب بہت سلجھی طبیعت کے مالک تھے۔۔۔ بس پتہ نہیں کہا ان سے کوئی غلطی  
سرزد ہوگی جس کی سزا انکے بیٹے کے روپ میں مل رہی۔۔۔ وہ یہی سب سوچ رہے  
تھے۔۔۔ جب انہیں مسز شیراز کا خیال آیا اور اگلے پل وہ انہیں سینے سے لگائے چپ  
کرانے لگیں۔۔۔ اور سمجھا رہے تھے رونے کا وقت نہیں بس اللہ سے بیٹے کی خیریت مانگو  
بیٹے کی غلطیوں کی معافی مانگوں اللہ بہت بڑا ہے۔۔۔ ہمیں معاف کر دیگا۔۔۔



قبل

"مانی گھر پے رہنا تھوڑی دیر میں مہمان آتے ہی ہونگے۔۔۔"

شازیہ بیگم مانی کو گھر میں داخل ہوتے دیکھ کر بولیں۔۔۔

"جی موم۔۔۔"

مانی زینے چھڑتا ہوا بولا۔۔۔

"السلام وعلیکم۔۔۔" اندر آئیں۔۔۔"

شازیہ بیگم مہمانوں سے مصافحہ کرتے اندر آنے کہا۔۔۔

"یہ شمینہ کے پاپا جہانگیر صاحب ہیں۔۔۔ اور یہ زینت کے پاپا ضامن صاحب ہیں۔۔۔"

"السلام وعلیکم۔۔۔"

مانی آکر سب کو سلام کیا اور ضامن صاحب اور جہانگیر صاحب سے بگل گیر ہوا۔۔۔

"مانی بھائی آپ کے دوست و قاص بھائی آئیں ہیں۔۔۔"

کرن آکر بتائی۔۔۔

کرن سلطانہ آپا کی چھوٹی بیٹی ہے۔۔۔ سلطانہ آپا کو کوئی کام پڑ گیا تھا جس کی وجہ سے انہوں نے کرن کو سبینہ بیگم کے ساتھ مانی کے گھر بھیجا تھا۔۔۔

"بیٹا اندر بلا لاؤ کی کو۔۔۔"

مانی کچھ کہتا اس سے پہلے شازیہ بیگم نے اسے اندر بلانے کا کہہ دیا۔۔۔

اصل میں ضامن صاحب کو بھی وکی پسند آیا تھا تو وہ بھی ملنے کا کہہ دیے۔۔۔ وکی بڑی تھا جس کی وجہ سے صوفیہ بیگم اسے کچھ بھی بتانہ سکی۔۔۔ اور اب اس کا نام سن کر شازیہ بیگم نے لگے ہاتھوں اسے بھی ملوانے کا سوچ کر اندر بلایا۔۔۔

"السلام وعلیکم۔۔۔"

وکی مصافحہ کرتا مانی کے پاس بیٹھ کر آبر و اچکا کر اس سے پوچھنا چاہا یہ کون ہیں۔۔۔

"میرے ساتھ ساتھ تیرا بھی گھوڑی چھڑنے کا بندوست ہو رہا ہے۔۔۔"

مانی ایک آنکھ دباتے وکی کے کان کے پاس سرگوشی کے انداز میں بولا۔۔۔

"بیٹا بڑی تو نہیں تھے میں نے بلا لیا۔۔۔"



وکی مانی کو گھورتی سے نواز ا بھی کچھ کہتا کہ شازیہ بیگم کی آواز میں انکی طرف رخ کر  
گیا۔۔۔

"جی آنٹی مانی سے ہی کام تھا پھر گھر ہی جا رہا تھا۔۔۔"

وکی جو منہ میں آیا بول گیا۔۔۔ اور مانی منہ دوسری طرف کرتے اپنی ہنسی روکنے لگا۔۔۔

ساری باتیں ہو گئی تھی مانی وکی دونوں ہی پسند آ گئے تھے اور دونوں کی بات پکی ہو گئی  
تھی۔۔۔ بس صوفیہ بیگم نے تھوڑا ٹائم مانگا تھا کہ وہ وکی سے ایک بار بات کر لیں۔۔۔ تو  
ضامن صاحب نے بھی کہا زلی سے ایک بار پوچھنا چاہتے ہیں۔۔۔

یونی سے آکر دو دن تک زلی بیمار تھی تو زینب بیگم اس سے کچھ پوچھ نہ سکی۔۔۔ اور وکی ان  
دونوں تھوڑا زیادہ بڑی تھا اس لیے صوفیہ بیگم نے جو پیک دیکھائی اس نے دھیان نہ دیا  
تھا۔۔۔

(اور اب جب زی اور ثمنی وکی کو شکریہ کہنے آئی تھی۔۔۔ مانی آیا اسی پل ثمنی اسے پہچان گئی تھی اور زی کا ہاتھ بار بار دبا رہی تھی پر زی تو زی ہے اپنی ہی کرتی ہے۔۔۔ جب زی ثمنی کو لیے آگے بڑھ گئی ثمنی نے دل سے شکر کیا پر اگلے ہی پل مانی کی آواز پر اس کی سانس ہی بند ہونے کو تھی۔۔۔)

زی اپنی نظریں جھکائے آگے بڑھ گئی اور وکی اسے دور تک جاتا دیکھتا رہا۔۔۔ مانی کی آواز پر وکی ہوش کی دنیا میں واپس لوٹا تھا۔۔۔



حال

چار دن گزر گئے تھے۔۔۔ آج پانچواں دن تھا۔۔۔ پندرہویں رمضان المبارک  
تھیں۔۔۔ جب وہ کی مانی عادی اور حادی اویس کو دیکھنے ہاسپٹل گئے تھے افطار کے بعد۔۔۔  
وہاں پہنچ کر اویس کے ماما پاپا سے خیریت دریافت کی۔۔۔

"کون ہو تم۔۔۔"

یاسیت سے پوچھا گیا۔۔۔

"ہم تمہیں اپنے ساتھ لے جانے آئیں ہیں۔۔۔ تمہارا ٹائم پورا ہوا۔۔۔ اس دنیا سے اس

دنیا تک کا سفر اپنے اختتام کو پہنچا۔۔۔"

پر طیش لہجہ مخدوم المکان کہا گیا۔۔۔

"نہیں نہیں میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤنگا۔۔۔ مجھے واپس جانے دو۔۔۔"

قطعیت سے کہا گیا۔۔۔

"اب کچھ نہیں ہو سکتا انسان کو جب موقع ملتا ہے تب وہ عیش و عشرت میں مبتلا اپنا آخری ٹھکانہ بھولے اپنا من موجی بنا بے معنی بے مقصد زندگی گزارنے لگتا ہے۔۔۔ تمہیں بھی کی مواقع فراہم کئے گئے تم نے بے فکری سے ان مواقع کو اپنے ہی ہاتھوں گوا دیا۔۔۔ تمہارے پاس کوئی اوپشن نہیں ہمارے ساتھ چلنے کے علاوہ۔۔۔" ملائمت کی گئی۔۔۔ تاسف بھری نظروں سے دیکھا گیا تھا۔۔۔

"م۔م۔م۔ میں کہی نہیں جاؤنگا۔۔۔ پ پل پلیر مجھے معاف کر دیں۔۔۔ مجھے جانے دیں۔۔۔ میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں۔۔۔ ماں۔۔۔"

ہچکیوں کے بیچ بولنے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔ اور آخری لفظ ماں ہی نکلا۔۔۔ انسان چاہے جتنا کچھ کر لے جتنا بھی بڑا ہو جائے وہ پکارتا ماں کو ہی ہے۔۔۔

"اب کچھ نہیں ہو سکتا تم نے سمجھنے میں دیر کر دی اب تمہیں ہمارے ساتھ چلنا ہی پڑے گا۔۔۔"

اس کے ایک ہاتھ کو اپنی تحویل میں لے لیا گیا تھا۔۔۔

"ماما مجھے بچالیں میں آج سے ابھی سے سب توبہ کرتا ہوں۔۔ میں آپ سب سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔۔ ماما ایک بار مجھے بس ایک بار بچالیں۔۔۔"

اویس نے اپنی ساری قوت لگادی اور ان سفید پوش سے اپنے ہاتھ آزاد کروا لیے۔۔۔

مسز شیراز نے غیر محسوس سے احساس میں اویس کا ہاتھ زور سے پکڑ لیا۔۔۔ جیسے انھیں محسوس ہوا ہوا اویس کے ماما کہہ کر پکارنے کا۔۔۔ انکی ہاتھوں میں صاف لرزش در آئی۔۔۔ اسی پل اویس کے جسم میں حرکت ہوئی۔۔۔ شر از صاحب ڈاکٹر کو بلانے نکل پڑے۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**



"مبارک ہو آپ کا بیٹا واپس اپنی دنیا میں آ گیا ہے۔۔۔ مطلب اب ایسے مشین کی ضرورت نہیں۔۔۔"

ڈاکٹر نے متانت سے کہا۔۔۔ اور روم سے چلے گئے۔۔۔

"ماما پاپا مجھے معاف کر دیں میں بہت برا ہوں بہت برا آپ دونوں کو کتنا پریشان کرتا ہوں۔۔۔ مجھے معاف کر دیں۔۔۔ آئندہ ایسی کوئی حرکت نہیں کرونگا جس سے آپ دونوں کو شرمندہ ہونا پڑے بس ایک بار اپنے اس گناہ گار بیٹے کو معاف کر دیں۔۔۔"

اویس کے ہوش پوری طرح بحال ہوئے تو اپنے ماں باپ سے لپٹ کر رونے لگا اور معافی تلافی کرنے لگا۔۔۔

"میرا بیٹا مجھے واپس مل گیا مجھے کوئی شکوہ کلا نہیں۔۔۔ یا اللہ! میرے بیٹے کے گناہ بخش دے۔۔۔ آمین۔۔۔"

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

مسز شیرازوسی کے پیشانی کا بوسہ لیتے ہوئے اللہ سے دعا کی جس پر شیراز صاحب نے بھی آمین کہا۔۔۔

"بیٹا ہم سجدہ شکر ادا کر کے آتے ہیں جب تک تم لوگ ہمارے بیٹے کا خیال رکھنا۔۔۔ اور تم سب کا شکریہ۔۔۔ بس میرے بیٹے کو معاف کر دینا۔۔۔"

شیراز صاحب ہاتھ جوڑ کر کہہ رہے تھے مانی آگے بڑھ کر انکے ہاتھ نیچے کیا اور گلے لگا لیا۔۔۔

شیراز صاحب اور مسز شیراز دونوں روم سے نکل کر پرے روم کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

"مجھے معاف کر دو اپنی آنا کے خاطر میں اس حد تک چلا گیا۔۔۔ میں تم لوگوں کا بھی گناہگار ہوں۔۔۔ مجھے بس ایک بار معاف کر دو۔۔۔"

ندامت کے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔ وہی صاف دل سے ہاتھ جوڑے معافی مانگ رہا تھا۔۔۔

"ہم نے تجھے معاف کیا۔۔۔ غلطی انسان سے ہی ہوتی ہے۔۔۔ اپنی غلطی کو تسلیم کرنے

میں ہی سکون ہے۔۔۔ ورنہ انسان کہی کا نہیں رہتا۔۔۔"

وکیوسی کے جوڑے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر دباؤ ڈالتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔



وکی مانی کے پیچھے حادی کھڑاوسی کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ جب وسی کی نظر حادی پر پڑی تو حادی

آگے آکر وسی کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔

"حادی مجھے معاف کر دیں میں تجھ سے جلن حسد کرنے لگا تھا۔۔۔ سب مجھ سے زیادہ تجھ

سے ایمپیریس ہوتے تھے ہر کسی کی زبان پر صرف حماد حماد سن کر میرے تن بدن میں

آگ لگ جاتی۔۔۔ اپنی آنا کے ہاتھوں مجبور ہو کر میں نے تجھ سے بدلہ لینا چاہا۔۔۔ تجھے

نقصان پہنچایا۔۔۔ میں اپنے ہر غلط فعل کے لیے معافی مانگتا ہوں۔۔۔"

وسی کی پلکیں ندامت سے جھک کر رہ گئی تھی وہ حادی سے نظریں تک نہیں ملا پایا۔۔۔

"میں نے تجھے معاف کیا۔۔۔ غلطی انسان سے ہی ہوتی ہے۔۔۔ کوئی بھی پرفیکٹ نہیں ہوتا میں بھی کچھ چیزوں میں تجھ سے پیچھے ہوں گا۔۔۔ پر آنا کے ہاتھوں ہر کوئی مجبور ہو ہی جاتا ہے۔۔۔ بس اب سارے غلط کونٹیک ختم کر دو اور نئی زندگی شروع کر دو اپنے ماں باپ کا سہارا بنوں۔۔۔"

حادی نے وسی کو معاف کر دیا اور ساتھ میں کچھ ہدایات بھی دی۔۔۔

حادی کی بات پوری ہوئی اسی وقت روم کا گیٹ کھلا۔۔۔ اندر آنے والے نفوس کو دیکھ

وسی کو ایک بار پھر ندامت نے آگھیرا تھا۔۔۔ وہ سراسمبگی کیفیت میں اسے تکے جا رہا

تھا۔۔۔

"اویس اب کسی طبیعت ہے تمہاری۔۔۔"

عادی خراماں خراماں قدم اٹھاتے وہی کے پاس پہنچ کر پوچھا۔۔۔

"عادی میں تو تجھ سے معافی مانگنے کے بھی قابل نہیں۔۔۔ پھر بھی اگر تو مجھے معاف کر

دے تو تیرا احسان میں کبھی نہیں بھولوں گا۔۔۔"

وہی اپنے آپ کو ملائمت کرتے عادی کے سامنے ہاتھ جوڑے کہا۔۔۔

"کوئی بات نہیں یار پورانی باتیں بھول کر آگے بڑھ جاؤ ماضی کی تلخ کلام ذہن میں ہونے

سے انسان کمزور ہوتا جاتا ہے۔۔۔ میں نے اپنے دل میں بغض اور کینہ کو کبھی جگہ نہیں دیا

تم بھی سب بھول جاؤ۔۔۔"

عادی صاف دل سے کہہ رہا تھا۔۔۔



"تم سب کا بہت شکریہ مجھے تو ایک پل کے لیے لگا سب ختم سب میرے ہاتھ سے سلب ہو رہا۔۔۔ میں اس دنیا سے اس دنیا کو بچ کرنے والا ہوں۔۔۔ موت کے فرشتے مجھے کسی وقت بھی اپنے ساتھ لے جائیں گے۔۔۔ پر نہیں اللہ نے مجھے موقع دیا تاکہ میں تم سب سے اپنی گناہوں کی معافی مانگ سکوں۔۔۔"

وسی اپنی کیفیت سے دوچار اپنے دھن میں کیا کچھ کہہ رہا تھا اسے خود بھی خبر نہ تھی۔۔۔

"اللہ جل شانہ بہت رحم والا ہے وہ ہم گناہ گار کو موقع پر موقع دیتا جاتا ہے اور ہم اس کے موقعے کو کسی خاطر میں نہیں لاتے۔۔۔ اللہ ہم سب کو نیک ہدایت دے۔۔۔"

حادی نے صدق دل سے کہا۔۔۔

"آمین۔۔۔"

سب نے ایک ساتھ آمین کہا۔۔۔

شیراز صاحب اور مسز شیراز بھی سجدہ شکر ادا کر کے روم میں لوٹ آئے تھے۔۔۔ حادی عادی وکی مانی مصافحہ کرتے باہر نکل گئے۔۔۔



آج سولہویں رمضان المبارک تھی سب کا پلان تھا افطار کے بعد شاپنگ کا۔۔۔ سب فری ہو کر شاپنگ کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔۔۔

شاپنگ کے دوران حادی صائمہ کو اشارہ کرتا اپنے ساتھ لے گیا۔۔۔ کوئی بڑی سی گفٹ شاپ تھی۔۔۔ صائمہ نے آبر و اچکا کر پوچھنا چاہا تو حادی نے شاپ کے اندر چلنے کا اشارہ کرتا اس کے پیچھے اندر چلا گیا۔۔۔

دیا اور زی نے عید کا سوٹ لیا اور ساتھ ہی جیولری شاپ کی طرف بڑھ گئی اور بس پھر تو ہر ایک چیز کو ستائشی نظروں سے دیکھ کر سوچ رہی تھی کہ سب خرید لیں۔۔۔

"بس بھی کرو زی اور کتنا نادیدہ بنو گی جو پسند ہے لے لو بس۔۔۔ اب پوری شاپ تو نہیں لے سکتی نہ پھر اس طرح ٹپکی باندھے دیکھنا چھوڑ دو۔۔۔ کی تمہیں سب تو کیا ایک سے زیادہ کچھ نہیں دیلانے والا ہے۔۔۔"

مانی اپنی ہنسی دبانے کی ناکام کوشش کرتے زی کو تپا رہا تھا۔۔۔ اسی وقت زور کا اسے کندھے پر دھپ لگی۔۔۔ اور وہ بلبلا اٹھا۔۔۔

"ہو گیا تیرا اپنی والی پر نظر ثانی کر لے وہ بھی کوئی کم نہیں۔۔۔"

وکی مانی کے کان میں سرگوشی کرنے لگا۔۔۔

"تو تو انسانوں والی حرکت بھی کر سکتا تھا۔۔۔ میری ہڈیاں توڑنے پر کیوں تلا ہوا ہے۔۔۔"

ابھی تو میری شادی بھی نہیں ہوئی۔۔۔"

مانی برا سامنہ بنا کر بولا تو وکی کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔

سب نے کچھ نہ کچھ لے ہی لیا تھا ایک آنکھ بند کر کے۔۔۔ کیوں کہ ایک چیز پسند آتی اسے اٹھایا تو دوسری پسند آگئی۔۔۔ اسی اسنہ میں سب نے جس پر پہلی نظر جاتی اسے ہی ڈن کر لیتے۔۔۔۔

سب نے شاپنگ مکمل کر لی تھی۔۔۔ سامنے سے صائمہ اور حادی ساتھ قدم اٹھاتے آگے  
بڑھ رہے تھے۔۔۔

"ماشاء اللہ بھائی بھابھی ساتھ کتنے پیارے لگتے ہیں نہ بالکل پرفیکٹ جوڑی۔۔۔"

دیا کی نظر سامنے اٹھی تو وہ صائمہ اور حماد کو ستائشی نظروں سے دیکھ کر کسی ٹرانس کی سی  
کیفیت میں مبتلا بولی تھی۔۔۔

"ماشاء اللہ بہت ہی عمدہ۔۔۔"

دیا کی بات پر زری کی نظر پڑی تو وہ بھی سر اٹے بنانہ رہی۔۔۔

"ہو گیا سب کا تو چلیں ڈنر آج میری طرف سے۔۔۔"

صائمہ نے پر جوش سی ہو کر بولی۔۔۔



"کیوں بھا بھی جان آپ کے میاں کی لوٹری لگی ہے کیا۔۔۔"  
وکی کہا چپ رہتا تھا۔۔۔ سب موقع ملا اور آگیا اپنی اصل پے۔۔۔

"میری بیوی کیا کسی لوٹری سے کم ہے۔۔۔"  
حادی وکی کو آنکھ مارتے آہستہ آواز میں بولا جو سب نے ہی سن لیا۔۔۔ سب ہنسنے لگے تو  
صائمہ جھینپ گئی۔۔۔

سب ڈنر کرنے کے بعد اپنے گھر کی طرف گامزن ہوئے۔۔۔ حادی نے گفٹ سینٹر سے جو  
بھی گفٹ لیا تھا سب وہ صائمہ کو لے جانے کا کہہ چکا تھا اس لیے دیا اپنے گھر کی طرف بڑھ  
گئی اور حادی نے سامان لیے صائمہ کے گھر کی راہ لی۔۔۔



دن سرکتا ہوا گزرتا جا رہا تھا عید کے دن قریب ہی تھے۔۔۔وسی کی صحت یاب ہونے کی خبر ملی ساتھ میں یہ بھی پتہ چلا کہ وسی کی شادی طے ہو گئی ہے۔۔۔ شیراز صاحب کے دوست ارشد وارثی کی بیٹی زینشاہ وارثی سے۔۔۔ اور اب وسی خود کو بالکل بدل لیا تھا۔۔۔ اپنی آنا کو کہی دور دفن کر کے۔۔۔ اپنے پاپا کا بزنس بھی جوائن کر لیا تھا۔۔۔

دو دن بعد عید تھی۔۔۔ رمضان المبارک کو الوداع کہنا تھا۔۔۔ سب نے عید کے دن کے لیے لینچ پارٹی رکھی تھی۔۔۔ جس میں سب کی فیملی کو بھی انوائٹ کیا تھا اور وسی کو بھی۔۔۔ حادی اور مانی کے بہت سمجھانے پر وہی نے سمروز اور وجاہت کو بھی انوائٹ کرنے کے لیے راضی ہوا تھا۔۔۔

عید کی تیاریاں زوروں پر تھی۔۔۔ ہر کوئی اپنی تیاری پر جٹا ہوا تھا۔۔ ہر طرف افرا تفریح  
مچی ہوئی تھی۔۔۔



سب عید کی نماز پڑھ کر گلے مل رہے تھے عید کی مبارکباد پیش کر رہے تھے۔۔۔ سب  
نے حادی کی طرف جمع ہونا تھازی ثنی اور مانی وکی بھی صبح ہی نماز کے بعد حادی کے گھر کی  
طرف رخ کیا صائمہ بھی صبح ہی اپنے سسرال آگئی تھی۔۔۔ دیا تورات سے ہی اسے اپنے  
ساتھ گھر لے جانے کی تھی پر صائمہ نے اسے سمجھا کر واپس بھیج دیا تھا۔۔۔

سب آگئے تھے حادی کی طرف ہی سب نے ناشتہ کر کے لچ کی تیاریاں کرنے کو جانا  
تھا۔۔۔

"واہ بھی بھا بھی جان کچھ دن رک جاتی اتنی جلدی بھی کیا تھی میاں کو اپنے ہاتھوں

کے ٹیسٹ کا عادی بنانے کی۔۔۔"

وکی کے زبان میں خارش ہوئی تھی۔۔۔

"تیری بات پے دم ہے یار بھا بھی جان آپ عادت خراب کر رہی ہیں بعد میں ایسا نہ ہو

آپ کو صرف کچن قوانین بنا کر رکھے آپ کا شوہر نامراد۔۔۔"

مانی نے بھی بڑھا چڑھا کر بولا۔۔۔ حادی جو گھور رہا تھا دونوں کو، پر دونوں نے اگنور کیا ہوا

تھا۔۔۔

"اب زیادہ ہو گیا چلو نکلو بہت کر لی برائی۔۔۔ آئندہ میں نے بلانا ہی نہیں ہے تم دونوں

کو۔۔۔"

حادی دونوں کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

"ہاں ہاں جارہے ہیں۔۔"

"دوست دوست نہ رہا یار نہ رہا۔۔"

مانی اپنے نگلی آنسو صاف کرتا ہوا بولا۔۔

"ہا ہا ہا ہا بس کر پگلے روتا ہوا بالکل حسینہ لگ رہا۔۔"

وکی کی ہنسی ہی نہیں رک رہی تھی مانی کے نگلی آنسو دیکھ کر۔۔ اور پھر پڑا مانی کو زوردار  
دھموکہ۔۔ بچارا مانی اپنی کمر سہلانے لگا۔۔

مستی مذاق کا سین او ف ہوا تو سب باہر نکل گئے تھے۔۔ حادی کے ساتھ دیا اور صائمہ  
چلی گئی۔۔ مانی وکی زی ثمنی سب ایک گاڑی میں چلے گئے۔۔ وہاں پہنچے تو حاذق ام ہانیہ اور  
عادی پہنچ چکے تھے۔۔



پہنچ کر سب نے لہجہ کی تیاریاں شروع کر دیں۔۔۔ بارہ بجے سے لوگ آنے لگے تھے لہجہ کا  
ٹائم ظہر کی نماز کے بعد کار کھا گیا تھا۔۔۔

سب کی فیملی بھی آگئی تھی۔۔۔ سب ادھر ادھر گروپ میں کھڑے باتیں کر رہے  
تھے۔۔۔ اویس شیراز اپنی منگ کو لے کر آیا تھا۔۔۔ سب کی نظر پڑی تو ایک دوسرے  
سے ملے۔۔۔ سب وہی سے خوش دلی سے ملے تھے۔۔۔

دونوں خراماں خراماں قدم اٹھاتے ان لوگوں کے پاس پہنچے۔۔۔ حادی عادی اور مانی  
سے ہاتھ ملانے کے بعد اپنے ہاتھ وکی کی طرف بڑھایا۔۔۔ پرو کی نظر انداز کرتا آگے بڑھ  
گیا۔۔۔ سمرو ز اور وجاہت اپنا سہ منہ لے کر ایک سائیڈ ہو گئے۔۔۔

سارے اربنچمنٹ بہت زبردست کئے گئے تھے ہر کوئی سر ہار ہا تھا۔۔۔ آج سچ میں جشن منانے کا دن تھا کیوں کہ جو ایک پروجیکٹ سچ اور صدق دل سے شروع کیا گیا تھا وہ کامیاب ہوا تھا۔۔۔ لوگوں کا مشکور ہونا بجا تھا۔۔۔ ہر کوئی آنکھوں میں محبت سجائے ان سب کو دل کی گہرائیوں سے دعائیں دے رہے تھے۔۔۔

"جسے اللہ ہمت دے وہ کبھی نہیں ہارتانہ ہی پیچھے ہٹتا ہے۔۔۔ اور اللہ جسے ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔۔۔ وجی اور سیم نے نادانی میں آکر ایسا کام کیا پر ان کا ضمیر اسے ملامت کرتا اسے روکتا اور پھر ضمیر کی جیت ہوئی دونوں نے معافی تلافی کر لی۔۔۔"

"وسی ایک امیر باپ کی ایک لوتی اولاد تھا جو کہ بہت منت و مرادوں سے دنیائے فانی میں آیا تھا۔۔۔ ماں باپ سے دور دور رہنے کی وجہ سے ذہن میں غلط کام پنپنے لگا اور برائی کی راہ میں محو ہو گیا۔۔۔ پر وقت رہتے اللہ جل شانہ نے اسے ہدایت دی اور آج وہ اپنے اصل کو پہچان پایا۔۔۔"

ڈھیروں ڈھیر خوشیاں دعائیں بکھری تھی ہر کوئی سمیٹ رہا تھا۔۔۔ یہ چند لمحات سب لوگوں کے لیے پرشگاف تھا۔۔۔ اچھے اور پر وقار تقریب کا اختتام بہت ساری نیک خواہش دعاؤں کے ساتھ ہوا۔۔۔ سب ایک دوسرے سے گلے ملے اور اپنی اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو گئے۔۔۔

سب کے رخصت ہونے کے بعد باقی لوگ بھی اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہوئے۔۔۔

بھا بھی آپ ہمارے ساتھ گھر چل رہی ہیں ابھی۔۔۔"

دیانے حتمی المکان کہا۔۔۔

"کیوں۔۔۔"

صائمہ بیک سیٹ پر بیٹھی دیا کو آنکھیں سکڑے دیکھ کر بولی۔۔۔

"کیوں ویوں کچھ نہیں بھا بھی کل رات بھی آپ میرے ساتھ نہیں آئی تھیں۔۔۔"

دیانے نٹھورے پن سے کہا۔۔۔

"یہ کیا بات ہوئی دیا آج کا پورا دن تو ہم ساتھ ہی رہے تھے نہ۔۔۔"

صائمہ روٹھی نند کو لاڈ سے پچکارتے ہوئے بولی۔۔۔

"میں کچھ نہیں جانتی آپ ہمارے ساتھ گھر چل رہی ہیں تو مطلب چل رہی ہیں۔۔۔"

دیانے سختی سے کہا۔۔۔ جیسے حکم صادر کر رہی ہوں۔۔۔

"دیا یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا۔۔۔ جب وہ منع کر رہی ہے تو مان جاؤ چپ سے۔۔۔"

حادی دونوں کی بات سن رہا تھا۔۔۔ پھر برہمی سے دیا کوٹوکا۔۔۔ اور دیا براسہ منہ بنا کر بیٹھ گئی۔۔۔

"دیا ایک کام کرتے ہیں تم ساتھ چلو میرے گھر۔۔۔"

صائمہ نے پیار سے دیا کو سولوشن بتایا۔۔۔ پر دیا ہنوز چپ رہی۔۔۔ تو صائمہ نے حادی کو گھورتی سے نوازا۔۔۔

"دیا صحیح کہہ رہیں ہیں تمہاری بھابھی چلی جاؤ میں ماما کو بتا دوں گا۔۔۔"

حادی صائمہ کو گھورتے دیکھ کر دیا سے کہا۔۔۔

"نہیں میں گھر ہی جاؤنگی۔۔۔"

دیا نے بات ہی ختم کر دی۔۔۔





"وکی یار گاڑی کسی پارک کی طرف لے چل۔۔۔"

مانی نے اچانک وکی کو مخاطب کیا۔۔۔

"کیوں پارک میں دوسری والی سے عید ملنے جانا ہے۔۔۔"

وکی مانی کو ایسے بولا جسے گاڑی میں صرف وہ دونوں ہوں اور کوئی نہیں ہے۔۔۔

"بھائی تھوڑا ہلکا ہاتھ رکھ۔۔۔"

مانی وکی کو مرمر میں سے گہری گھوری سے نوازتا ہوا بولا۔۔۔ اور وکی کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔

"اب یار شادی ہو گئی ہے تیری نی پرانی سب کا پیچھا چھوڑ دے ورنہ میں تو تھی بھا بھی کے

ساتھ ہوں۔۔۔ تیرا گلا پچھلا سب اگل دینا ہے میں نے۔۔۔"

وکی آنکھوں میں شرارت سموئے شوخی سے بولے چلا جا رہا تھا۔۔۔

"گاڑی روک۔۔۔"

مانی نے زور سے دھاڑا۔۔۔

"کیا ہوا بھائی میں تو مذاق کر رہا تھا۔۔۔ بھا بھی ایسا ویسا کچھ نہیں ہے بہت شریف ہے آپکا

شوہر۔۔۔"

مانی کے دھاڑنے پر وکی گڑ بڑا کر بولا تھا۔۔۔

"ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔ ابے بھائی پارک آگیا تھا اس لیے روکنے کو کہا۔۔۔"

مانی کا ہنس ہنس کے برا حال ہو گیا تھا۔۔۔ وہ تو باہر دیکھ رہا تھا اچانک سے جلدی میں آواز تیز ہو گئی تھی۔۔۔

"آرام سے بھی بندہ بول سکتا ہے۔۔۔ میرا ہارٹ فیل ہو جاتا تو۔۔۔"

وکی دل پر ہاتھ رکھ کر ایک ادا سے بولا۔۔۔

"وقاص۔۔۔"

وکی کی بات سنتے ہی زور سے صرف وقاص ہی بول پائی تھی۔۔۔

"لو زی بھا بھی کو دیکھوں اتنی سی بات پر ڈر گئی۔۔۔ وکی کے کرتوت بتا دیے میں نے تو

ہارٹ فیل تیرے بدلے میری پیاری سی بھا بھی کو ہو جانا ہے۔۔۔"

مانی کو بھی موقع ملا تو وکی کے کرتوت بس زبان میں لانے کو بے تاب ہوا تھا۔۔۔

"بس بہت ہو گیا آپ دونوں کا مذاق گھر چلیں۔۔ ہم بہت تھک گئے ہیں۔۔۔"

شمی سخت لہجے میں بولی۔۔۔

"ہاں بھئی میں بھی بہت تھک گی ہوں۔۔۔"

زی نے بھی شمی کی تائید کی۔۔۔

"اچھا بھئی وہ آنسکریم کی شاپ سے کم از کم آنسکریم تو کھالیں۔۔۔"

مانی منہ بسورے کہا۔۔ اور پھر چاروں آنسکریم کھانے گئے اور وہاں سے سیدھے

گھر۔۔۔



Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

"ٹھیک 11:55 پے گیٹ پر آجانا جب میں میسج کرونگا۔۔"

حادی نے حکم صادر کیا۔۔

"جی ٹھیک ہے۔۔"

صائمہ نے اوکے کا سائن دیا۔۔

"آجاؤ میں گیٹ پر ہوں۔۔"

حادی صائمہ کے گھر کے باہر کھڑے ہوئے میسج کیا۔۔ اسی وقت صائمہ باہر آئی۔۔

بہت سارے بیگز کے ساتھ۔۔

"لاؤ مجھے دو سب اور اندر جاؤ۔۔"

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**



حادی صائمہ سے سارے بیگز لیتا اس کے پیچھے گھر کے اندر داخل ہوا۔۔۔

"چلو رک کیوں گی روم اوپر ہے۔۔۔"

حادی صائمہ کے رکنے پر بولا۔۔۔

آنٹی انکل کہاں ہیں۔۔۔"

صائمہ ادھر ادھر نظریں گھماتے ہوئے پوچھی۔۔۔

"بابا سو گئے ہیں اور ماما کچن میں بس آتی ہی ہونگی۔۔۔ تم اوپر چلو میں دیکھ آتا ہوں مام

کو۔۔۔"

حادی کچن کی طرف جاتے ہوئے بولا۔۔۔



صائمہ اوپر دیا کے روم میں گئی روم خالی تھا۔۔ صائمہ واپس مڑ کر زینے اترنے کے لئے آگے بڑھ رہی تھی سامنے سے حادی اوپر ہی آ رہا تھا دونوں کی ٹکڑ ہو گئی۔۔

"ارے لڑکی دیکھ کر کیوں نہیں چلتی ہر بار ٹکڑ ہی لگا لیتی ہو۔۔"

صائمہ کے ٹکڑانے پر حادی کو پہلے کا دو بار ٹکڑانا یاد آ گیا تھا فوراً سے حادی سر جھٹک کر صائمہ کو ڈپٹنے لگا۔۔

"میں نے دیکھا نہیں آپ کو سوری۔۔"

صائمہ خفت سے دوچار ہوتی جلدی سے سوری بولی۔۔

"ہمممممم واپس کہا جا رہی تھی تم۔۔۔"

حادی ہنکار بھرتے خشکیوں سے دیکھ کر پوچھا۔۔۔

"وہ دیا اپنے روم میں نہیں ہے تو۔۔۔"

صائمہ بات ادھورا چھوڑ کر دوبارہ دیا کے روم کا رخ کرنے لگی۔۔۔

"اب کہاں جا رہی ہو دیا میرے روم میں ہو گی۔۔۔"

حادی صائمہ کی کلائی پکڑ کر بولا۔۔۔

اور پھر حادی ہنوز صائمہ کا ہاتھ پکڑے ہی ایسے ساتھ لیے میرے روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔



"میر بھائی میری برتھ ڈے بھول گئے ہیں۔۔۔ اور مجھے ڈانٹا بھی۔۔۔"

دیامیر کے گلے لگ کر رونے کا شغل کر رہی تھی اور ساتھ ہی حادی کی شکایت بھی۔۔۔

صائمہ کا ہاتھ ہنوز حادی کے ہاتھ میں ہی تھا۔۔۔ دونوں بہن بھائی کی باتیں سن کر یک دم صائمہ کی حیرت انگیز نظر حادی کی طرف اٹھی تھی۔۔۔

"ارے بھئی ان دونوں کا چلتا رہتا ہے۔۔۔"

حادی صائمہ کی آنکھوں میں حیرانی دیکھ کر بتایا تھا۔۔۔

"بس بھی کرو میری بھی برتھ ڈے ہے۔۔۔ مجھے تو تم نے بھی ویش نہیں کیا۔۔۔"

میر دیا کو شرم دیلاتے ہوئے بولا۔۔۔

"بس تمہیں تو اپنی ہی پڑی رہتی ہے۔۔۔"

دیاتپ کر بولی اور روم سے باہر نکلنے کے لیے مڑی ہی تھی اسے سامنے ہاتھ تھامے اپنے  
بھائی بھا بھی دیکھ گئے۔۔۔ اور وہ اپنے زبان دانتوں تلے دبائی۔۔۔

"بھا بھی آپ۔۔۔ لو بھائی۔۔۔"

دیا اپنی خفت مٹانے کے لیے آگے بڑھی اور دونوں کو ساتھ ہی گلے لگا لیا۔۔۔

"تو تمہیں لگامیں ویش کرنا بھول گیا ہاں۔۔۔"

دیا دونوں سے گلے مل کر دور ہوئی تو حادی نے پیار سے اس کے سر پر چپٹ لگا کر کہا۔۔۔



"ن نہیں بھائی وہ تو یہ میر کا بچہ مجھے غلط بول رہا تھا۔۔۔"

دیانے سار املبہ میر پر ڈال کر جسے اپنے ہاتھ چھاڑے تھے۔۔۔

"میں نے کب کہا۔۔۔"

میر کو ایسی امید نہیں تھی کہ وہ بھابھی کے سامنے بھی بول سکتی ہے۔۔۔ ویسے تو ہر الزام میر پر ڈال دیا کرتی تھی۔۔۔ پر بھابھی کے سامنے بھی میر نے گڑ بڑا کر بس اتنا ہی بولا۔۔۔

"اچھا بھئی کسی نے کچھ نہیں کہا اب دوبارہ دونوں نہ شروع ہو جاندا۔۔۔"

حادی نے فوراً سے پیشتر کہا۔۔۔ مبادا پھر سے جنگ نہ ہو جائے۔۔۔

"Many many happy returns of the day both."

صائمہ دیا کو گلے لگاتی ویش کی۔۔۔ اور حادی نے میر کو گلے لگایا۔۔۔

"بھائی۔۔۔"

حادی میر کو گلے لگایا تو دیا چیخ پڑی۔۔۔"

"تم بھی آ جاؤ بھی۔۔۔"

حادی نے دوسرا ہاتھ پھیلائے کہا۔۔۔

"بھا بھی آپ بھی آ جائیں۔۔۔"

دیا صائمہ کے کان میں سرگوشی کی تو صائمہ اسے گھور کر رہ گئی۔۔۔

"چلو بچو آ جاؤ کیک کاٹ لو۔۔۔"

حمیدہ بیگم کی آواز پر سب روم سے باہر نکل آئیں۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

میر اور دیا نے ساتھ کیک کٹ کیا۔۔ دیا دو پیس اٹھائے ایک پیس حادی اور دوسرا پیس  
صائمہ کو کھلائی۔۔ اور دو پیس اٹھائے ماما اور میر کو کھلائی۔۔ پھر سب نے باری باری دیا  
اور میر کو کیک کھلائے۔۔

کیک کٹنے کے بعد حمیدہ بیگم اپنے روم میں چلی گئی تھی۔۔ اور باقی چاروں لاؤنچ میں  
رکھے صوفے پر بیٹھ گئے۔۔



"عادی بیٹا کوئی لڑکی پسند ہو تو بتاؤ میں اور انتظار نہیں کرونگی۔۔"

عادی کی ماما (شاہین بیگم) نے حتمی المکان کہا۔۔

"ماما کوئی نہیں پسند، ابھی مجھے نہیں کرنی شادی پلیز جب کرنی ہوگی بتا دوں گا۔۔۔"

عادی نے ٹالنا چاہا۔۔۔

"ہو نہہ بڑا مجھے بتائے گا۔۔۔"

شاہین بیگم نے ہنکار بھرتے کہا۔۔۔

"اچھا میری پیاری ماما جو آپ کو پسند ہوگی وہی مجھے بھی پسند ہوگی اب خوش۔۔۔"

عادی نے اپنی ماما کے گلے میں بانہیں پھیلائے رسان سے کہا۔۔۔

"اگر میں کہوں میں نے لڑکی پسند کر لی ہے تو۔۔۔"

شاہین بیگم عادی کے ہاتھ میں بوسہ لیتے ہوئے بولیں۔۔۔

"کیا کہاں۔۔۔ ابھی نہیں ماما پلینز کچھ ٹائم بعد۔۔۔"

عادی متحیر سہ بولا۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔"

شاہین بیگم نے میکا نیکی انداز میں اس کی بات مان لی۔۔۔

"میری پیاری ماما۔۔۔"

عادی نے خوشی سے کہا۔۔۔

"بس بس زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں بس کچھ دن ہے تمہارے پاس پھر میں ایک

نہیں سنو گی۔۔۔"



شاہین بیگم نے عادی کو باور کرایا۔۔

"جی۔۔۔"

عادی بس لمبی سانس لے کر رہ گیا۔۔



"بھائی کیا ہے میری گفٹ دیں بھئی۔۔۔"

دیانے جھنجھلا کر کہا۔۔۔ سب باتوں میں لگے تھے۔۔ اور دیا کو اپنے گفٹ دیکھنے کی جلدی  
مچی ہوئی تھی۔۔۔

"تم تھوڑی دیر صبر نہیں کر سکتی۔۔۔"

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

میر نے دیا کو چڑھانے کے لیے کہا۔۔۔

"تم چپ رہو بھالو نہ ہو تو۔۔۔"

دیا سچ میں میر کی بات پر چڑگی تھی۔۔۔

"تو تم بھی اپنی چونچ بند رکھا کرو بھالو کی دادی اماں نہ ہو تو۔۔۔"

میر بولتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کر صائمہ کے برابر میں آکر بیٹھ گیا۔۔۔

"میر کے بچے میں نے تمہارا قتل کر دینا ہے آج۔۔۔"

دیا اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولی۔۔۔ فوراً سے صائمہ نے اسے واپس اپنے پاس بیٹھایا۔۔۔

اور حادی میر کو ہی گھور رہا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے لڑو دونوں میں بھی لے کر جا رہا ہوں۔۔۔"

حادی کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔۔۔

"نہیں بھائی میں کچھ نہیں بول رہی یہ دیکھیں۔۔۔"

دیانے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑ دیے اور لپس پر انگلی رکھ لی۔۔۔ جس پر تینوں کا  
قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔۔



"یہ میری طرف سے۔۔۔"

صائمہ نے دو جینز واچ اور ایک لیڈی واچ آگے کیا۔۔۔

"بہت پیاری ہے بھابھی یہ تو۔۔۔"

بلیک اور گرے کلر کا وائچ تھا دیا نے جھٹ سے بلیک وائچ جھپٹتے ہوئے بولی۔۔۔

"یہ جینز وائچ ہے لڑکی آنکھیں ہیں یا بٹن۔۔۔"

میر نے پھر دیا کو چڑھایا۔۔۔

"میر۔۔۔ دیا یہ گرے وائچ تمہارے لیے ہے۔۔۔"

صائمہ گھورتے ہوئے میر بولی۔۔۔ پھر دیا کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

"جی ٹھیک۔۔۔"

دیا منہ بسورے وائچ لیتی ہوئی بولی۔۔۔ گھڑی اسے پسند تھی بس میر کی وجہ سے منہ بسور  
گی۔۔۔

"یہ میری۔۔۔"

میر اپنی وایچ لیتے ہوئے بولا۔۔۔

"پھر یہ تیسری وایچ بابا کے لیے ہے کیا۔۔۔"

میر دیا کو آنکھ مارتے ہوئے بولا تو صائمہ جھینپ گئی۔۔۔

"اب آپ لے ہی آئیں ہیں تو پہنا بھی دیں خود کیوں بھائی۔۔۔"

دیانے بھی میر کا ساتھ دیا تھا۔۔۔ جس پر حادی دونوں کو گھورنے لگا مگر پرواہ کسے تھی۔۔۔

دونوں ہی صائمہ کی طرف رخ کئے ہوئے تھے۔۔۔



پھر دیانے حادی کی کلائی پکڑ کر صائمہ کے سامنے کیا تو صائمہ کو وایچ پہنا نا پڑا وہ نظریں  
حادی کی کلائی پر ٹکائے مصروف سے انداز میں وایچ پہنانے لگی۔۔۔

"واؤ بھائی لو یو سوچ۔۔۔"

حادی نے ایک بہت ہی پیار اسہ جھومر (واسنڈ چائمز) دیا کو گفٹ کیا تھا۔۔۔ جسے دیکھتے ہی  
دیا کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں رہا اور اگلے ہی پل وہ اپنے بھائی کے گلے لگ گئی۔۔۔

"بھائی میرا گفٹ کہاں ہے۔۔۔"

میر نے جسے حادی کی یاداشت پر ماتم کیا تھا۔۔۔ بہن کے آگے بھائی کو بھول جاتے حادی  
صاحب ایسا میر کا کہنا تھا۔۔۔

"سوری یہ لو تمہارا گفٹ۔۔۔"

حادی نے بہت ہی پیار اسامخلی گرے کلر کاڈبہ میر کی طرف بڑھایا۔۔

"کیا ہے چڑیل میں نے تمہارے گفٹ جھپٹے تھے کیا۔۔"

میر کوتپ چڑگی جب دیا نے حادی کے ہاتھ سے ڈبہ جھپٹا۔۔

"بس کرو دونوں، دیا سے واپس کرو بری بات ہے۔۔"

حادی زور دے کر بولا تو دیا منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے واپس دی۔۔

"یہ لو تمہارا اور یہ تمہارا۔۔"

دیا کو منہ بگاڑے دیکھ حادی نے فوراً سے اس کا دوسرا گفٹ بھی دے دیا اور ساتھ صائمہ کو بھی۔۔

ان تینوں کے گفٹ میں بہت خوبصورت سہ موتیوں سے بنا پین کور تھا اور اس کے اندر ایک نفیس سہ پین تھا تینوں پین کے کور الگ تھے۔۔۔ صائمہ کاریڈ دیا کاپنک اور میر کا گرے کلر کا تھا ڈبہ بھی گرے ہی تھا۔۔۔ ڈبہ صرف میر کے پین کا تھا۔۔۔

میر اور دیا کی برتھ ڈے میں صرف دو منٹ کا فرق تھا۔۔۔ میر عید کی رات 11:59 بجے پیدا ہوا تھا اور دیا ٹھیک 12:01 بجے پیدا ہوئی تھی۔۔۔ دونوں کی سالگرہ عید کے دن ہی منائی جاتی تھی۔۔۔



"آہہ۔۔۔"

مانی صوفے پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھا۔۔۔

"بھائی آرام سے تیرے سسرال کا مال نہیں ہے۔۔۔"

وکی مانی کی حرکت پے چوٹ کیا۔۔۔

"ہاں بھائی میرا نہیں پر تیرا تو ہے نہ۔۔۔ تو کیوں پھر شرم رہا ہے۔۔۔"

مانی بولتے ہوئے اب کے لیٹ گیا تھا۔۔۔ اور وکی بس سر نہ میں ہلا کر رہ گیا۔۔۔

"السلام وعلیکم۔۔۔"

ان دونوں نے اچانک خود کو سیدھا کیا۔۔۔ سامنے سے حادی زور سے سلام کرتے ہوئے

ان کی طرف ہی بڑھ رہا تھا اور پہلو میں زوجہ محترمہ قدم سے قدم ملائے ساتھ چل رہی

تھی۔۔۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ وبرکاتہ۔۔۔"

وکی اور مانی نے ایک ساتھ سلام کا جواب دیا تھا۔۔۔

"چلو بھئی سب آگئے کھانا لگاؤ مجھے بڑی زوروں کی بھوک لگی ہے صبح سے کچھ نہیں کھایا ہے۔۔۔"

مانی مسکینوں والی شکل بنائے بولا۔۔۔ اس کی شکل دیکھ کر سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔

پھر سب نے تھوڑی دیر بات چیت کی جب تک صائمہ ثمنی اور زی نے مل کر ٹیبل پر کھانا لگایا۔۔۔

"آہ۔۔۔ برنی کی ساری مرچی کیا بریانی میں الٹ دی ہے۔۔۔"

وکی کراہتے ہوئے بولا۔۔۔



"اوہ بھائی پہلی بار بریانی کھا رہا ہے کیا۔۔۔ اتنی زبردست تو ہے سب کچھ پر فیکٹ۔۔۔"

مانی کو تپ چڑگی تھی۔۔۔ مانی کو لگاؤ کی جان کر ثمنی کو بول رہا کیونکہ بریانی ثمنی نے زی کے ساتھ مل کر بنائی تھی۔۔۔

"ہاں مانی سہی کہہ رہا بہت اچھی بنی ہے۔۔۔ پر میری وائف کے ہاتھ کی۔۔۔"

حادی بھی بولا اور ساتھ اپنی بیوی کی تعریف کرنے ہی لگا تھا کہ صائمہ کے گھورنے پر بات ادھورا چھوڑ دیا۔۔۔

"تیرے منہ میں ہی مسئلہ ہے سب کو ٹھیک لگا تو ہی اوور ٹیسٹ ہو گیا ہے۔۔۔"

مانی نے چوٹ کی۔۔۔

"آہاں میرے منہ میں نینامہ (دانہ) ہو گیا ہے۔۔۔ مریج بہت لگ رہی۔۔۔"

وکی کو یاد آیا تو بتایا۔۔۔

"تو آپ ٹوٹا کر یں ٹھیک ہو جائیگا۔۔۔"

زی کب سے چپ بیٹھی تھی اب بولی۔۔۔

"ہینن وہ کیا کرنا ہوتا ہے۔۔۔"

مانی آنکھیں بڑی کیے زی سے بولا۔۔۔

"رات میں کھانے کا آخری نوالہ چبا کر باہر ڈال دیں۔۔۔ کتابلی چاٹ لے گا تو ٹھیک ہو

جائے گا۔۔۔"

زی کسی ماہرین کی طرح بولی۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

"آآآ اور اگر ٹھیک نہ ہوا تو۔۔۔"

مانی نے دلچسپی سے کہا۔۔۔

"پھر تو کی بھائی آپ رات اپنا نوالہ ڈائریکٹ کتے کے منہ میں ڈال لے گا۔۔۔"

نچی نے دوسرا حل بتایا۔۔۔

"ہا ہا ہا ہا دیکھ بھائی اگر یہ بھی کام نہ کرے تو تو سیدھا کتے کے پاس جانا اور اسے اپنی زبان

دیکھا دینا بس بھائی باقی کام اس کا۔۔۔"

مانی کی کو آئیڈیا دیتا پیٹ پکڑے ہنسنے لگا۔۔۔ اور باقی سب بھی ہنسنے لگے۔۔۔

"بس کرو تم سب کھانے کے ٹائم بھی عجیب و غریب باتیں کرنے سے باز نہ آنا۔۔۔"

حادی ذرا سخت لہجے میں کہا تو سب منہ پر ہاتھ رکھے ہنسی دبانے لگے۔۔۔



آج حادی اور صائمہ کی مایوں مہندی تھی۔۔۔ بس سب گھر کے لوگ تھے۔۔۔ رات تھی اور زی صائمہ کے پاس رکنے والی تھی۔۔۔ اور وہ کی مانی حادی کے گھر۔۔۔

حادی مانی کی تینوں وائٹ کرتا پہنے ہوئے تھے اور ساتھ میں گرین دوپٹہ گلے میں ڈال رکھا تھا۔۔۔ اور حادی گرین واسکوٹ بھی پہنا ہوا تھا۔۔۔

مہندی کے لیے اسٹیج پر آتی صائمہ کے پہلو میں زی اور ثمنی تھی۔۔۔ ثمنی اور زی نے یلو گرا رے پر گرین شارٹ قمیض پہنا ہوا تھا اور ساتھ میں ملٹی کلر کا دوپٹہ ایک طرف

کندھے پر ڈال رکھا تھا۔۔۔ دونوں ہی بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔ صائمہ دھانی کلر کی لونگ قمیض میں گرین کلر کا گرا اپنے گرین ہی دوپٹہ تھا جس کے بوڈر میں گولڈن لیس لگا تھا صائمہ بھی اپنے آپ میں ایک حسین و جمیل لگ رہی تھی۔۔۔

صائمہ کو اسٹیج پر بیٹھا گیا اور ساتھ میں حادی کو بھی بیٹھنے کا اشارہ ملا تھا۔۔۔ دونوں ہی ساتھ بیٹھے حسین لگ رہے تھے۔۔۔

مہندی کی رسم ادا کی گئی۔۔۔ سب نے ہی باری باری بیٹھ کر صائمہ اور حادی کے ہاتھ میں رکھے پان پر مہندی لگائی اور مٹھائی کھلائی۔۔۔ ہنسی مذاق میں مہندی کی رسم اختتام کو پہنچا۔۔۔





زی اور ثمنی صائمہ کے روم میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔۔۔ اپنے اسکول اور کالج کی لائف میں کی گئی موج مستیاں بتا رہی تھی۔۔۔

"صائمہ یار تو بتا تیرے پیچھے بھی کوئی لڑکا ہاتھ دھو کے پڑا تھا کبھی۔۔۔؟"

زی نے معنی خیزی سے کہا۔۔۔

"کیا مطلب میرے پیچھے بھی۔۔۔"

صائمہ بولتے ہوئے رک گئی کیونکہ ثمنی زی کو آنکھ دیکھا رہی تھی جو صائمہ نے بھی بخوبی دیکھ لیا۔۔۔

"بتانے دینا کونسا تو انٹر سٹڈ تھی اس میں۔۔۔"

زی ثمنی کو آنکھ مارتے ہوئے بولی۔۔۔

"کیا بات ہے مجھے بھی بتاؤ۔۔۔"

صائمہ قطعیت سے بولی۔۔۔

"وہ کیا ہے کے اسکول ٹائم میں ثمنی کا ایک عاشق تھا۔۔۔ بلکل اللہ جی کی گائے تھا۔۔۔ اس

کا نام ہی ہماری کلاس میں اللہ جی کی گائے رکھ دیا گیا تھا آپس میں سب بولتے تھے۔۔۔"

زی آنکھیں مٹکا مٹکا کر بول رہی تھی۔۔۔

"اووو وہ! پھر کیا ہوا۔۔۔"

صائمہ دلچسپی سے پوچھی۔۔۔

"پھر کیا پوری کلاس کو پتہ تھا وہ ثمنی کو پسند کرتا ہے۔۔۔ پر بولتا تک نہیں تھا۔۔۔"

زی منہ بگاڑے بولی۔۔۔

"بس کر دے اب۔۔۔"

شمی زی کو گھورتی ہوئی بولی۔۔۔

"تم آگے بتاؤ زی۔۔۔"

صائمہ متانت سے بولی۔۔۔

"وہ لڑکارو ز شمی کو گھر تک چھوڑنے جاتا تھا۔۔۔ بلکہ کہہ لو شمی کا بوڈی گارڈ بنا ہوا

تھا۔۔۔"

زی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

"بس کروزی چپ ہو جاؤ اب۔۔۔"

ثمی نے برہمی سے کہا۔۔۔

"کیوں چپ ہو جاؤ ابھی تو مزے کی سین باقی ہے۔۔۔"

زی نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں جلدی بتاؤ نہ۔۔۔"

صائمہ نے بھی جوش میں پوچھا۔۔۔

"ایک دن چھٹی کے ٹائم ہم گھر جا رہے تھے۔۔۔ وہ لڑکا اپنی ڈیوٹی انجام دے رہا تھا۔۔۔ ثمی اور میں گلی میں ٹرن ہو گئے اور سامنے کتا بھونکنے لگا۔۔۔ اب ہم دو ننھی سی جان ایک طرف دبک کر کھڑے ہو گئے۔۔۔ تبھی وہ لڑکا ہمارا محافظ بنے کتے اور ہمارے پیچ آڑے

کھڑے ہوا۔۔ ہم غنیمت گردانتے نود و گیارہ ہو گئے غلطی سے بھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا

سیدھے گھر جا کر لمبی لمبی سانسیں لینے لگے۔۔۔"

زی بلکل اس وقت میں کھوئی ہوئی بولی۔۔۔ جیسے سارا منظر اسکے سامنے ہو۔۔۔

"اوہ مطلب بچارے کو کچھ نہ ملا۔۔۔ محبت کرتا تھا تو بولا کیوں نہیں۔۔۔ وقت رہتے کہہ

دینا چاہیے ورنہ بعد میں پچھتاوا ہی رہ جاتا ہے۔۔۔"

صائمہ کے لہجے میں افسردگی در آئی۔۔۔

تینوں اس بات سے انجان تھی کہ روم کے باہر کھڑے شخص کو اپنے پیروں پے کھڑا رہنا

محال لگ رہا تھا۔۔۔ وہ جس کام کے لیے آیا تھا بنا کچھ کہے واپس لوٹ گیا۔۔۔





آج صائمہ کے گھر کے لان میں بارات کا انتظام کیا گیا تھا۔۔۔ جس کی ساری تیاری وکی مانی  
میر اور حادی نے مل کر اسفندیار صاحب کے ساتھ کی تھی زمان صاحب بھی اسفند  
صاحب کے ساتھ تھے۔۔۔

گھر کو ملٹی کلر کے لائٹس سے سجایا گیا تھا۔۔۔ لان میں چھوٹا سا اسٹیج بنایا گیا تھا۔۔۔ جس کو  
بنوانے کے لیے میراومانی جٹے تھے۔۔۔ اور وکی حادی بونے کی سیٹینگ اریج کروارہے  
تھے۔۔۔ اور ایک طرف دو کرسی ڈالے اسفند اور زمان صاحب بیٹھے تھے۔۔۔

سارا کام نپٹانے کے بعد سب فریش ہوئے کھانا کھایا۔۔۔ اور میر کے ذمے لڑکیوں کو پارلر  
کی پک اینڈ ڈراپ کا کام دیا جیسے میر نے منہ بسورے مان لیا۔۔۔ کیونکہ حادی نے سختی سے  
کہا تھا پارلر کے پاس ہی رہنا ہے اور ساتھ واپس لے کر آنا۔۔۔ جس پر میر جی جان سے کڑتا  
پر لحاظ آڑے آگئی اور اسے چپ ہونا بہتر لگا۔۔۔

تھوڑی دیر ریسٹ کرنے کے بعد میر سب لڑکیوں کو لے کر پار لرنکل گیا اور باقی سب  
ادھر اُدھر ہو کر گھوم ہو گئے۔۔۔

"کیا ہے بھالو۔۔۔"

دیا چڑھ کر بولی۔۔۔ گاڑی میں بیٹھ کر دیا نے پلیر اون کیا تو میر کو تپ لگی ہوئی تھی اور تپ  
گیا اور بند کر دیا۔۔۔

"تم آگے بیٹھی ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں کچھ بھی کرو گی۔۔۔"

دیا کے بھالو بولنے پر میر خجل ہوتا برہمی سے بولا۔۔۔ بھابھی کے سامنے تک تو ٹھیک تھا پر  
اور کسی کے سامنے بھی وہ بھالو بولے میر کو اچھا نہیں لگا۔۔۔

"دیا میر ٹھیک کہہ رہا دو منٹ کا راستہ ہے چپ کر کے بیٹھ جاؤ۔۔۔"

صائمہ نے پچکارتے ہوئے کہا اسے میر کا نجل ہونا سمجھ آ گیا تھا۔۔۔

"جی بھابھی۔۔۔"

دیانے بھی چپ سے بات مان لی۔۔۔ شاید اسے بھی احساس ہوا تھا کہ اس نے غلط کہہ دیا ہے کچھ۔۔۔

گاڑی میں خاموشی کا راج رہا اور پھر پارلر آ گیا سب باہر نکل کر اندر جانے لگی تو دیا واپس میر کے پاس آئی اور آہستہ سے سوری بولی جس پر میر مسکرا نے لگا۔۔۔



حادی ریڈ شروانی جس پر گولڈن کلر کی ایمبرائیڈری کی گئی تھی زیب تن کیا تھا سر پر کلمہ  
باندھے اٹے ہاتھ پر اس کی لمبی سی لٹری لپیٹے پورے ٹھاٹ باٹ سے چلتا کسی ریاست کا  
شہزادہ لگ رہا تھا اوپر آکر اسٹیج پر بیٹھا۔۔۔

مانی وکی اور میر نے بھی سمپل سا کم کڑھائی والا شروانی پہنا تھا جو کے میر کا مروں اور وکی مانی  
کا برون تھا۔۔۔ اسفند اور زمان صاحب بالکل سمپل سا شروانی پہنے تھے۔۔۔

سامنے سے آتی دلہن پر نظریڑتے حادی کی مانو سانس گلے میں اٹک کر رہ گئی تھی۔۔۔  
صائمہ زی ثنی کے ساتھ چلتی اسٹیج تک آئی تو حادی اٹھ کر صائمہ کا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ  
بیٹھا یا۔۔۔

صائمہ کا بھی ریڈ شرا تھا جس پر گولڈن کڑھائی تھی نفیس سا جوڑا پہنے اپنے شہزادے کی  
شہزادی لگ رہی تھی۔۔۔

زی اور ثنی کا بھی شرارتھاشی کامرجینڈاکلر اور زی کا آتیشی کلر کا شرارتھادونوں ہی اپنے آپ میں کوئی مہارانی لگ رہی تھی۔۔۔

دیا کا شرار امرون سیم میر کے کلر کا تھادونوں بھائی بہن آج بجلی گرا رہے تھے۔۔۔  
انوشے بیگم نے اسکائے بیلوشلوار قمیض پہنی ہوئی تھی اور حمیدہ بیگم بیلوشلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔۔۔ سب ہی اپنے آپ میں بچ رہے تھے کوئی کم نہ تھا کسی سے بھی۔۔۔

رسم شروع کی گئی سب سے پہلے زمان صاحب اور حمیدہ بیگم آکر اسٹیج پر بیٹھیں۔۔۔ حمیدہ بیگم نے صائمہ کے انگلی میں گولڈ کی رنگ پہنائی۔۔۔ اور زمان صاحب نے سلامی دی اور ساتھ ڈھیر ساری دعائیں۔۔۔

پھر اسفندیار صاحب اور انوشے بیگم اسٹیج پر آئی۔۔۔



"حمادیہ میری نازوں سے پلی بیٹی صائمہ اسفندیار آج سے صائمہ حماد شاہ کو میں پورے امید اور بھروسے کے ساتھ تمہیں سونپ رہا ہوں۔۔۔ میری بیٹی کا ہمیشہ خیال رکھنا۔۔۔"

اسفندیار صاحب صائمہ کا ہاتھ حماد کے مضبوط ہاتھوں پر تھامتے ہوئے بولے۔۔۔ انکی آواز میں نئی صاف محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ ایک باپ جب اپنے لگتے جگر کو کسی دوسرے ہاتھ میں سونپتا ہے تو دل بھر آتا ہے آواز میں نئی در آتی ہے۔۔۔

"میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں میں صائمہ حماد شاہ کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھوں گا۔۔۔ خود سے زیادہ خیال رکھوں گا۔۔۔ آپ کو کبھی کسی بات کا رنج و ملال نہ ہو گا۔۔۔ انشاء اللہ!۔۔۔"

حماد نے بڑے وثوق سے اپنے فرائض کی ادائیگی کا وعدہ کیا۔۔۔

"ہمیں تم سے ایسی ہی طاقتوں ہے۔۔۔ اللہ میرے بچوں کو ہمیشہ ہنستا بستا رکھیں

آمین۔۔۔۔"

اسفند صاحب اپنے آنکھوں کا گوشہ صاف کرتے ہوئے بولے۔۔۔



سب نے باری باری بیٹھ کر دلہاد لہن کو مٹھائیاں کھلائی۔۔۔ ثمنینہ اور سلمان ساتھ بیٹھے  
مٹھائی کھلا رہے تھے اور کان میں سرگوشی کر رہے تھے جو بامشکل حادی نے سنا اور ثمنی کی  
سرگوشی بھی صائمہ ٹھیک سے نہ سن پائی۔۔۔

پھر زینت اور وقاص رسم ادا کرنے کو بیٹھے۔۔۔ زی اور وکی نے ایک دوسرے کو اشارہ کیا  
ایک ساتھ مٹھائی اٹھائی اور ان دونوں کے منہ کی طرف کیا صائمہ تو منہ نہ کھولی پر حادی

نے جسے ہی اپنے لب و اکیے بڑی پھرتی سے زی اور وکی نے مٹھائی ایک دوسرے کے منہ  
میں کھلادیا۔۔۔ اور سب ہنس ہنس کر دوہرے ہونے لگے۔۔۔

پھر میر اور دیا بیٹھے مٹھائی کھلانے لگے تو حادی اور صائمہ دونوں نے ساتھ ہی نہ میں سر ہلا  
دیا تو عامر نے ہادیہ کو کھلایا اور دیا میر کو کھلانے کے لیے ہاتھ بڑھائی ابھی وہ میر کے منہ وا  
کرنے پر ہاتھ پیچھے ہٹاتی میر نے پھرتی سے ہادیہ کا ہاتھ پکڑے مٹھائی کھالیا۔۔۔

رسم کرنے کے بعد رخصتی کا مرحلہ آیا۔۔۔ اسفندیار صاحب نے شفقت سے بیٹی کے سر  
پر ہاتھ رکھ کر ڈھیر و ڈھیر خوشیوں کی دعائیں دی اور ساتھ ہی صائمہ باپ کے گلے لگ کر  
خوب روئی پھر اپنی ماما سے لپٹ کر رونے لگی تو حمیدہ بیگم نے دونوں کو الگ کیا۔۔۔ ان کی  
آنکھیں بھی نم تھیں۔۔۔

صائمہ کے سر پر قرآن پاک کا سایہ کرتے ایک باپ اپنی بیٹی کو رخصت کرنے آگے

بڑھا۔۔۔

گھر تو پاس ہی تھا تو گیٹ کے باہر تک رخصت کر کے ماما پاپا گھر کے اندر چلے گئے۔۔۔ اب آگے کی منزل کی طرف قدم اٹھاتے صائمہ کو ایک نئی زندگی شروع کرنی تھی۔۔۔



سب صائمہ کو ساتھ لیے حادی کے گھر پہنچے۔۔۔ حمیدہ بیگم کے کہنے پر دیا صائمہ کو ساتھ لیے حادی کے روم کی طرف بڑھ گئی ساتھ میں زی اور ثمنی بھی اوپر چلی گئی۔۔۔

"بھائی جیب گرم ہے نہ۔۔۔"

وکی نے ذو معنی کہا۔۔۔

"کیوں۔۔۔"

حادی نے حیرت سے کہا تو وہی مانی کے ساتھ میر بھی ہنسنے لگا۔۔۔

"تو بس جیب گرم رکھ اوپر ہی سارے معاملات نپٹانے ہیں۔۔۔"

مانی بولا اور پھر سب حادی کے پیچھے حادی کی درگت بنتے دیکھنے چلے گئے۔۔۔

"بھا بھی آجائیں بھائی آرہے۔۔۔"

دیا حادی کو روم کی طرف آتا دیکھ روم کے اندر جھانک کر بولی۔۔۔ نئی اور زی اس کی آواز پر آکر گیٹ چھیک کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

حادی روم تک پہنچا ہی تھا دیا نے اپنے ہاتھ پھیلائے۔۔۔



"کیا۔۔۔"

حادی پیچھے دیکھا تو تینوں اپنی ہنسی روک رہے تھے۔۔۔

"بھائی! گیٹ چھیکائی نکالیں۔۔۔"

دیا حیرت سے بھائی بولتی ایک بار پھر ہاتھ آگے کو کر گئی۔۔۔

مانی اور وکی حادی کے کان میں سرگوشی کرنے لگے۔۔۔ تب حادی 10 ہزار کے 3 بنڈل نکل کرتینوں کے ہاتھ پے رکھا۔۔۔ ثمنی اور زری سائیڈ ہو گئی۔۔۔ دیا منہ بسورے حادی کا ہاتھ پکڑ کر اس کے ہاتھ پر پیسے واپس رکھ دیے۔۔۔ جس پر سب نے اسے حیرت سے دیکھا۔۔۔

"مجھے یہ نہیں چاہیے۔۔۔ بس دس یہ بھی کوئی بات ہوئی بھلا۔۔۔"

سب کو تکتا دیکھ دیا نے کہا۔۔۔

"تو۔۔۔"

50 "ہزار۔۔۔"

دیا کے 50 کہنے پر سب دیا کو مشکوک نظروں سے دیکھنے لگے۔۔۔ اور اگلے ہی پل حادی نے دیا کے ہاتھ پر 50 ہزار کا بنڈل رکھ دیا۔۔۔

"یہ ہوئی نہ بھائیوں والی بات اب آپ اندر جاسکتے ہیں۔۔۔"

دیا خوش ہوتے حادی کو اندر جانے کی جگہ دی۔۔۔ اور باقی سب حادی کا منہ تکتے رہ گئے۔۔۔



حادی روم میں داخل ہوا پلٹ کر گیٹ کو لاک کر کے بیڈ کی طرف بڑھ گیا۔۔

"السلام علیکم"....!

حادی سلام کرتا بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔!"

صائمہ منمنائی۔۔ حادی آگے بڑھ کر سائٹ ٹیبل کے دراز سے ایک ریڈ کلر کا مخملی ڈبہ

نکالا۔۔۔

"پیر آگے کرو۔۔۔"

حادی نے آہستہ سے کہا تو صائمہ ایک نظر حادی کی طرف دیکھ کر جھجھکتے ہوئے پیر آگے  
کو کی۔۔۔

"یہ پائل ہمیشہ تمہارے پیر میں نظر آئے مجھے۔۔۔"

حادی صائمہ کے پیروں میں پائل پہناتے ہوئے ایک نظر صائمہ کو دیکھ کر بولا۔۔۔

"پر پائل تو۔۔۔"

صائمہ ادھور ابول کر چپ ہو گئی کے حادی کو برا نہ لگ جائے۔۔۔

"ہمممم اس میں گھنگھورو نہیں لگا دیا ہے میں نے۔۔۔ تم اسے پہن سکتی ہو۔۔۔ اتارنے کی  
ضرورت نہیں۔۔۔"

حادی صائمہ کی بات سمجھ کر بولا تھا۔۔۔ حادی صائمہ کو منہ دیکھائی میں بنا گھنگھورو والے پائل دیا تھا جو کے نفیس سہ ڈیزائن بنا ہوا تھا جس کی خوبصورتی میں مزید اضافہ تب ہوا جب حادی نے پائل اپنی شریک حیات کے نرم و نازک پیروں میں پہنایا۔۔۔

پائل میں لگی گھنگھورو کی آواز اگر کوئی غیر محرم سن لے تو عورت بے حیا کہلاتی ہے۔۔۔ اللہ جی کو سخت نہ پسند ہے۔۔۔ عورت کو ایسے زیور پہننے سے سخت منع کیا گیا ہے جس کی آواز سے کوئی غیر محرم رجھائے۔۔۔

عورت کو سجنے سنور نے کا پورا حق دیا گیا ہے بشرطیکہ وہ سچ دھج صرف اپنے شوہر کے لیے ہو۔۔۔

"جی۔۔۔"

صائمہ نے بس جی کہنے پر اکتفا کیا۔۔۔



"ہاں جی تو آپ سمجھ بھی گی ہونگی کہ یہ پائل میں نے کیوں پہنائے ہیں۔۔۔"

حادی نے شرارت سے کہا۔۔۔ صائمہ ایک نظر اسے دیکھ کر واپس پلکیں جھکا گی بولی کچھ نہیں۔۔۔

"یہ پائل نہیں بلکہ میری محبت کی بیڑیاں ہیں۔۔۔"

حادی اپنی ہنسی دبائے بولا۔۔۔

"مجھے منظور ہے۔۔۔"

صائمہ ایک لمحہ بھی ضائع کئے بنا بولی۔۔۔ اور حادی اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔

"میں سوچ رہا ہوں اپنی محبت پر ایک کتاب لکھ ڈالوں جس کا عنوان کچھ یوں ہوگا۔۔۔

"سایہ تیرے عشق دا"

Visit us at <http://novelhinovel.com>

حادی صائمہ کا ہاتھ تھامے اسے کھڑے کرتا ہوا بولا۔۔۔

پھر دونوں نے وضو کیا اور اپنے اللہ جی کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے۔۔۔

"آپ مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہے۔۔۔؟"

نمی ڈرتے ہوئے پوچھی۔۔۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔"

مانی نے بنا نمی کی طرف دیکھے جواب دیا۔۔۔

"میں نے کال کیا آپ نے مجھ سے ٹھیک سے بات نہیں کی۔۔۔"

نمی اسے گہری نظروں سے دیکھ کر بولی۔۔۔

"میں بڑی تھا۔۔"

مانی ہنوز سامنے دیکھتے ہوئے بولا۔۔

"اوکے۔۔"

نمی بھی منہ پھیر لی۔۔ اور گاڑی کے باہر نظر مرکوز کر لی۔۔

مانی کن آنکھیوں سے دیکھا تھا اور پھر اپنا سارا دھیان ڈرائیونگ پر لگالیا۔۔

10 منٹ میں ہی نمی اور مانی گھر پہنچ گئے تھے۔۔ نمی گاڑی سے اتر کر کب گھر چلی گئی

مانی کو پتہ ہی نہ چلا۔۔ دو منٹ بعد جب وہ اپنے برابر میں دیکھا تو جگہ خالی تھی۔۔ ایک

منٹ بھی ضائع کئے مانی زن سے گاڑی آگے بڑھاتا چلا گیا۔۔

وکی 10 منٹ کے راستے کو آدھے گھنٹے بنا کر زی کو گھر پہنچایا۔۔۔ آج وکی زی کو زیچ کرنے پر تلا ہوا تھا۔۔۔ زی جتنا کہتی سپیڈ بڑھانے وکی گاڑی اتنا ہی سلو چلاتا۔۔۔ اللہ اللہ کرتے زی کا گھر آیا تو زی نے لمبی سانس ہوا کے سپرد کی۔۔۔ اور زن سے گاڑی سے اترتے گھر کے اندر۔۔۔ وکی اسکی پشت دیکھتا رہ گیا جو خدا حافظ تک نہ بولی تھی۔۔۔



آج ولیمہ تھا اور ساری تیاری پہلے ہی کر لی گئی تھی سو کوئی کام نہیں تھا سب آرام کر رہے تھے۔۔۔ سب کی صبح 10 بجے ہوئی تھی۔۔۔ اور 11 بجے تک وکی مانی زی ثمنی سب ساتھ صائمہ کا ناشتہ لے کر آئے تھے۔۔۔ انوشے بیگم نے پہلے ہی یہ کام ان سب کے ذمے لگا دی تھی۔۔۔ سب پہلے صائمہ کے گھر پہنچے وہاں سے انوشے بیگم کا تیار کردہ ناشتہ لیے حادی کے گھر دھاوا بول دیا۔۔۔



"بھا بھی آجائیں نیچے سب آگئے ہیں۔۔۔"

دیا صائمہ کے روم میں آکر بولی۔۔۔ حادی پہلے ہی نیچے جا چکا تھا۔۔۔ وکی نے میسج کر کے  
بتا دیا تھا اپنے پہنچنے کا۔۔۔

"ہاں چلو۔۔۔"

صائمہ کہتی دیا کے ساتھ ہی باہر آگئی۔۔۔

"السلام وعلیکم بھا بھی جان۔۔۔"

وکی نے کن آنکھیوں سے حادی کو دیکھتے ہوئے کہا جو اس کے دوسری طرف بیٹھا تھا۔۔۔

"السلام وعلیکم بھا بھی جان۔۔۔"

مانی بھی وکی کی تائید کیا تھا۔۔۔ اور ساتھ ہی وکی کی طرف دیکھ کر ایک آنکھ دبایا۔۔۔

"تم دونوں باز آ جاؤ اب۔۔۔"

حادی دونوں کو گھورتی سے نوازا تھا۔۔۔ اور سب ہنسنے لگے۔۔۔

پھر زی ثنی اور دیانے مل کر ناشتہ لگایا۔۔۔ حمیدہ بیگم روم میں تھی میرا نہیں بلانے گیا تو وہ اسے واپس بھیج دیں کے تمہارے بابا اور میں نے ناشتہ کر لیا۔۔۔ پھر سب یںگز ناشتے کے ساتھ ساتھ ولیمے کی بات کرنے لگے۔۔۔ اور آدھے گھنٹے بعد ہی مانی وکی زی ثنی کو ساتھ لیے گھر چلا گیا کوئی کام نہ ہونے کی صورت میں سب فری تھے تو کچھ دیر کا آرام اور مل گیا تھا۔۔۔



زی اور ثمنی اپنے ڈرائیور کے ساتھ پار لڑ چلی گئی۔۔۔ اور یہاں سے دیا اور صائمہ کو میر  
پار لڑ چھوڑ کر آگیا تھا۔۔۔ حادی سب کو پار لڑ سے پک کر کے ڈائریکٹ حال جانے والا تھا  
باقی سب اپنی گاڑی میں چلے گئے تھے۔۔۔

حادی حال پہنچا تو زی ثمنی اور دیا گاڑی سے باہر نکل گئی۔۔۔ حادی دوسری طرف آکر  
صائمہ کی طرف ہاتھ بڑھایا تو صائمہ فوراً سے تھام لی اور گاڑی سے باہر نکلی۔۔۔

آج سب لڑکیوں نے فراق پہنا تھا اور سارے لڑکے ٹوپیس سوٹ۔۔۔ صائمہ کا فراق گھیر  
دار کیروٹ اور پیروٹ کلر کا تھا جو کے صائمہ کی دمکتی چمکتی رنگت میں ایک الگ ہی نکھار  
پیدا کر رہا تھا۔۔۔ اور ساتھ میں صائمہ کا ہمسفر جو کے مرجینڈا کلر کا تھری پیس پہنے کوئی  
الگ ہی لک دے رہا تھا۔۔۔ ہر کوئی ان کی جوڑی کو سراہا رہا تھا۔۔۔ ہر طرف بے منگیا  
ہو رہی تھی۔۔۔

وکی مانی نے رائے بلیو کلر کا سوٹ پہن رکھا تھا۔۔۔ اور زی ثنی نے ڈارک بلیو کلر کا فراق پہنا تھا بلیو کلر میں دونوں چھا گئی تھی۔۔۔ گوری رنگت نکھرے چہرے پر بلیو کلر، اپنے شوہر پر ستارے گر رہی تھی دونوں موصوفہ۔۔۔

اب آتے ہیں دو بھائی بہنوں کی طرف۔۔۔ دیامنہ بگاڑتی صاف کہہ چکی تھی وہ میر کے جیسا کلر بلکل نہیں پہنے گی ولیمے میں۔۔۔ تو میر نے بھی اس کی بات کی تائید کی اور دونوں نے ولیمے کی شاپنگ ایک وقت میں اور ایک دوسرے کو بنا بتائے کیا تھا۔۔۔ اپنی شاپنگ ایک دوسرے کو دیکھائی ہی نہیں تھی۔۔۔ جب دیا حال میں پہنچی تو سامنے ہی میر کھڑا تھا۔۔۔ دونوں کے منہ ایک ساتھ کھل گئے۔۔۔ منظر ایسا تھا کہ گھر کے سب حادی صائمہ کی طرف سے توجہ ہٹا کر میر اور دیا کا منہ تکتے لگے تھے۔۔۔

"یو چیٹ۔۔۔"

دیا میر نے ایک ساتھ کہا آواز ذرا تیز تھی۔۔۔

"میں یا تم بھالو۔۔۔ بھالو کی دادی۔۔۔"

ایک بار پھر دونوں ساتھ بول پڑے پر لاسٹ ورڈ میں صرف لب ہلے تھے۔۔۔

وہاں موجود سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔ سب کو پتہ تھا ان دونوں کی بحث ہوئی تھی  
کپڑوں کے کلر کو لے کر۔۔۔ تبھی سب دونوں کی شکلیں دیکھ کر حنظل اٹھائے اپنی ہنسی  
دبانے کی کوشش کرنے لگے۔۔۔

سب کے ہنسنے پر دونوں کو احساس ہو اسب ان دونوں کو ہی دیکھ رہے تو دونوں نظروں کے  
اشارے سے دھمکاتے ولیمے کی رسم کی طرف دھیان کو مرکوز کیا۔۔۔





ساری رسم کرنے کے بعد سب نے کھانا کھایا۔۔۔ اور گھر کے لیے نکلنے کی تیاری کی  
سب چلے گئے تھے۔۔۔ بس زی ثمنی کی مانی حادی لوگوں کے ساتھ ان کے گھر گئے  
تھے۔۔۔

ایک گاڑی میں صائمہ حادی اور صائمہ کے ماما پاپا تھے۔۔۔ دوسری گاڑی میں دیا میرا اور ان  
کے ماما پاپا گئے تھے۔۔۔ اور وہی کی گاڑی میں مانی زی ثمنی نے جانا تھا۔۔۔

وہی گاڑی میں آکر بیٹھا ساتھ ہی مانی آگے آکر بیٹھ گیا۔۔۔ ثمنی اور زی دونوں بیک سیٹ پر  
بیٹھی۔۔۔ وہی نے مرر ٹھیک کرتے زی کو دیکھا جو وہی کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ جسے کہہ  
رہی ہو دیکھ لیں آپ خود مانی بھائی کی حرکت۔۔۔

"فل حال کچھ نہیں بولنا کچھ دن دیکھ لیں پھر بات کرتے کہا مسئلہ ہے۔۔۔"

Visit us at: <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

وکی میسج ٹائپ کر کے زی کو سینڈ کیا۔۔۔ زی او کے کاسائن سینڈ کر دی۔۔۔

سب سے پہلے میر کی گاڑی ر کی پھر حادی کی اور لاسٹ مانی کی گاڑی گیٹ پر ر کی۔۔۔  
انوشے بیگم اور اسفندیار صاحب سب سے ملنے کے بعد صائمہ کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ  
رکھ کر دل سے خوش رہنے کی دعا دی اور اپنے گھر کی طرف رخ کیا۔۔۔

سب گھر کے اندر داخل ہوئے راہداری عبور کرتے لاؤنچ میں رکھے صوفے پر براجمان  
ہوئے۔۔۔ حادی پہلے ہی کہہ چکا تھا صائمہ ولیمے کے دوسرے دن اپنے گھر جائے گی دو  
دن کے لیے۔۔۔ دو دن بعد فلائٹ تھی ساری تیاری ہو گئی تھی۔۔۔

سب بیٹھے بات کر رہے تھے اچانک میر کو دیا کا خیال آیا۔۔۔ وہ چپ سے اٹھا اور دیا کے  
کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ روم میں داخل ہوتے ہی وہ متحیرہ تکتے لگا۔۔۔ دیا بنا چینیج

کئے ہی اپنے بیڈ پر اوندھے منہ سو رہی تھی۔۔۔ میر ہنستے ہوئے آگے بڑھا اور اسے چادر  
اوڑھا کر اے سی کا کولینگ بڑھا دیا اور گیٹ بند کر کے واپس سب کے پاس چلا گیا۔۔۔

"میر دیا کہاں ہے۔۔۔"

میر کو زینے اترتے دیکھ حادی نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

"وہ میڈم ہا تھی گھوڑے بیچ کر سو رہی ڈریس بھی چینج نہیں کیا۔۔۔"

میر نے مزے سے کہا تو سب ہنس نے لگے۔۔۔

"جاؤ بیٹا تم بھی اب آرام کرو۔۔۔"

حمیدہ بیگم صائمہ کو بولیں تو صائمہ زی ثنی کو ساتھ چلنے کا اشارہ کرتی اوپر اپنے روم میں چلی  
گئی۔۔۔

تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد زی ثمنی وکی مانی بھی گھر کے لیے نکل گئے تھے۔۔۔ سب اپنے کمرے میں جا چکے تھے۔۔۔



حادی روم کے اندر داخل ہوتا گیٹ لاک کیا۔۔۔ صائمہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے دوپٹے کے پین کھول رہی تھی۔۔۔ حادی صائمہ کی طرف بڑھ کر اس کے کندھے پر اپنی تھوڑی ٹیکائے یک ٹک آئینے میں صائمہ کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کیا۔۔۔"

صائمہ آئینے سے حادی کو دیکھتی آبرو اچکا کر پوچھی۔۔۔

"یہاں بیٹھو۔۔۔"

حادی صائمہ کو کندھے سے تھامے بیڈ پر لا کر بیٹھایا اور خود بھی سامنے بیٹھ گیا۔۔۔ بیڈ کے پاس سائیڈ ٹیبل سے دو تین مخملی ڈبیہ نکال کر سامنے رکھا۔۔۔

"یہ کس لئے۔۔۔"

صائمہ آبرو اچکا کر بولی۔۔۔

"پائل سے اپنے محبت کی بیڑیاں تمہارے پیروں میں باندھی تھی۔۔۔ یہ چین تمہارے گلے میں میری محبت کا پھندا محسوس ہوگا تمہیں اور جب جب تم یہ لوکٹ میں ہمارا نام دیکھو گی تمہیں میری محبت کی شدت کا بھرپور احساس ہوگا اور تم سرشار سی اس لوکٹ کو چوم لو گی اور تمہارے تصور میں اس وقت صرف ایک خوش نصیب شخص ہوگا اور وہ میں حماد شاہ ہونگا۔۔۔ اور یہ بالیاں تمہارے کانوں میں جب جب چھنکے گی تمہیں میری

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**



آواز تمہارے کانوں میں رس گھولتی محسوس ہوگی۔۔۔ اور یہ چوڑیاں یہ جب بھی  
تمہارے ہاتھ میں کھنکے گی تمہیں اپنا ہاتھ میرے مضبوط ہاتھوں میں محسوس ہوگا۔۔۔"  
حادی نے اپنی محبت کو ایک نئے طرح سے بیان کیا تھا۔۔۔ اور صائمہ اس کی ہر بات پر  
سرشاری سے بس اسے ہی تکے جارہی تھی۔۔۔

"میرے پاس بھی آپ کے لیے کچھ ہے۔۔۔"

صائمہ نے مزے سے کہا۔۔۔"

"اوووو وہ! دیکھاؤ پھر جلدی۔۔۔"

حادی نے آنکھیں گھومتے ہوئے کہا۔۔۔

"پہلے آپ اپنی آنکھیں بند کریں۔۔۔"

صائمہ حادی کی آنکھوں میں ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔۔

"نہیں بھئی پہلے دیکھا دو مجھے، کیا ہے۔۔۔"

حادی نے نٹھورے پن سے کہا۔۔۔

"آپ آنکھیں بند کر لیں تو مجھے بتا دیے گا۔۔۔"

صائمہ مصنوعی غصے سے بولی۔۔۔

"اچھا بھئی لو کر لی آنکھیں بند اب دو جلدی سے میرا گفٹ۔۔۔"

حادی آنکھیں بند کرتا ہوا بولا۔۔۔ اور پھر صائمہ کبڈ سے اپنی مطلوبہ شے لے کر حادی کے پاس آئی تھی۔۔۔

"جب تک میں نہ کہوں آنکھیں نہیں کھولنا۔۔۔"

صائمہ حادی کے گلے میں ٹائی باندھنے لگی۔۔۔ حادی نے جھٹ آنکھیں کھول دیں۔۔۔

"کتنی بری بات ہے حادی۔۔۔"

صائمہ حادی کو آنکھیں دیکھاتی خفگی سے بولی۔۔۔ اور حادی اس کی اداپے مسکراتا چلا گیا۔۔۔

"کیا آج سے مجھے ایک ساتھ دو ٹائی باندھنے کا حکم جاری کیا جانے والا ہے۔۔۔"

حادی اپنی ہنسی دبائے بولا۔۔۔ وہ اپنی بیوی کی سوچ پڑھ چکا تھا۔۔۔

"نہیں جان یہ ٹائی میری محبت کا پھندا ہے جو آپ کو یاد دلاتا رہے گا کہ میں صرف اپنے

حادی کی ہوں۔۔۔ اور حادی صرف صائمہ کا ہے۔۔۔"

صائمہ حادی کے گلے میں بانہیں پھیلائے رسان سے بولی۔۔۔

"اوووووہ ہووووو۔۔۔"

حادی نے صائمہ کو چھیڑا تھا۔۔۔ پر آج صائمہ چڑی نہیں تھی۔۔۔

اور وہ گھڑی یاد ہے پتہ میں نے آپ کو بھی گھڑی کیوں دیا۔۔۔"

صائمہ نے سوال کیا۔۔۔

"جی پتہ ہے مجھے۔۔۔ وہ گھڑی میری جان نے مجھے اس لیے دی تھی کہ اس گھڑی کے ہر

سیکنڈ کی ٹک ٹک کی آواز گھڑی کی نہیں بلکہ میری جان کے دھڑکن کی ہے۔۔۔ اور میں وہ

محسوس کرتا رہوں کہ میری ہم نوا ہر سیکنڈ میرے پاس ہے۔۔۔"

حادی بولتا جا رہا تھا اور صائمہ کا مارے حیرت سے منہ کھولتا جا رہا تھا۔۔۔

"آآآ آپ کو کسے پتہ۔۔۔"

صائمہ حیرت سے بولی تھی۔۔۔

"منہ بند کر لو جان من۔۔۔ اپنی بیوی کے عشق میں مبتلا ہوا شخص اپنی بیوی کی بن کہے بات بھی نہیں سمجھ سکے تو پھر کیسا عشق کا دعویٰ سوٹ ہارٹ۔۔۔"

حادی محبت لٹاتی نظروں کے حصار میں صائمہ کو قید کئے تفاخر سے بولا تھا۔۔۔ صائمہ اس کے عشق کی داستان سنتے ہی اس کے سینے سے جا لگی تھی۔۔۔



"سوری بھا بھی رات میں آپ سے ملی بھی نہیں اتنی نیند آرہی تھی۔۔۔"



دینا نشہ کے لیے کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

"ہاں اب تمہاری اتج بھی تو اتنی ہو گئی ہے ایسی تھوڑی میں تمہیں دادی اماں کہتا

ہوں۔۔۔"

میر کو بھی موقع ملا تھا اسے چڑھانے کارات وہ دیا سے بات کرنے روم میں گیا تو وہ ہاتھی  
گھوڑے بچ کر سو رہی تھی۔۔۔

"تو میں بھی بھالو ٹھیک کہتی ہوں تم ہو ہی ایک نمبر کے بھالو۔۔۔"

دیا تپ کر بولی۔۔۔

"اچھا بس تم دونوں کبھی چپ بھی رہ لیا کرو۔۔۔"

حمیدہ بیگم دونوں کو ڈپٹنے لگیں تو دونوں ایک دوسرے کو منہ چڑھانے لگے۔۔۔

"ان کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

حادی نے سر جھٹک کر کہا۔۔۔

"حادی ناشتہ کے بعد صائمہ کو گھر چھوڑ آنا۔ انوشے انتظار کرتی ہو گی۔۔۔"

حمیدہ بیگم دونوں کو انگور کرتی حادی کو مخاطب کرتے بولیں۔۔۔

"جی ماما۔۔۔"

حادی نے تعابیداری سے کہا۔۔۔

"بھائی میں ساتھ چلوں گی۔۔۔"

دیامیر کو چھوڑ جلدی سے حادی کی طرف متوجہ ہو کر بولی۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

"تم کیوں جاؤ گی بھئی۔۔ کوئی ضرورت نہیں بھائی اسے ساتھ لے جانے کی۔۔"

دیا کی بات پر میر تپ کر بولا کل سے ہی وہ دیا سے کچھ بات کرنا چاہ رہا تھا اور دیا ہے کے اس کا اشارہ سمجھ ہی نہیں رہی تھی۔۔ یا پھر جان کر اسے تنگ کر رہی تھی۔۔

"کیوں کیوں نہیں ساتھ لے جانا تمہیں کیا مسئلہ ہے۔۔"

دیا میر کی طرف دیکھ کر بولی تھی۔۔

"نہیں کوئی ساتھ نہیں جا رہا بس حادی اور صائمہ جا رہے اور کوئی بحث نہیں ہو گی۔۔"

حمیدہ بیگم نے ہمتی فیصلہ سنایا۔۔ اور دیا کو لگا وہ اور دیر میر کو نہیں تڑپا سکے گی۔۔ میر کی بات اب سننا ہی پڑنی ہے۔۔

ناشتہ کے بعد سب اپنے روم میں چلے گئے تھے۔۔۔ تھوڑی دیر بعد حادی صائمہ کو گھر  
چھوڑنے نکلتا تب میر نے دیا کہ روم کا رخ کیا۔۔۔



دو دن ایسے گزرے پتہ ہی نہ چلا۔۔۔ رات ڈنر کا اہتمام صائمہ کے گھر ہو رہا تھا زوی کی مانی  
نمی کو بھی صائمہ نے بلایا تھا۔۔۔

ڈنر کے لیے سب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے کھانے کے ساتھ ساتھ کل ایئر پورٹ چھوڑنے  
جانے کا بھی ڈسکس کر رہے تھے۔۔۔

"میں اور مانی اپنی گاڑی لے آئینگے۔۔۔"

وکی نے کہا۔۔۔

"ہم بھی ساتھ چل رہے ہیں۔۔۔"

زی نے وکی کو باور کروایا۔۔۔ تو وکی زی کو گھورا تھا۔۔۔ پر وہاں کسے پرواہ ہوتی ہے۔۔۔

سب باتوں میں لگے کھانے سے انصاف کر رہے تھے۔۔۔ کھانے سے فارغ ہوئے تو زی نے سب کو اپنے ہاتھ کی بنی چائے پلائی تھی۔۔۔ صائمہ چائے بنانے لگی تھی تو زی آگے بڑھ کر اسے روک دی اور خود بنائی۔۔۔

چائے پی کر فری ہوئے تھوڑی دیر بعد سب سے مل کر سب اپنے گھر کی طرف چل نکلے۔۔۔



"وکی آپ نے دیکھا مانی بھائی ابھی تک شمی سے ٹھیک سے بات تک نہیں کر رہے شمی کی

طرف دیکھ بھی نہیں رہے تھے۔۔۔"

زی نے جو نوٹس کیا وہ سب وکی کو بتا رہی تھی۔۔۔

"ٹھیک کہہ رہی ہو اب زیادہ ہو گیا مجھے لگا تھا مانی ایک دو دن میں ٹھیک ہو جائے گا جو بھی

بات ہوئی ہوگی دونوں بات کر کے ٹھیک کر لینگے سب۔۔۔ لیکن اب لگتا ہے ہمیں بات

کرنی ہوگی آخر معاملہ کیا ہے۔۔۔"

وکی نے بھی زی کی بات سے اتفاق کیا۔۔۔



ساری تیاری ہو گئی تھی بس دوسرے دن سب نے جانا تھا تو رات سب جلدی سونے کے لیے اپنے روم میں چلے گئے تھے۔۔۔ صبح دس بجے کی فلائٹ تھی۔۔۔

"کتنا سارا میس کیا میں نے۔۔۔"

حادی صائمہ کے گلے میں بانہیں پھیلائے بولا۔۔۔

"اوہ پر میں نے ذرا بھی نہیں کیا۔۔۔"

صائمہ سپاٹ لہجے میں بولی۔۔۔

"کیا ہاں ذرا میری طرف دیکھ کر بولنا۔۔۔"

حادی صائمہ کو اپنی طرف موڑتے ہوئے بولا۔۔۔

"ہاں تو بول رہی ہوں نہ آپ کی یاد نہیں آئی۔۔۔"

صائمہ آنکھوں میں شرارت سموئے بولی۔۔۔

"کوئی بات نہیں میں ابھی رٹ وادیتا ہوں۔۔۔"

حادی صائمہ کو اپنے حصار میں قید کرتے ہوئے بولا۔۔۔

"مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔ صبح بات کرتے ہیں۔۔۔"

صائمہ حادی کے حصار سے نکلنے کی تگ و دو کرتے ہوئے بولی۔۔۔

"آہسہ! بیگم صاحبہ یہ آپکے شوہر کا محبت سے بنا حصار ہے۔۔۔ کوئی کوشش کام نہیں

آنی۔۔۔"

حادی اپنے حصار کو اور تنگ کرتا ہوا بولا۔۔۔ صائمہ نے اپنی کوشش ترک کر دی اور  
پورے حق سے حادی کو ہگ کر گئی۔۔۔ جس پر حادی ہنستا چلا گیا۔۔۔



ایئر پورٹ پہنچ کر سب وہی بیٹھے تھے۔۔۔ جب جہاز اڑانے لگا تب سب نے واپسی کی راہ  
لی۔۔۔

انوشے بیگم اور اسفندیار صاحب گھر میں ہی سب سے مل لیے تھے۔۔۔ ایئر پورٹ صرف  
مانی وکی ثمنی اور زی گئے تھے۔۔۔ واپسی ان کی ایک بجے کے قریب ہونی تھی تو وکی اور زی  
نے پیلن کیا تھا کے لنچ کے بہانے دونوں کو ساتھ بیٹھایا جائے اور اگر لگے کے دونوں ایک  
دوسرے سے انجان الگ تھلگ رہے تو پھر ہی ہم دونوں سے الگ میں بات کریں گے۔۔۔

پر ہوا وہی مانی وکی سے بات کر رہا تھا پر ثمنی بالکل چپ سی بیٹھی زی کچھ کہتی تو جواب دیتی اور  
پھر چپ ہو جاتی۔۔۔

وکی اور زی آنکھوں کے اشاروں میں بات کر رہے تھے ایک دوبار ثمنی اور مانی نے بھی  
نوٹ کیا پر دونوں آپس میں بات کر رہے یہ سوچ کر اگنور کر گئے۔۔۔



"ثمنی ایک بات پوچھوں سچ بولے گی۔۔۔"

زی نے تمہید باندھی۔۔۔

"ہمممم!۔۔۔"



شمی نے اتنا ہی کہنے پر اکتفا کیا۔۔۔ وہ مانی کی بے رخی پر خود ہی بہت پریشان تھی اسے تو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا مانی کو آخر کیا شکایت ہے۔۔۔

"مانی بھائی اور تیرے بیچ کوئی جھگڑا ہوا ہے کیا۔۔۔"

زی نے سوچ سوچ کر کہا۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

شمی نے بے لچک کہا۔۔۔

"پھر تو اتنی چپ چپ کیوں ہو گی۔۔۔ نہ بات کرتی ہے نہ ٹھیک سے جواب دیتی

ہے۔۔۔"

زی نے سپاٹ سے انداز میں کہا۔۔۔ اور شمی کی آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ کر گرا تھا۔۔۔

"کیا ہوا یا رکچھ تو بتا۔۔ میں بات کرتی ہوں مانی بھائی سے وہ ایسا کیوں کر رہے۔۔۔"

زی ثمی کو خود سے لگائے ہوئے بولی۔۔۔

"نہیں چھوڑ دے اس بات کو یہی ختم کر جب ان کی مرضی ہوگی خود بات کر لینگے۔۔۔"

ثمی نے ٹھر ٹھر کر کہا اس کی آوازیں بھی نمی صاف واضح تھی۔۔۔

"اچھا نہیں کہتی کچھ تو خود کو سنبھال سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"

زی ثمی کو خود سے الگ کرتی حوصلہ دلار ہی تھی۔۔۔ ثمی نے بھی اپنے آنسو صاف کیے اور

خود کو نارمل کرنے لگی۔۔۔



Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

سب کینیڈا پہنچ گئے۔۔ اور اب آرام کرنے اپنے اپنے روم میں چلے گئے تھے۔۔ صائمہ روم میں پہنچ کر سب سے پہلے انوشے بیگم کو کال کی۔۔ ان کو اپنی خیریت کا بتا کر پھر زی ثمی کو میسج کی اور خود بھی آرام کرنے کے لیے بیڈ پر لیٹ گئی۔۔

زی ثمی کو میسج میلا تو دونوں اس وقت ساتھ تھی۔۔ پھر تھوڑی دیر دونوں صائمہ کی باتیں یاد کرتی کبھی ہنستی تو کبھی اداس ہوتی آخر کو روز کا ملنا جلنا تھا۔ ایک عادت سی ہو گئی تھی اب اداسی میں دونوں مسکرا رہی تھی۔۔

مانی وکی بھی حادی کی کمی محسوس کر رہے تھے جب کہ حادی اتنا بولتا بھی نہیں تھا۔۔ صرف دونوں کی باتیں سنتا اور جہاں ضرورت ہوتی بس وہی بولتا تھا۔۔ پھر بھی دونوں کو حادی کے نہ ہونے سے ایک کمی سی لگ رہی تھی۔۔



Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

کچھ دن پہلے جب میر دیا کے پاس گیا۔۔۔ تب دیا کو لگا میر اپنی بات کرنے آیا ہے پر جب میر نے بولنا شروع کیا دیا کا مارے حیرت سے منہ کھل گیا۔۔۔

"دیا کی بچی کہاں بھاگ رہی ہو۔۔۔"

میر دیا کے روم میں آیا تو دیا واشر روم کی طرف بڑھنے لگی تھی۔۔۔

"کہاں میں تو منہ دھونے جا رہی تھی نیند بھگانے کے لیے۔۔۔"

دیانے بات بنایا۔۔۔

"ہاں پتہ ہے مجھے مجھ سے بھاگ رہی ہو۔۔۔ پر میں یہاں اپنی کوئی سفارش کروانے نہیں

بلکہ تمہیں کچھ بتانے آیا ہوں۔۔۔"

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

میر نے قطعیت سے کہا۔۔

"اوہ میں تو بس تمہیں تنگ کرنے کے لیے بھاگ رہی تھی۔۔"

دیانے بھی سچ بتایا۔۔

"مجھے پتہ ہے۔۔ خیر جو بات میں بتانے والا ہوں اسے سننے کے لیے دل پر پہلے ہی ہاتھ رکھ

لو۔۔"

میر جان کر اب دیا کو تنگ کرنے کے لیے بات کو طول دے رہا تھا۔۔

"جلدی بتا پھر کیا بات کرنے آیا تھا۔۔ سیدھا بتا ورنہ میں کچھ بھی مار دوں گی اٹھا کر۔۔"

دیامیر کے تنگ کرنے پر جبر ابولی۔۔



"وہ آنٹی یاد ہے تجھے۔۔۔"

میر کی آنکھوں میں چمک تھی جو کے دیا نے دیکھ لیا تھا۔۔۔

"کونسی آنٹی کیا ہوا آنٹی کو۔۔ اور یہ اتنا چمک کیوں رہا ہے آخر بات کیا ہے بتا بھی

دے۔۔۔"

دیا نجل ہوتی ایک سانس میں سب بولنے لگی۔۔۔

"وہی آنٹی بھائی کے دوست کی ماما۔۔ جو تجھے آنکھیں بھر بھر کے تکے جا رہی تھیں۔۔۔ تو

نے مجھے بتایا بھی تھا۔۔۔ وہ آنٹی، یاد آئیں۔۔۔"

میر پوری تفصیل بتانے لگا۔۔۔

"ہاں یاد ہے کیسے بھول سکتی ہوں۔۔ اتنا بھی کوئی گھورتا ہے کسی کو، جیسے وہ ٹٹکی باندھے

مجھے پزل کر رہی تھیں۔۔۔"

دیا اس وقت کو یاد کرتے منہ بسورے بولی۔۔۔

"ہاہاہاہاہا! ان کے دیکھنے پر اتنا کچھ کہہ گئی۔۔ کیوں گھور رہی تھی یہ پتہ چلے گا تو کیا

کرے گی۔۔۔"

میر ہنستے ہوئے معنی خیزی سے بولا۔۔۔

"زیادہ بات کو کھینچ مت سیدھا مدے پر آ۔۔ کیا بولنا چاہ رہے ہو بھائی۔۔۔ اب کوئی

ڈرامائی انداز میں کچھ بولا تو میں تیرا خون کر دوں گی۔۔۔"

دیانت سماجت کے ساتھ ساتھ بپھرے ہوئے بولی۔۔۔ میر بھی سیریز ہوا۔۔۔

"مجھے لگتا ہے۔۔۔ بلکہ پورا یقین ہے وہ آنٹی تجھ پر نظر رکھی ہوئی ہیں۔۔۔"

میرا تناسیر یزانداز میں بولا کہ دیا کو لگا پوری بات بتائے گا۔۔۔ پر پھر میر نے بات آدھوری چھوڑ دی جس پر ایک بار پھر دیا تلملا گئی۔۔۔ ہاتھ میں کنگھی لیے بال جھاڑ رہی تھی وہی کنگھی میر کو ماری۔۔۔ پر میر پہلے سے حملے کے لیے تیار بیٹھا تھا فوراً سے کیچ کر لیا۔۔۔ اور دیا منہ بنا کر بیٹھ گئی۔۔۔

"اچھا سوری۔۔۔ دراصل بات یہ ہے کہ وہ آنٹی کو تم پسند آگئی ہو شاید اپنے بیٹے کے لیے۔۔۔ لیکن۔۔۔"

میر دیا کو پچکار تے ہوئے بتایا۔۔۔

"لیکن کیا۔۔۔"

دیا صرف لیکن ہی بول پائی تھی اسے ذرا بھی اس بات کا اندازہ نہیں تھا۔۔۔

"لیکن ہم جارہے ہیں دو سال کے لیے یہ سن کر ان کے چہرے پر اداسی چھا گئی تھی۔۔۔"

میر نے افسوس سے کہا۔۔۔

"شکر ہے کسی سے کچھ کہا تو نہیں ہے نہ۔۔۔ میں نے کوئی شادی وادی نہیں کرنی میں بتا چکی ہوں دونوں کی ساتھ شادی ہوگی ورنہ میں تجھے کچا چبالو نگی۔۔۔"

دیانے دھمکی والے انداز میں کہا۔۔۔ ایک بار پھر میر کھل کر ہنسنے لگا۔۔۔ اسے پتہ تھا یا ایسا ہی ریکٹ کرے گی۔۔۔ بس وہ حظ اٹھانے کے لیے اسے سب گھوما پھرا کے بتا رہا تھا۔۔۔



تین دن گزر گئے تھے اور مانی کا رویہ ابھی تک ویسی تھا۔۔۔ وکی اور زی نے اب کے بار  
دونوں سے بات کرنے کی ٹھان لی تھی آخر معاملہ کیا ہے۔۔۔ نہ خود سلجھا رہے نہ کچھ  
بتا رہے تھے۔۔۔

"وکی اب بہت ہو گیا آپ مانی بھائی سے بات کیوں نہیں کرتے۔۔۔"

زی اکھڑے ہوئے انداز میں وکی سے بولی۔۔۔

"ہمممم آج ہی میں فری ہو کر جاتا ہوں مانی سے بات کرنے۔۔۔"

وکی ہنکار بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

"یار گھر آ جا گھر پے کوئی نہیں ہے میں اکیلے بور ہو رہی تو آ جا ساتھ تیاری بھی کر

لینگے۔۔۔"



نشی نے زی کو کال کر کے گھر بلایا تھا۔ اور زی تھوڑی دیر بعد (شام کے چھ بج رہے تھے)  
نشی کے گھر پر تھی۔۔۔

"اوپے بھائی کہا ہے تو آج ملا ہی نہیں مجھ سے۔۔۔ مجھے کام تھا تھوڑا بھی کہا ہے بتائیں آتا  
ہوں۔۔۔"

وکی مانی سے پوچھا۔۔۔

"کیا کام ہے بول۔۔۔ میں گھر ہی ہوں۔۔۔"

مانی سوال کن لہجے میں کہا۔۔۔

"میں تھوڑی دیر میں آ رہا ہوں پھر بات ہوگی۔۔۔"

وکی بولتا ہوا کال کٹ کر دیا۔۔۔



"کیا بھائی تو تو عید کا چاند ہی ہو گیا ہے۔۔۔ نظر ہی نہیں آتا۔۔۔"

وکی خفگی سے بولا۔۔۔

"بس بڑی تھا آج کل۔۔۔"

مانی چھوٹ بولا۔۔۔

"کہاں بڑی تھا مجھے بھی آج بتا ہی دے۔۔۔"

وکی تھوڑا برہمی سے بولا تھا۔۔۔

"کچھ خاص نہیں یار تو بتا کیا کام تھا۔۔۔"

مانی بات ٹالنے کے لیے بولا۔۔۔

"میں آج تیری ایک نہیں سنوں گا۔۔۔ بتا مجھے سب کیا ہوا ہے کیوں اتنا بے مروت ہو گیا ہے۔۔۔"

وکی غصے میں بولا۔۔۔ ایک پل کے لیے مانی کو لگاؤ کی اس کے خلق سے بھی بات نکلوا سکتا ہے۔۔۔

"کچھ نہیں یار بس مجھے سمجھ نہیں آرہی کیسے بتاؤں کیا بتاؤں اس کی بھی کوئی غلطی نہیں۔۔۔"

مانی عجیب و غریب قسم کے فکرے بول رہا تھا جو کے وکی کے سر سے گزر گیا۔۔۔

"ٹھیک سے صاف بات کر پہلیاں نہ بوجھا۔۔۔"

وکی نے یاسیت سے کہا۔۔۔

"حادی کی کال آرہی ہے۔۔۔"

وکی اپنا فون دیکھ کر بولا۔۔۔ اسی وقت مانی کا فون بجاجو کے بیڈ پر پڑا تھا وہ دیکھے بغیر کٹ کر دیا۔۔۔

"السلام وعلیکم! کیا حال ہے بھائی وہاں جا کر اپنے بھائیوں کو ہی بھول گیا ہے۔۔۔"

وکی کال ریسو کرتے ہوئے شکوہ کناں تھا۔۔۔

"بس یار بزی تھا۔۔۔ ابھی فری تھا تو سوچا حال چال دریافت کر لیا جائے۔۔۔"

حادی مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

"ہاں بھائی بڑے آدمی ہیں آپ، کہاں آپ کو فرصت ہوگی۔۔۔"

مانی نروٹھے پن سے بولا۔۔۔

"اوہ تو دونوں نمونے ساتھ بیٹھے ہیں۔۔۔"

حادی مذاق میں بولا۔۔۔

"ہاں بس تیسرے نمونے کی کمی ہے جلدی آجا واپس۔۔۔"

وکی بد لے میں نہ بولے ایسا ہو سکتا ہے کیا۔۔۔

"اور کیا ہو رہا آج دونوں ساتھ کیا پلین کر رہے۔۔۔ کبھی میرے واپس آنے سے پہلے شادی کرنے کا پلین تو نہیں بنا رہے۔۔۔"



حادی سیریز انداز میں بولا اور پھر خود ہی اپنی بات پر ہنسنے لگا۔۔۔

"اڑالے مذاق بھائی آج تیرا دن ہے۔۔۔ کل ہماری بھی رات آئے گی۔۔۔"

وکی کے زبان میں خارش ہوا تھا۔۔۔ مہاورا ہی بدل ڈالا۔۔۔

"ہاہاہاہاہاہا!۔۔۔"

تینوں کا جاندار قہقہہ گنجا تھا۔۔۔



تھوڑی دیر ادھر ادھر کی باتیں ہو رہی تھیں۔۔۔ مانی کا فون پھر بجا اور ایک بار پھر وہ بنا دھیان دیے کال کٹ کر دیا۔۔۔ اور کبھی کھوسہ گیا تھا۔۔۔ وکی کے نام لے نے پر ہوش کی دنیا میں واپس آیا تھا۔۔۔

"حادی یار تو ہی اس ہلکے کو سمجھا۔۔۔ خود بھی پاگل ہے اور ساتھ میں ہمیں بھی پاگل کر دیگا۔۔۔"

وکی موقع پا کر حادی کو بھی اپنے ساتھ گھسیٹنا کہ مانی کچھ تو بتائے آخر بات کیا ہے۔۔۔

صائمہ حادی کے برابر میں ہی اپنا فون لے کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ حادی کے فون سے آواز اتنی تیز تھی کہ صائمہ صاف ان کی بات سن سکتی تھی۔۔۔

"کیوں کیا کیا مانی۔۔۔؟"

حادی حیرت سے پوچھا۔۔۔ کیونکہ وہ کی کا تو وہ مان سکتا تھا پر مانی کا کوئی جھول اسے ہضم نہ ہوا۔۔۔

حادی کو حیرت زدہ دیکھ کر صائمہ کو کچھ کھٹکا فوراً سے حادی کے کان سے ایک ہینڈ فری نکال کر خود بھی لگالی تھی۔۔۔ جس پر حادی نے کچھ نہ کہا۔۔۔

"اس کے اور شمی کے بیچ پتہ نہیں کیا ہوا ہے۔۔۔ دونوں ہی نہیں بتا رہے زی نے شمی سے پوچھا تھا شمی نے صاف کہہ دیا مجھے خود بھی نہیں پتہ۔۔۔ تیری شادی کے دنوں سے یہ سب چل رہا ہے۔۔۔ اب تو ہی پوچھ اس سے مجھے تو کچھ بتا ہی نہیں رہا۔۔۔"

وکی نے کھل کر ساری بات بتائی۔۔۔ جس پر صائمہ اور حادی حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے پر بولا کچھ نہ گیا دونوں سے۔۔۔

"مانی یار کیا ہوا ہے بتا بھائی کیوں خود کو بھی افیت دے رہا اور اسے بھی۔۔۔"

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

حادی طمانیت سے بولا۔۔۔

"یار وہ کسی اور کو پسند کرتی ہے۔۔۔ مجھے پہلے پتہ ہوتا تو میں کبھی جلدی نہ کرتا۔۔۔"

مانی نے اپنے تئیں جو دماغ لگایا تھا بولا۔۔۔

پر مانی کی بات سن کر ان پانچوں نفوس کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔

"مانی یہ تجھ سے کس نے کہا۔۔۔"

وکی تمس سے بولا۔۔۔

"میں نے ان تینوں کی بات سنی تھی مہندی کی رات جب میں اسفندیار انکل کے پاس گیا

تھا۔۔۔"

مانی نے سب کچھ بتایا مہندی کی رات سے لے کر اب تک جو ہوا۔۔۔ کس طرح وہ اذیت میں تھا۔۔۔ ایسا ہو گیا تھا اس کے لیے کہ نہ اس بات کو نگل سکتا تھا ناگل پارہا تھا۔۔۔

"مانی بھائی آپ ہوش میں تو ہیں یہ کیا فضول بول رہے۔۔۔"

اچانک سے فون کی اسپیکر میں صائمہ کی آواز گونجی۔۔۔ آواز تند و تیز تھی جس پر وہ پانچوں نفوس دنگ رہ گئے۔۔۔ کبھی صائمہ کی تیز آواز بھی نہ سنی تھی اور آج ایسے تند آواز میں وہ بول رہی تھی۔۔۔

"آپ کو ایک بار سوچنا تو چاہیے تھا۔۔۔ آپ کی بچپن کی محبت ہے۔۔۔ اور اب آپ کی منکوحہ بھی۔۔۔ آپ نے ایسا ویسا سوچا بھی کیسے۔۔۔ آپ اتنی بڑی بات بول گئے۔۔۔ کم از کم آپ کسی سے پوچھ تو سکتے تھے ثمنی سے نہیں تو مجھ سے یازی سے بات کرتے۔۔۔ اگر ایسا کچھ ہوتا بھی تو آپ کو اس طرح تو نہ پتا چلتا نہ۔۔۔ اللہ نے آپ کی پاک محبت کو آپ کا محرم بنایا ہے۔۔۔ آپ نے ایک بار بھی اپنے اللہ کا فیصلہ اور اپنی دعاؤں کے



عوض نہیں سوچا۔۔۔ اس لیے کہتے ہیں ہر بات کو پورا جان کر ہی اس کا مطلب نکالا

جائے۔۔۔"

صائمہ نان اسٹاپ مانی کو کیا کچھ سنائے جا رہی تھی۔۔۔ حادی نے اپنا ہاتھ جب صائمہ کے ہاتھ پر رکھ کر دباؤ ڈالا تب صائمہ کو احساس ہوا اور وہ فوراً سے چپ ہو گئی۔۔۔

"کیا ہوا شمی یہ لو پانی پیو۔۔۔"

زی جلدی سے شمی کو پانی کا گلاس پکڑائی جو کب سے آنسوؤں کا بندھ باندھے سب سن رہی تھی پر اب اس کا ضبط جواب دے گیا تھا۔۔۔ اور وہ ہچکیوں سے رونے لگی تھی جب زی کو محسوس ہوا شمی کی حالت کا وہ فوراً کال کٹ کر گئی۔۔۔

"میں بعد میں کال کرتا ہوں زی کی کال آرہی ہے۔۔۔"

وکی کے فون نمبر پر زی کی کال آرہی تھی۔۔۔ وکی کو خطرے کی گھنٹیاں بجتی لگی کیوں کہ دوبار مانی کا فون بجا تھا۔۔۔ انقریب کال ریسیو ہوگی ہو۔۔۔ اس خیال کے تحت وہ حادی کی کال کاٹ کر زی کی کال پک کیا۔۔۔



وکی مانی کو ساتھ لیے شمی کے گھر پہنچا گھر میں کوئی نہیں تھا صرف زی اور شمی تھی۔۔۔ زی اضطراب کی کیفیت میں روم کے گیٹ پر آتی پھر شمی کو چپ کرواتی۔۔۔ زی کے خود کے ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے شمی کی غیر ہوتی حالت دیکھ کر۔۔۔

وکی مانی گھر پہنچے تو زی اوپر روم کی طرف نظر آئی وکی فوراً سے اوپر کو بھاگامانی بھی اس کی پیروی کرتا زینے چھڑنے لگا۔۔۔

"زی تم میرے ساتھ نچے چلو بات کرنی ہے۔۔۔"

وکی کو کچھ سمجھ نہ آیا تو زی کو کچھ بھی جو منہ میں آیا بول کر اشارہ دیا۔۔۔

زی وکی روم سے چلے گئے تھے اب صرف ثمنی اور مانی تھے۔۔۔ مانی خراماں خراماں چلتا زی کے پاس نچے بیٹھ گیا تھا۔۔۔ جہاں ثمنی ہوش و خرد سے بیگانہ اپنے رومے کا شغل کر رہی تھی۔۔۔

"ثمینی۔۔۔"

مانی تھوک نکلتے ہوئے بس ثمنی ہی پکارا تھا۔۔۔ پر ثمنی کے کانوں میں جوں تک نہ رینگتی تھی۔۔۔

"معاف کر دو میں نے اپنے ساتھ تمہیں بھی تکلیف دی تم بھی میری طرح اذیت سے دو

چار ہوئی۔۔۔"

مانی ثمنی کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتا ہوا اپنی غلطیوں کا اعتراف کر رہا تھا۔۔۔ مانی کا ہاتھ لگتے ہی ثمنی ہوش کی دنیا میں لوٹی تھی اور برق رفتاری سے اپنا ہاتھ پیچھے کو کر گئی۔۔۔

"تم مجھے جو سزا دو گی مجھے منظور ہے۔۔۔ آئندہ ایسی کوئی غلطی نہیں ہو گی۔۔۔ دیکھو کان

بھی پکڑ لیا اب تو معاف کر دو۔۔۔"

مانی گھٹنوں کے بل بیٹھا ثمنی کے سامنے کان پکڑے معافی مانگ رہا تھا۔۔۔

"مجھے آپ سے کوئی شکوہ نہیں اور نا ہی مجھے اس وقت آپ سے کوئی بات کرنی ہے۔۔۔"

آپ پلیز جائیں یہاں سے۔۔۔"

ثمنی منہ پھیر کر بولی۔۔۔

"میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کبھی دوبارہ ایسی کوئی غلطی نہیں ہوگی۔۔۔"

مانی ثنی کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔۔۔

"میں نے کہا نہ مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔"

ثنی مانی کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے بولی۔۔۔

"یار میں کہہ رہا ہوں نہ۔۔۔ تم جو سزا دو گی مجھے منظور ہے۔۔۔"

مانی اب کے اوٹھک بیٹھک کرنے لگا تھا۔۔۔

"مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا سزا جزا سے آپ نے ایک بار بس ایک بار مجھ سے بات تو کی

ہوتی۔۔۔"



ثمى مانى كى محبت ديكھ اب پگھلنے لگى تھى۔۔۔

"اب كيا ميں مرغان كر تمھيں يقين دلاؤں۔۔۔ مان جاؤ نہ يار۔۔۔"

مانى ہارے ہوئے لہجے ميں بولا۔۔۔ مرغان كا نام سننے ہى ثمى كى ہنسى چھوٹ گئى جو وہ كب سے  
مانى كى حركتیں ديكھ كر چھپائے ہوئے تھى۔۔۔

"ہاں اب آپ كو معافى اسى شرط پر ملے گى۔۔۔ مرغان كر بانگ ديں۔۔۔"

ثمى پورى طرح مانى كى طرف گھومتى ہوئى بولى۔۔۔ ثمى كى بات سن كر مانى كو شديد قسم كا  
جھٹكا لگا۔۔۔

"سورى ايك بار پھر آئندہ كبھى اسى كوئى غلطى نہيں كرؤنگا۔۔۔"

مانی ثمنی کو اپنے حصار میں لیے بولا۔۔۔ پورے ایک گھنٹے لگے مانی کو کامیاب ہونے میں۔۔۔ آخر غلطی بھی اتنی بڑی تھی سزا تو ملنی چاہیے تھی۔۔۔ پر محبت کے آگے انسان بے بس ہو جاتا پھر کوئی غلطی سزا کچھ یاد نہیں رہتا۔۔۔

جب کبھی کوئی بات کھٹکے فوری طور پر اس بات کو کلیئر کر لینی چاہیے۔۔۔ ہر بات میں آنا کو بچ میں نہیں لانا چاہیے۔۔۔ زندگی کی گاڑی بھروسے کے پٹرول سے چلتی ہے۔۔۔ اگر انسان ہر بات کو دونوں پہلو سے دیکھ لے تو کوئی مضائقہ نہیں۔۔۔ جب چیزیں ایک طرفہ معلومات دیں تو ہمیشہ نقصان ہوتا ہے۔۔۔ مثبت سوچ ہی انسان کو کامیاب بناتی ہے ناکہ منفی سوچ۔۔۔ رشتہ کوئی بھی ہو نظریہ مثبت رکھیں تاکہ آپ کی بے باقی کسی کو تکلیف نہ دے۔۔۔ ایک چھوٹی سی غلط فہمی سے بھی انسان افیت کا شکار ہوتا ہے۔۔۔ اس بات پر غور و فکر کریں۔۔۔ ہر بار آنا کا مسئلہ نہ بنائیں۔۔۔



Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

سارے گلے شکوے غلط فہمی دور ہوئی زندگی دوبارہ اپنی خوشیوں کا راستہ بناتی سب کے لائف میں پھر سے رقص کرنے لگی تھی۔۔۔

آج چاروں لنچ کے لیے ریسٹورنٹ آئے ہوئے تھے۔۔۔ اور بل زی نے دینا تھا۔۔۔ وکی نے شرط رکھی تھی زی کی طرف سے ٹریٹ ہوگی تو ہی وہ لنچ کے لیے جائے گا۔۔۔

زی کسی کاموڈ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے بنا چوچرا کے مان گئی تھی۔۔۔ اور وکی دل سے خوش ہوا تھا۔۔۔

سب ریسٹورنٹ پہنچے تب زی نے اپنا پورا نہ حساب لیا۔۔۔ سب سے کہا بل میں دو گئی تو مینیو بھی میں بتاؤنگی۔۔۔ ثمنی اور مانی وکی کی صورت دیکھ کر اپنی ہنسی نہ چھپا سکے۔۔۔ پھر چاروں کا مشترکہ قہقہہ لگا تھا۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**



کینیڈا آئے ایک ویک ہو گیا تھا۔۔۔ حادی کے بس کچھ اور کام رہتے تھے تین چار دن میں وہ بھی ہو جانے تھے۔۔۔ پھر وہ آرام سے صائمہ کو گھوما پھر اسکتا تھا۔۔۔

صائمہ ایک بجے رات جب روم میں آئی تو حادی سو گیا تھا۔۔۔ صائمہ بیڈ پر بیٹھی تب اس کا ہاتھ حادی کے فون پر لگا جو کے حادی کی جھوٹی نیند کی چغلی کھا رہا تھا۔۔۔ صائمہ کے ذہن میں جھماکہ سہ ہوا۔۔۔

صائمہ کے روم میں آنے کی آہٹ سے حادی نے خود کو سوتا بنایا تھا۔۔۔ فون ہاتھ میں ہی تھا جلدی میں فون بیڈ پر ہی چھوڑ خود کروٹ لے کر آنکھیں موند لیا۔۔۔

"حادی آپ سو رہے ہیں۔۔۔؟"

صائمہ جان کر بولی۔۔۔

"ہاں۔۔۔"

حادی نے سوتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

"میسن! پھر یہ آواز کس کی آئی۔۔۔"

صائمہ حادی کے اوپر لدی اور اسکی آنکھوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

"ریکارڈنگ کی۔۔۔"

حادی نے دوہرا دیا۔۔۔

"اوہ اچھا ریکارڈنگ کی لپسٹک بھی ہوتی ہے۔۔۔"

صائمہ شرارت سے بولی۔۔۔



"ہاں۔۔۔"

حادی نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔۔۔

"مجھے بھی پھر ایک لے دین نہ۔۔۔ بڑے کام کی چیز معلوم ہوتی ہے۔۔۔"

صائمہ حادی کو کروٹ سے سیدھا کرتے ہوئے بولی۔۔۔ تو حادی اپنی آنکھوں پر بازو رکھ

لیا۔۔۔

"ہر کسی کی تحویل میں نہیں آتی۔۔۔"

حادی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔

اسے پتہ ہے اگر ہاں کہہ دیتا تو بیوی نے روز کے روز ریکارڈنگ کا جھانسنہ دے دے کر الٹا

تپا دینا تھا۔۔۔ اس لیے حادی نے عقل سے کام لیا تھا۔۔۔

"حادی ی ی ی ی۔۔۔"

صائمہ حادی کو کھینچتی ہوئی بولی۔۔۔

"یہاں کوئی حادی وادی نہیں۔۔۔ جاؤ باہر بیٹھو سب کے ساتھ وقت گزارو۔۔۔ میں تو کوئی ہوں ہی نہیں نہ۔۔۔ کتنا بھی انتظار کروں آخر میں تھک ہار کے سو جاؤ یہاں پرواہ کیسے ہیں۔۔۔"

حادی نے شکوہ کیا۔۔۔

"سوری نہ جانو میں آپ کو چائے دینے آئی تھی تب آپ بڑی تھے۔۔۔ پھر۔۔۔"

صائمہ روہانسی ہو کر صفائی دینے لگی۔۔۔ حادی نے اس کے لب پر اپنی انگلیاں رکھ کر چپ کر وادیا۔۔۔ صائمہ آبرو آچکائی۔۔۔

"میں تو مذاق کر رہا تھا میری جان تم نہ سارے رو مینس کاسٹاناس کر دیا کرو گڈ۔۔۔"

حادی خفگی سے بولا۔۔۔

"اچھا اور جو آپ مجھے ڈرا رہے۔۔۔ میں آپ کو خود سے ناراض ہوتا بلکل نہیں دیکھ

سکتی۔۔۔ اور ناہی کبھی مجھ میں آپ سے ناراض ہونے کی ہمت ہے۔۔۔ آئندہ اس طرح

کا مذاق نہیں کریں گے آپ۔۔۔"

صائمہ حادی کے سینے پر سر رکھے ہوئے بولی۔۔۔ اور حادی اس کی بات پر مسکرا دیا۔۔۔

"مذاق نہیں کر سکتا پھر سیریس تو کچھ کر ہی سکتا ہوں نہ۔۔۔"

حادی نے ذومعنی کہا۔۔۔ صائمہ سر اٹھا کر حادی کو دیکھی پھر دوبارہ حادی کے سینے پر سر رکھے آنکھیں موند لی۔۔۔

حادی صائمہ کے گرد اپنے بازو حائل کرتا اس سے باتیں کرنے لگا۔۔۔ صائمہ بات کرتے

کب نیند کی وادیوں میں کھو گئی پتہ ہی نہ چلا۔۔۔ صائمہ کا جواب نہ پا کر حادی سر اٹھائے

دیکھا تھا۔۔۔ اور پھر خود بھی آنکھیں موند لیا اور نیند اس پر بھی مہربان ہو گئی۔۔۔



آج مانی وکی کے ساتھ یونی آیا تھا۔۔۔ اور یونی میں ہی اچانک سب کا پیلن بن گیا آوٹینگ  
کا۔۔۔

"وکی مجھے آج شاپنگ مال جانا ہے۔۔۔"

زی اٹھلاتی ہوئی بولی۔۔۔

"مممم بیگ چیک کر لو کارڈ لائی ہونا۔۔۔"

وکی سیریز انداز میں بولا۔۔۔

"کیوں۔۔۔؟؟"

زی کی آنکھوں میں متحیر سمٹ آیا۔۔۔

"بنا کارڈ کے شاپنگ نہیں ہوتی۔۔۔"

وکی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

"الحمد للہ میں اپنا پرس ساتھ رکھتی ہوں۔۔۔ ساتھ نہیں جانا تو نہ جائیں میں اپنے کام خود بھی کر سکتی ہوں۔۔۔"

زی ایٹھے پن سے بولی تھی۔۔۔

"ہمممم اکیلے یونی سے بھی پیر باہر نکال کر دکھاؤ مجھے۔۔۔"  
وکی تلملا کر بولا۔۔۔

"تم دونوں مذاق برداشت کر ہی نہیں سکتے تو کرتے کیوں ہو۔۔۔"  
مانی وکی کے سر پر چپت لگاتے کہا۔۔۔

"مانی میں نے بھی شاپنگ کرنی ہے آپ کے پیسوں سے۔۔۔"  
نمی جانکر بولی۔۔۔



"تیرے دماغ پر اثر ہو گیا کیا۔۔۔"

تھوڑی دیر بعد سب شاپنگ مال کے لیے نکل پڑے۔۔۔ زی نے اپنے لیے دو سوٹ لیے۔۔۔ ثمنی نے ایک لیا۔۔۔ ثمنی مانی کے لیے دو شرٹ پسند کی لگے ہاتھوں زی نے بھی وکی کے لیے ایک شرٹ پسند کر لیا۔۔۔

"تمہی یاد یہ سوٹ مجھے پسند آیا ہے پلیز میرے لیے لے لو۔۔۔"

کافی دیر سے مانی ثمنی کو ایک اور سوٹ لینے کا کہہ رہا تھا۔۔۔ پر ثمنی مان ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

"لے لے یار مانی بھائی اتنے پیار سے بول رہے۔۔۔ ایک میرے والے ہیں، ڈیش نہ ہو

تو۔۔۔"

زی ثمنی کو مناتی ہوئی وکی کو معنی خیزی سے گھور رہی تھی۔۔۔ پر افسوس موصوف گھوری

پروف نکلے۔۔۔

شاپنگ کے اینڈ تک زی کے پاس چار سوٹ تھے اور ثمنی نہ نہ کرتے ہوئے تین سوٹ لی

تھی۔۔۔ بچارے شوہر کے حصے میں بس وہی دو شرٹ آئے۔۔۔

شاپنگ کے بعد سب نے زینگر بر گر کھائے۔۔۔ کو لڈ رنگ پیلا اور ہاتھ دوپٹے میں صاف

کرتے گھر کے لیے نکل گئے۔۔۔



"السلام وعلیکم!۔۔۔"

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

صائمہ اپنی ماما کو کال کی تھی حال چال پوچھنے کے لئے۔۔۔

"وعلیکم السلام کیسا ہے میرا بیٹا۔۔۔ اور باقی سب کیسے ہیں۔۔۔؟"

اسفندیار صاحب نے محبت سے بیٹی سے پوچھا۔۔۔

"جی بابا میں ٹھیک ہوں اور باقی سب بھی ٹھیک ہیں۔۔۔ آپ سب کی بہت یاد آرہی تھی

سو چا آج لمبی بات کر لوں۔۔۔"

صائمہ اداسی سے بولی۔۔۔

"اچھا کیا اب اداس تو نہ ہو میری جان۔۔۔"

انوشے بیگم نے دل مضبوط کر کے کہا ان کا بھی دل کہامانتا تھا۔۔۔

ماما بابا سے بات کرتے صائمہ کی آنکھیں بھی نم ہو گئی تھیں۔۔۔ آدھے گھنٹے بات کرنے کے

بعد بھی ٹائم کا احساس نہ ہوا تھا جیسے ابھی تو بات شروع ہوئی تھی۔۔۔

لگے ہاتھوں صائمہ نے زی ثمنی کو بھی کال کر لیا تھا وہ دونوں آج کی تازہ مزے دار باتیں  
صائمہ کو سنا کر ہنسنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔

"یار تو بھی ہوتی تو یہ زی کی بچی تھے بھی میاں کو کیسے لوٹے سکھا دیتی۔۔۔"

ثمنی خوش ہوتی ہوئی بولی۔۔۔

"ہا ہا ہا ہا ہا! سہی ہے ایک تو میں نے اتنا فائدہ کروادیا اوپر سے میری برائی کر رہی۔۔۔"

زی نٹھورے پن سے بولی۔۔۔

"بند کر اپنے ڈرامے مسکینوں والا منہ بنا کر شوہر کو خوب لوٹی ہے۔۔۔"

شوہر کو خوب لوٹی ہے۔۔۔"

آج ثمنی مزالے رہی تھی۔۔۔ آخر کو خوش جو تھی۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

"تم کیوں چپ ہو حادی بھائی نے ڈانٹا ہے کیا۔۔۔"

زی ثمنی کو اکنور کرتی صائمہ سے بولی۔۔۔

"اے نہیں میاں کا انتظار کر رہی ہے اور تو زبردستی باتوں میں لگا رہی۔۔۔"

ثمنی زی کو آنکھ مارتے ہوئے بولی۔۔۔

"تبھی میں بولوں آواز میں جان چھڑانے کا انداز کیوں ہے۔۔۔"

زی ثمنی کے ہاتھ پر تالی مارتی ہوئی بولی۔۔۔

"بڑی بے غیرت ہوگی ہودو نوں۔۔۔ زی کا تو پتہ تھا ثمنی تو بھی اس کے ساتھ رہ کر اس کی

طرح ہو رہی ہے۔۔۔"

صائمہ شرم دلانے کے انداز میں بولی۔۔۔



زہی کو موقع ملا تھی سے بدلے کا تو فوراً سے بولی۔۔۔

”کمی۔۔۔“

ثمنی نے زی کی کمر پر زور کا دھموکہ جھڑپ دیا جس پر زی بلبلا اٹھی۔۔۔ اپنی کمر سہلانے

گئی۔۔۔

"صائمہ۔۔۔"

حادی آواز لگاتار وم میں آیا۔۔۔

"دیکھ دیکھ میں نہ کہتی تھی میاں کا انتظار کر رہی۔۔۔"

نہی اور زی ایک ساتھ بولی تھی۔۔۔

"تم دونوں سے تو میں بعد میں نمٹوں گی۔۔۔ چلو خدا حافظ۔۔۔"

صائمہ وان کرتی کال کٹ کر دی۔۔۔ اور پیچھے زی ثمنی کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔ ثمنی زی کے گھر آئی ہوئی تھی اسی وقت صائمہ کی کال آئی تو دونوں اپنے سیل سے ہی بات کر رہی تھی۔۔۔

"جی۔۔۔"

صائمہ کال کٹ کر کے حادی کو جواب دی۔۔۔

"کس کو دھمکیاں دے رہی ہو۔۔۔"

حادی تجسس سے بولا جب کہ اسے پتہ ہی ہے صائمہ کس سے بات کر رہی ہوگی۔۔۔

"آپ کی دو بندریاں سالی ہے نہ ان کے علاوہ کون مجھ سے پنگے لے سکتا۔۔۔"

صائمہ حادی کے ہاتھ کو گھورتی ہوئی بولی۔۔۔

"ہمم اب کیا کر دیا میری پیاری سالیوں نے۔۔۔"

حادی نے شرارت سے بات کو کھینچا کیونکہ وہ صائمہ کو اپنے ہاتھ گھورتے ہوئے دیکھ لیا

تھا۔۔۔

"باتیں نہ بنائیں زیادہ میں پہلے ہی بتا رہی ہوں مجھ سے دور رہیں آپ۔۔۔"

صائمہ حادی کو خود سے دور ہونے کے لیے کہہ رہی تھی اور حادی اس کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

"اچھا جانمن باتیں نہیں بنانا چلو شاباش پھر آ جاؤ میرے پاس۔۔۔"

حادی صائمہ کو بیڈ سے نیچے اترتے ہوئے دیکھ اس کی کلائی پکڑ کر بولا۔۔۔

"حادی پلیز آج نہیں پلیز میرا بالکل بھی موڈ نہیں۔۔۔ مجھ سے دور رکھیں اپنے ہاتھ

پلیز۔۔۔"

صائمہ ملتی ہو کر بولی۔۔۔

"نہیں آج کوئی چوچرا نہیں سنوں گا چلو شاباش جلدی سے ادھر آ جاؤ۔۔۔"

حادی پہلے برہمی پھر پیار سے کہا۔۔

"پر میں پورا نہیں پیوں گی۔۔"

صائمہ ہار مانتی حادی کے ہاتھ سے دودھ کا گلاس پکڑتی ہوئی بولی۔۔

"پینا تو پڑے گا وہ بھی پورا۔۔"

حادی سختی سے بولا۔۔ صائمہ منہ بگاڑتی گھونٹ گھونٹ با مشکل حلق سے اتار رہی تھی۔۔

صائمہ کو دودھ سے چڑ ہے اور حادی روز زبردستی اپنے سامنے اسے پینے کہتا۔۔ اور روز صائمہ آخری بار پی رہی بول کر ناچاہتے ہوئے بھی گٹک جاتی۔۔



"کیا ہوا زیادہ زور سے لگ گیا۔۔۔ لادکھا کہا لگی۔۔۔"

شمی زی کے ایکٹنگ کو سچ سمجھ کر اسے پچکارتے ہوئے بولی۔۔۔

"چل ہٹ تجھے کیوں دکھاؤں۔۔۔"

زی ترخ کر بولی۔۔۔

"سوری یار جانکر نہیں کیا غلطی سے تیز لگی ہے۔۔۔"

شمی اب کے رو دینے کو تھی۔۔۔

"———lllllll"



زی ثمی کی شکل دیکھ کر خود کو ہنسنے سے روک نہ پائی۔۔۔ جس پر ثمی کلس کر رہ گئی۔۔۔  
اسے لگازی کو تیز دھپ لگی تھی۔۔۔ جب زی کی ہنسی پھر بھی نہ رکی تو ثمی بھی ہنسنے  
لگی۔۔۔

"چل اب میں چلتی ہوں۔۔۔ بعد میں صائمہ کی صلوٰۃ بھی سننی ہے۔۔۔"

ثمی گھر کے لیے نکلتے ہوئے بولی۔۔۔

"چل ٹھیک ہے دیکھ لینگے اسے بھی۔۔۔"

زی اٹھلاتی ہوئی بولی۔۔۔

ثمی خدا حافظ کرتی گھر چلی گئی تھی۔۔۔ اور زی آج کی باتیں یاد کر کے مسکرا نے لگی۔۔۔



صائمہ جس ٹائم فری رہتی اپنے پیپرز کی تیاری کر لیتی۔۔۔ سسرال پڑھائی اور میاں سب کو پروپر ٹائم دے رہی تھی۔۔۔ اور حادی سارے معاملات میر کے ساتھ سیٹل کروا رہا تھا۔۔۔ دوویک ہو گئے تھے سارے کام نمٹ گئے تھے۔۔۔ اب حادی بے فکر ہو کر واپس پاکستان جاسکتا تھا۔۔۔

"حادی یہ ملک شیک کس نے بنایا ہے۔۔۔"

صائمہ متجسس ہو کر بولی۔۔۔

"ماما نے بنایا ہے۔۔۔ مزے دار ہے بہت چلو جلدی سے ختم کرو۔۔۔"

حادی صائمہ کی تفتیشی انداز کو انگور کرتا اسے ملک شیک ختم کرنے پر زور دینے لگا۔۔۔

حادی کا فون بج رہا تھا حادی اپنا گلاس ٹیبل پر رکھے ٹرے پر دھر دیا۔۔۔ اور فون کان سے

لگتا ٹیرس پر چلا گیا۔۔۔

"حادی کے بچے۔۔۔"

صائمہ منہ میں بڑبڑائی تھی۔۔۔ حادی کا گلاس صائمہ نے اچک کر منہ کو لگایا تو ٹیسٹ الگ لگا اور صائمہ کو سمجھ آئی کہ حادی نے کیا کیا ہے۔۔۔

"اتنی جلدی کیا ہے جانمن آجائیں گے حادی کے بچے بھی۔۔۔"

حادی اچانک سے صائمہ کے کان کے قریب سرگوشی کرنے لگا۔۔۔

"آآ آپ بہت برے ہیں۔۔۔"

صائمہ سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔۔۔ خود کو نارمل کرتی بس اتنا ہی بول پائی۔۔۔

"میں اس سے بھی زیادہ برا ہوں کھانے پینے کے معاملے میں مجھے کوئی کوتاہی نہیں پسند۔۔۔ اور میری بیوی میں تو میری جان بستی ہے۔۔۔ اپنی جان کی حفاظت خود کرنا پڑتی ہے۔۔۔"

حادی نے غصے سے کہا پھر لہجہ نرم کیے صائمہ کو اپنے بازو کے حصار میں لیے محبت لٹاتے

انداز میں کہا۔۔ اور صائمہ سرشاری سے حادی میں سمٹ گئی۔۔۔

حادی جو ملک شیک صائمہ کو دیا تھا اس میں دودھ کا ٹیسٹ زیادہ تھا جبکہ حادی کے گلاس میں نارمل ملک شیک تھا۔۔ جانکر حادی نے ایسا کیا تاکہ صائمہ اگلی بار دودھ پینے میں نکھرے نہ کریں۔۔۔



ایک منتھ ہونے کو تھے۔۔ چاروں یونی میں تھے اوف ہوتے ہی کینیٹین پہنچ گئے۔۔۔

"نمی مارکیٹ چلے گی شام میں۔۔۔"

زی نے کوئی رازداری سے کہا تھا پر پھر بھی میاں جی کو کھسر پھسر سمجھ آ ہی گئی۔۔۔

"کوئی نہیں جتنی شاپنگ کرنی تھی کر لی چار شادیوں کے لیے بھی بہت زیادہ ہے یہ

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

سب۔۔۔"

وکی زی کو گھورتا ہوا بولا۔۔۔

"میں آپ سے تو نہیں کہہ رہی۔۔۔ اور آپ شاید بھول گئے ہیں میری سنڈل چھوٹی ہے

سائز چنچ کر وانا ہے۔۔۔"

زی منہ بسورے بولی۔۔۔

"کوئی بات نہیں تو شادی میں وکی بھائی کا شوز پہن لینا۔۔۔"

نئی زی کو تپانے کے لیے بولی۔۔۔

"ارے نہیں زی ایک کام کرنا وکی کے کندھے پر بیٹھ جانا۔۔۔ سب مہمان اپنا کام چھوڑ تم

دونوں کو دیکھیں گے۔۔۔"

مانی اپنی ہنسی کے بیچ بولا تھا۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**



"مانی ویسے تو لوگ کہتے گھوڑی پر کدھا بیٹھا۔۔۔ یہ سب دیکھ کر کہی لوگ یہ نابولیس

گھوڑے پر کدھی بیٹھی ہے۔۔۔"

مانی شمی کی بات سمجھ کر اپنی ہنسی دبانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔۔۔ دوسری طرف سے ایک ساتھ دونوں کے کندھے پر کتاب سے ضرب لگائی گئی۔۔۔ دونوں مزید قہقہہ لگانے لگے ناچار زی اور وکی کا قہقہہ بھی بلند ہوا تھا۔۔۔

"بہت کوئی ڈیش ہو آپ تینوں میں نے شادی میں ہی نہیں جانا اب۔۔۔"

زی اپنی ہنسی پر قابو کرتی تلملا کر بولی۔۔۔

"سوری یار مذاق تھا میں چلوں گی ساتھ چینج کروالیناسٹڈل۔۔۔"

شمی کان پکڑے سوری بولی تھی پر زی اس کی بات انور کر کے کھڑی ہو گئی۔۔۔

"جا بھائی روٹھی حسینہ کو منا کہی سچ میں شادی میں نہ آئی تو تیرا کیا ہوگا۔۔۔"

مانی وکی کو دھکادیتے ہوئے بولاتب وکی زی کے پیچھے چلا گیا۔۔۔ اور ایک بار پھر ثمنی مانی  
کھل کر ہنسنے لگے۔۔۔



"بڑی کوئی توپ چیز ہے۔۔۔ اللہ ایسی بیوی کسی دشمن کو بھی نہ دے۔۔۔"

وکی منہ ہی منہ بڑبڑا رہا تھا۔۔۔ زی پیچھے مڑ کر آنکھ دیکھا کر آگے بڑھ گئی۔۔۔

"میرا پیچھا نہ کریں ورنہ میں شور مچا دوں گی۔۔۔"

زی نے دانت پستے ہوئے کہا۔۔۔

"تو کر لو خواہش پوری پھر جو میں کرونگا معافیاں مانگتی دیکھو گی۔۔۔"

وکی بھی تمس سے غرایا تھا۔۔۔ آواز دھیمی تھی پر لہجہ صاف تھا۔۔۔

"ہو گیا آپ کا تو جا کر اپنے کام کریں میں لکھ کر دیتی ہوں میں شادی میں نہیں

آؤنگی۔۔۔"

زی غصے میں بھری ہوئی بولی۔۔۔

"چلو تمہاری بھی دیکھ لینگے کتنا دم ہے۔۔۔"

وکی نرم پڑا تھا۔۔۔

"ہاں ٹھیک اب میرا پیچھا کرنا بند کریں۔۔۔"

زی نے برہمی سے کہا۔۔۔

"زیادہ اڑومت اٹھا کر لے جاؤنگا کسی کو پتہ بھی نہیں چلتا۔۔۔"

وکی نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔۔۔

"ابھی کسی میں اتنا دم نہیں جو، کوئی زینت و قاص شیخ کو اٹھالے۔۔۔"

"———lllllll"

وکی اس کی بات پر قہقہہ لگاتے اسکے قریب ہوا تھا۔۔۔

"یہ کیا منہ پھاڑے ہنس رہے۔۔۔"

زیوکی کی ہنسی پر چوٹ کی۔۔

"تم نے اتنا مزے دار چٹکے جو سنایا۔۔۔"

وکی اب بھی ہنس رہا تھا۔۔۔

"تو کہا کر مرجائیں۔۔۔"

زی: پھرے ہوئے آواز میں بولی۔۔۔ اس کا اتنا کہنا تھا کہ بس وکی نے اسے اپنے بازوؤں

کے حصار میں قید کر لیا۔۔۔ اور زی کے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"اچھا بھئی یہ رونا دھونا چھوڑو اور بتاؤ کیا لینا ہے میں لے چلتا ہوں۔۔۔"

وکی نے حصار تنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ اور اسے لیے گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

زی نے آج پھر وکی کو خوب لوٹا آخر غلطی بھی تھی اس کی غصے میں بھری پڑی تھی اسے اور غصہ دلایا اور پھر منانے کے لیے شاپنگ تو لوٹنا بنتا ہے یا۔۔۔



"جانم آپ کو بھی شاپنگ پے جانا تھا کیا۔۔۔"

مانی نمی کا ہاتھ تھامے ہوئے کہا۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

ثمی سب نہیں بولنے پر اکتفا کی۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**



"پھر کہی چلیں ڈیٹ شیٹ مارنے۔۔۔"

مانی ثمنی کے ہاتھ پرد باؤ ڈالتا ہوا بولا۔۔۔

"گھر چلیں لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔"

ثمنی مانی کی بات کو اگنور کرتی ہوئی بولی۔۔۔

"سوری۔۔۔"

مانی سوری بولتا ثمنی کا ہاتھ آزاد کرتے کھڑا ہو گیا۔۔۔

"سوری کیوں۔۔۔"

ثمنی کو سوری کی وجہ سمجھ نہ آئی وہ بھی کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

"کچھ نہیں لیٹ ہو رہا ہے گھر چھوڑ دوں تمہیں۔۔۔"

مانی سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔

"کیا ہو گیا ابھی تو ٹھیک تھے ایک دم سے منہ کیوں بن گیا آپ کا۔۔۔"  
ثمی مانی کے قدم سے قدم ملا کر چلتے ہوئے بولی۔۔۔

"کہانہ کچھ نہیں ہوا گاڑی میں بیٹھوں تمہیں دیر ہو رہی ہو گی۔۔۔"  
مانی اب کے تھوڑا سخت ہوا۔۔۔

"میرا وہ مطلب نہیں تھا آپ غلط لے گئے میری بات کو۔۔۔"  
ثمی کو اب سمجھ آیا مانی کو ہوا کیا ہے۔۔۔ اپنی صفائی دینے لگی تھی۔۔۔ مانی نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔۔۔

"مانی گاڑی روکیں۔۔۔"  
رستے میں اچانک ثمی نے گاڑی روکنے کہا مانی عجلت میں بریک لگایا۔۔۔

"کیا ہوا تم ٹھیک تو ہو۔۔۔ سب ٹھیک ہے کیا ہوا بولو بھی۔۔۔"

مانی ایک سانس میں کتنے سوال کر گیا۔۔۔

"کک کچھ نہیں ہوا میں ٹھیک ہوں وہ سامنے مال جانا ہے مجھے۔۔۔"

مانی کے سوال سے ایک لمحہ کے لئے نمی ڈر ہی گئی تھی پھر ہوش بحال ہوئے تو بتائی۔۔۔

"پاگل ہو گی ہو ڈر ادیا خاخواہ۔۔۔ اب چلو باہر نکلو جلدی یہ نہ ہو میرا موڈ بدل

جائے۔۔۔"

مانی ڈاپٹنے کے انداز میں بولا تھا۔۔۔ اور پھر دونوں مال چلے گئے۔۔۔



صائمہ اور حماد کی ساری پیکنگ ہو گئی تھی۔۔۔

اب دونوں سب سے مل کر ایئر پورٹ جانے کے لیے نکل رہے تھے۔۔۔ کسی کو بھی نہیں

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

بتایا تھا اپنے واپس آنے کا۔۔۔ رات بارہ بجے دونوں گھر پہنچے تھے۔۔۔

"رات ہو گئی ہے صبح سب سے مل لینا ابھی سب سو رہے ہوں گے۔۔۔"

حادی صائمہ کے قدم گھر کی طرف پڑھتے دیکھ کر بولا تھا۔۔۔

"پر حادی دو منٹ کے لیے پلیز۔۔۔"

صائمہ ملتچی ہوئی۔۔۔

"نہیں سب کی نیند خراب ہو گی اور پھر وہ اپنے پاس روک لینگے۔۔۔ کل مل لینگے سب

سے ابھی چلو اندر۔۔۔"

حادی صائمہ کو سمجھا کر گھر لے گیا۔۔۔

راستے میں ہی وہ دونوں ڈنر کر چکے تھے۔۔۔ روم میں جاتے ہی صائمہ بیڈ پر اپنی جگہ لیٹ

گئی۔۔۔ اسے حد سے زیادہ تھکن محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ پھر بھی حادی کو نہیں بتائی کے

فضول میں حادی فکر مند ہو جائیں گے۔۔ اور کچھ بیر نہیں ساری رات صائمہ کے سرہانے بیٹھ کر گزار دے۔۔۔

حادی ایک نظر صائمہ کی طرف دیکھا پر یہ سوچ کر رہ گیا کہ شاید تھک گئی ہوگی۔۔۔ صائمہ کے چہرے سے صاف عیاں تھا کہ وہ خاصے تھک گئی ہے۔۔۔ حادی بھی تھکا ہوا تھا وہ بھی دوسری طرف بیڈ پر لیٹ گیا اور کچھ لمحے گزرے تھے وہ بھی نیند کی وادیوں میں کھو گیا۔۔۔

صبح حادی کی آنکھ کھلی تو صائمہ ابھی تک سو رہی تھی۔۔۔ حادی کو حیرت ہوئی پر پھر بھی اسے جگانا مناسب نہ سمجھا۔۔۔

حادی ایک گھنٹے بعد روم میں آیا صائمہ تب بھی ویسے ہی سو رہی تھی۔۔۔ اسے لگا کہیں تھکن کی وجہ سے طبیعت نہ بگڑ گئی ہو۔۔۔



"صائمہ میری جان طبیعت ٹھیک ہے جان ابھی تک سو رہی ہو۔۔۔"

حادی صائمہ کے سرہانے بیٹھ کر پیار سے جگانے لگا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔"

صائمہ نیند کی خماری سے لبریز موندی موندی سی آنکھیں واکی اور پھر آنکھیں موند لی۔۔۔

"اٹھو جان طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔ چلو شام فریش ہونا شتہ کرو پھر ماما کے گھر چلتے

ہیں۔۔۔"

حادی صائمہ کو سہارا دے کر بیڈ پر بیٹھایا تھا۔۔۔

"ماما وہ آئی نہیں میں کب سے ماما کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔"

صائمہ کے آنکھوں سے آنسوؤں کی چند بوندیں گری تھی۔۔۔

"کیا ہو گیا جانو ماما کو نہیں پتا۔۔۔ ہم جائیں گے ماما کے گھر، چلو اب اٹھو جلدی سے پھر ماما کے گھر چلتے ہیں۔۔۔"

حادی صائمہ کو کھڑا کرتے ہوئے بولا اور خود بیڈ پر بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگا۔۔

"حادی چلیں ماما کے پاس مجھے گلے لگنا ہے ماما بابا کے۔۔۔"

صائمہ واشروم سے نکلی حادی کو دیکھ کر بولنے لگی۔۔۔

"چلیں گے پہلے نیچے چل کر ناشتہ کر لو۔۔۔"

حادی صائمہ کو بازوؤں کے حصار میں لیے زینے اترنے لگا۔۔۔ اسے صائمہ بہت کمزور سی لگ رہی تھی۔۔۔ حادی فکر مند ہونے لگا تھا۔۔۔



"اوئے یہ رومیو ہیر کب واپس آرہے۔۔۔"

مانی وکی سے پوچھا۔۔۔

"پتا نہیں کچھ دنوں سے بات نہیں ہوئی۔۔۔"

وکی براسہ منہ بنا کر بولا۔۔۔

"ہماری بات ہوئی تھی کل پر صائمہ ٹال مٹول کر گئی۔۔۔ بتایا ہی نہیں کب آئے گی۔۔۔"

زی منہ بسورے بولی۔۔۔

"جانکر نہیں بتایا ہے آئیں گے اچانک۔۔۔"

نئی ابھی بول ہی رہی تھی جب زی کا فون بج اٹھا۔۔

"السلام وعلیکم! انوشے آنٹی۔۔۔"

زی چہکتی ہوئی سلام کی۔۔۔

"وعلیکم السلام بیٹا خوش رہو۔۔۔"

انوشے بیگم نے پیار سے کہا۔۔۔

"آنٹی کوئی کام تھا آپ نے یاد کیا۔۔۔"

زی نے مہذب انداز میں کہا۔۔۔

"کیوں بیٹا میں ویسے کال نہیں کر سکتی۔۔۔"

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

انوشے بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

"نہیں نہیں آنٹی میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔"

زی نے جلدی سے معذرت کی۔۔۔

"ارے بیٹا میں ویسے ہی کہہ رہی کام سے ہی کال کیا ہے وہ آج کچھ مہمان گھر آرہے تھے۔۔۔ اگر تم چاروں بھی شام کو یہاں آجاتے تو مجھے تھوڑی مدد مل جاتی۔۔۔"

انوشے بیگم نے بات بنائی۔۔۔

"جی آنٹی ہم آجائیں گے۔۔۔"

زی نے کھلے دل سے کہا۔۔۔ تینوں بس زی کا منہ تک رہے تھے کہ کب کال کٹ ہو کب پتا چلے کیا بات ہو رہی۔۔۔



"ٹھیک ہے بیٹا پھر شام میں آپ سب آ جانا ٹائم پر۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔"

انوشے بیگم باور کروانا نہ بھولیں۔۔۔

"جی آنٹی ہم ٹائم پے آ جائیں گے۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔"

زی نے بھی رخصت کے کلمات ادا کیے اور کال کٹ کر دی۔۔۔

"کیا ہوا کیا کہہ رہی تھیں اور کہاں جانا ہے ہمیں۔۔۔"

کال کٹتے ہی ثمنی نے ہزار سوال کر ڈالے۔۔۔

"وہ شام کو آنٹی کے کچھ گیسٹ آرہے ہیں۔۔۔ ہمیں بلایا ہے آنٹی نے ہیلپ کے

لیے۔۔۔"

زی نے افسردگی سے کہا۔۔

"تو اچھی بات ہے نہ ہمیں یاد کیا ہمیں اپنا سمجھ کر بلا لیا۔۔"

وکی زی کی افسردگی کو دیکھ کر بولا۔۔

"مجھے لگا آئی گڈ نیوز دینے کے لیے کال کی ہو گئی۔۔"

زی نے بے لچک لہجے میں کہا۔۔

"میننن کیسا گڈ نیوز۔۔"

مانی تو جیسے اچھل ہی پڑا تھا گڈ نیوز کے نام پر۔۔

"ارے رومیوں ہیر کے واپس پاکستان آنے کی گڈ نیوز۔۔"

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

"اوہ تو صاف بولونہ سسپینس کیوں کریٹ کرتی ہو۔۔۔"

وکی بھی بولا تھا۔۔۔

"يا يا يا يا يا! افقفف--"

ثمنی زنی ہنسنے لگی دونوں کے فیس ایکسپریشن دیکھ کر۔۔۔



حادی صائمہ کو ماما کے گھر چھوڑ کر اپنے آفس کے کام دیکھنے چلا گیا تھا۔۔ اور صائمہ باباما سے مل کر بہت خوش ہوئی دونوں کے ساتھ ڈھیر ساری باتیں کی۔۔ پھر اسفندیار صاحب نے بیٹی کو زبردستی آرام کرنے بھیج دیا۔۔

"السلام وعلیکم آنٹی انکل۔۔"

چاروں نے ایک ساتھ گھر میں داخل ہوتے سلام کیا تھا۔۔

"وعلیکم السلام! خوش رہو۔۔"

انوشے بیگم اور اسفندیار صاحب نے سلام کا جواب دیا اور ساتھ میں دعا بھی دی۔۔

"ہم لیٹ تو نہیں ہو گئے مہمان کہاں ہیں آنٹی۔۔"

زی نے ادھر ادھر نظریں گھوماتے ہوئے کہا۔۔

"السلام وعلیکم!۔۔۔"

اچانک سے سلام کی آواز پر سب چوک کر پیچھے مڑے تھے۔۔۔

"حادی تو کب آیا۔۔ بتایا بھی نہیں ہمیں۔۔۔"

وکی حیرت سے بولا ساتھ ہی مانی بھی بولا تھا۔۔۔

"صائمہ کہاں ہے نظر نہیں آرہی۔۔۔"

ثمی نے تجسس سے کہا۔۔۔

"وہ نیکسٹ منتھ آئے گی۔۔۔ دیا اور میر نے اسے روک لیا۔۔۔"

حادی نے شرارت سے کہا۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**



"السلام وعلیکم۔۔۔"

زینے اترتی صائمہ سب کے ری ایکشن دیکھ کر محفوظ ہو رہی تھی۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔ ہمیں تو لگا تم سچ میں وہی رک گئی۔۔"

زی نے فوراً سے کہا۔۔۔

"ہاہاہاہاہا۔۔ شکل دیکھو تم سب لگ رہا کوئی ڈراؤنے خواب دیکھ لیے ہوں۔۔"

حادی بھی چاروں کے ایکسپریشن دیکھ کر محظوظ ہوا تھا۔۔

"چلو بچو اندر چل کر بیٹھو ساری بات گیٹ پر کرنی ہے کیا۔۔"

انوشے بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

سب بیٹھے باتیں کرنے لگے۔۔ تھوڑی دیر بعد انوشے بیگم کچن میں چلی گئی پیچھے صائمہ زی اور ثمنی بھی گئی۔۔



سب کھانے سے انصاف کر رہے تھے۔۔ آج سب ڈیش انوشے بیگم نے اپنے ہاتھوں سے بنائے تھے۔۔ کھانے کے بیچ باتیں بھی ہو رہی تھی۔۔

"صائمہ جی اب آپ نے گھر کتنے دن آرام کرنے ہیں۔۔۔ یونی کب سے جوائن کر رہے  
آپ دونوں۔۔۔"

زی نے اچانک سے کہا تو صائمہ یک دم حادی کو دیکھنے لگی۔۔۔

"کل سے ہی بہت چھٹیاں ہو گئی ہیں۔۔۔"  
کوئی کچھ کہتا صائمہ نے جھٹ سے کہہ ڈالا۔۔۔

"کیوں بیٹا آج رک نہیں رہی ہو یہاں۔۔۔"  
انوشے بیگم نے آس سے کہا۔۔۔

"رک جاؤ پر سوں چلی جانا یونی۔۔۔"

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

حادی نے کہنا اپنا فرض سمجھا۔۔۔

"پھر آپ بھی رک جائیں۔۔۔"

صائمہ نے ویسے ہی کہہ دیا۔۔۔

"ہاں بیٹا آپ بھی رک جاؤ ہمیں اچھا لگے گا۔۔۔"

اسفند یار صاحب نے کہا۔۔۔

"نہیں انکل صبح ہونی جانا ہے کل رات بھی نیند نہیں آئی ٹھیک سے جگہ چلیج ہونے کی وجہ

سے آج پھر نیند پوری نہیں ہوگی۔۔۔"

حادی نے صاف گوئی سے کہا۔۔۔

"ہممم سہی کہہ رہے ریسٹ بھی بہت ضروری ہے۔۔۔ دن میں سو کام ہوتے ہیں۔۔۔"

اسفندیار صاحب حادی کی بات سمجھتے ہوئے اسے رکنے پر اسرار نہ کیا۔۔۔

"میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گی۔۔۔"

صائمہ نے فوراً اسے کہا کہی کوئی اور بات نہ ہو جائے۔۔۔

"اچھا چلی جانا پر یونی سے آپ دونوں یہی آ جانا۔۔۔"

انوشے بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ اسفندیار صاحب نے بیٹی کے سر پر شفقت بھرا

ہاتھ پھیرا۔۔۔



کھانے سے فارغ ہو کر سب گھر چلے گئے تھے۔۔۔ اسفندیار صاحب اور انوشے بیگم نے  
سب جوڑے کو دل سے ساتھ خوش رہنے کی دعا دی۔۔۔ بچو کی محبت دیکھ کر مسکرا  
دیے۔۔۔



"ر کی کیوں نہیں۔۔۔"

حادی بیڈ پر بیٹھ کر بولا۔۔۔

"آپ کہتے ہیں تو چلی جاتی ہوں واپس۔۔۔"

صائمہ بھڑک کر بولی۔۔۔

"نہیں نہیں میں تو سب ویسے ہی پوچھ رہا تھا۔۔۔ رک جاتی تو ماما بابا بہت خوش ہو جاتے

۔۔۔"

حادی نے پیار سے کہا۔۔۔

"اوکے میں ابھی چلی جاتی ہوں۔۔۔ آپ وہی بول دیتے ہیں ساتھ آتی ہی نہیں۔۔۔

غلطی ہو گئی اب جارہی ہوں۔۔۔"

صائمہ غصے سے لال پیلی ہوتی ہوئی بولی اور گیٹ کی طرف بڑھنے لگی تھی۔۔۔

"کیا ہو گیا جان ایسا کیوں کہہ رہی۔۔۔ میں تو بس ایک بات کہہ رہا تھا نہیں جانا کہی میرے

پاس رہو بس۔۔۔"

حادی صائمہ کو بانہوں کے حصار میں لیے بولا۔۔۔ حادی کو سمجھ نہ آیا صائمہ کو برا کس

بات کا لگا۔۔۔ خیر اس نے دماغ میں زیادہ زور نہ دیا۔۔۔

"سوری۔۔۔"

صائمہ حادی کے سینے پر سر ٹکائے سوری بول رہی تھی۔۔۔

"کوئی بات نہیں جان چلو سو جاؤ اب۔۔۔"

حادی صائمہ کو بیڈ پر لیٹاتے ہوئے بولا۔۔۔ خود اس کے سر ہانے بیٹھ کر بالوں پر انگلیاں چلانے لگا اور ساتھ میں سوچ نے لگا کے اس کو کیا ہوا بے وجہ غصہ پھر اچانک سے موڈ ٹھیک سوری بھی بولنے لگی۔۔۔ پر حادی کسی نتیجے پر نہ پہنچ پایا۔۔۔ سوچ کو جھٹک کر خود بھی اپنی جگہ پر لیٹ گیا۔۔۔



رات کے دو بج رہے تھے جب صائمہ کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔ اس نے پاس دیکھا حادی بے

خبر سو رہا تھا۔۔۔

صائمہ واشروم سے باہر نکلی تو اچانک اسے چکر سے آئے بروقت حادی نے صائمہ کو تھام

لیا۔۔۔

"کیا ہوا جان تم ٹھیک تو ہو۔۔۔"

حادی فکر مندی سے بولا۔۔۔

"جی ٹھیک ہوں وہ پیر سلیپ ہو گیا تھا۔۔۔"

صائمہ جھوٹ بولی کہی حادی یونی کی چھٹی نہ کروادے۔۔۔

"مہمم آرام سے چلا کرو نہ لڑکی۔۔ ایک عدد ہی بیوی ہے میری ٹوٹ پھوٹ گی تو میں

دوسرا کہاں ڈھونڈتا پھر تار ہوں گا۔۔"

حادی نے شرارت سے کہا۔۔ دونوں مسکرا دیے۔۔

صبح صائمہ حادی سے پہلے اٹھ گی تھی سارے کام نمٹا کے حادی کو جگانے آئی تھی۔۔

دونوں ناشتہ کر کے یونی کے لیے چلے گئے تھے۔۔

یونی میں کلاس وغیرہ لی پھر آف ٹائم کنٹین میں سب بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔ حادی کی

نظریں پوری طرح صائمہ پر ٹکی تھی۔۔ صائمہ کو لگا وہ ٹھیک نظر آنے کی کوشش کرے

گی حادی کو لگے لگا سب ٹھیک ہے۔۔ پر حادی جب سے پاکستان آیا تھا اس کی پوری توجہ

صائمہ پر تھی۔۔۔

"اچھا گائیس ہم چلتے ہیں آنٹی ویٹ کرتی ہو گی۔۔"

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**



حادی مصحفہ کرتا کھڑا ہو گیا۔۔۔ ساتھ میں صائمہ بھی اس کی پیروی کرنے لگی۔۔۔

"حادی ہم کہاں جا رہے یہ گھر کا تو راستہ نہیں ہے۔۔۔"

صائمہ گاڑی کے باہر دیکھ کر بولی۔۔۔

"جی۔۔۔"

حادی نے جی کہہ کر ٹر خا دیا۔۔۔

"آپ مجھے پہلے بھی بتا سکتے تھے میں کونسا منع کر دیتی۔۔۔"

گاڑی رکی تو صائمہ منہ بگاڑتی ہوئی بولی۔۔۔



"ہائے کتنے دنوں بعد آج یونی میں رونق سی محسوس ہوئی ہے۔۔۔ ورنہ پچھلے ایک ماہ سے

سب بے رونق ہی تھا۔۔۔"

زی نے آہیں بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

"سہی کہا آج لگ رہا تھا سب ٹھیک اچھا ورنہ لگتا سب پھیکا۔۔۔"

ثمنی نے بھی زی کی تائید کی۔۔۔

"ہممم! چلو اسی بات پے زی کی طرف سے آئس کریم، فلیور میری پسند کا۔۔۔"

وکی نے روانی میں کہا۔۔۔

"ہاں کیوں سب اپنی پسند کا کھائیں گے۔۔۔"

زی وکی کی آخری بات پے بولی۔۔۔ اسے پتا ہی نہ چلا وکی نے زی کی طرف سے آسکریم کا  
کہا تھا۔۔۔

"مجھے بھی زی کی پسند کی آسکریم کھانی ہے۔۔۔"

مانی اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا۔۔۔

"اوئے سائیکو تیرے پیسوں کی آسکریم کھانے کی بات ہو رہی اور تو فلیور کو لے کر بیٹھی  
ہے۔۔۔"

شمی زی کو وکی کی بات ازبر کروائی تو زی وکی کو کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگی۔۔۔  
اور وہ تینوں زی کے خونخوار چہرے کو دیکھ کر حظ اٹھا رہے تھے۔۔۔

آسکریم کھا کر بل پے کرنے کے وقت وکی نے اچانک زی کا پرس اچک لیا۔۔۔ جس پر  
زی کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔ اور باقی دونوں وکی کی کارروائی پر دبی دبی ہنسی ہنستے چلے  
گئے۔۔۔

وکی نے آسکریم کے پیسے زی کے پرس سے دیے اور پرس واپس رکھنے لگا تھا جب زی نے  
جھپٹنے کے انداز میں وکی سے چھین لی۔۔۔

"اللہ پوچھے آپ سے بنا اجازت کسی کے ذاتی سامان اٹھاتے شرم نہیں آتی۔۔۔"

زی نے اپنے تئیں وکی کو شرم دلانی چاہی۔۔۔

"زی میں تمہارا بھائی تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔ ڈرنا نہیں اس سے کبھی۔۔۔"

مافی ہیر و بننے کی سعی کر رہا تھا۔۔۔

"آپ بھی چپ رہے آپ دونوں ایک جیسے ہو۔۔۔ بد تمیز نہ ہو تو۔۔۔"

زی نے بے دھڑک مانی کی بھی بیستی کر دی۔۔۔

"اچھا۔۔۔ بھئی اب لڑنا بند کرو سب اور گھر کے لیے نکلو۔۔۔ پہلے ہی بہت لیٹ ہو گیا ہے۔۔۔"

ثمی بھی بیچ میں کودی تھی ورنہ ان لوگوں نے شروع ہو جانا تھا۔۔۔ بعد میں وکی نے زی کے پرس میں ایک نوٹ کی جگہ دو نوٹ واپس رکھے تھے جو کہ زی کو گھر جا کر پتا چلا اور وہ جی بھر کے نادم ہوئی تھی۔۔۔





"آپ کھانے پینے کا خیال نہیں رکھتی۔۔۔"

ڈاکٹر مہک شاہ نے صائمہ سے پوچھا۔۔۔ جو کے صائمہ اور حماد کی فیملی ڈاکٹر ہیں۔۔۔

"آپ ان کو رہنے دیں مجھ سے بات کریں کوئی مسئلہ ہے۔۔۔ اتنی تھکن و یکنس کیوں ہو گی۔۔۔"

حادی ڈاکٹر مہک کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"جی ان کے کھانے پینے کا خاص خیال رکھیں۔۔۔ اور یہ کچھ وٹیمنز ہیں انھیں لینے ہیں۔۔۔"

ڈاکٹر مہک نے حادی کو پرو فشنل انداز میں کہا۔۔۔

"جی ٹھیک بہت شکریہ۔۔۔"

حادی ڈاکٹر کی فیس دے کر صائمہ کو ساتھ لیے صائمہ کے گھر کی طرف رخ کیا۔۔۔

"یہ کس لیے بیٹا۔۔۔"

حادی انوشے بیگم کے ہاتھ پر مٹھائی کا ڈبہ رکھا تو وہ استفسار کرنے لگیں۔۔۔

"آپ نانی بننے والی ہیں۔۔۔"

صائمہ کو چپ دیکھ کر حادی خود ہی بتا دیا۔۔۔

"خوش رہو آباد رہو۔۔۔ اللہ نیک اولاد نصیب کریں۔۔۔"

انوشے بیگم صائمہ کو گلے لگاتی ہوئی دونوں کو دعائیں دی۔۔۔

"آمین شہ آمین۔۔۔"

حادی انوشے بیگم کی دعا پر آمین کہہ رہا تھا۔۔۔ ساتھ ہی ایک اور آواز سب کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔

"اللہ ہمارے بچوں کو ہمیشہ ہنستا بستر رکھیں۔۔۔ آمین!۔۔۔"

اسفندیار صاحب اسی وقت گھر میں داخل ہوئے تھے جب انوشے بیگم صائمہ کو گلے لگائے دعائیں دے رہی تھی۔۔۔ جب اسفندیار صاحب نے دعادی تو سب نے ایک ساتھ آمین کہا۔۔۔ اسفندیار صاحب نے صائمہ کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا تو صائمہ ان کے گلے لگ گئی۔۔۔

"اچھا چلو اب دونوں روم میں جاؤ فریش ہو لو پھر میں کھانا لگواتی ہوں۔۔۔"

انوشے بیگم دونوں کو فریش ہونے کا کہہ کر خود کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

شام کی چائے کے بعد صائمہ حماد گھر چلے گئے تھے۔۔۔ انوشے بیگم نے رات کے لیے کھانا دے دیا تھا اور ساتھ ہی خوب ساری نصیحت بھی کی تھی دونوں کو۔۔۔



"السلام وعلیکم ماما۔۔۔"

حادی نے چہکتے ہوئے حمیدہ بیگم کو سلام کیا تھا۔۔۔ جب سے حادی پاکستان آیا تھا کسی سے بات نہیں ہوئی تھی بس پہنچنے کی اطلاع دے دیا تھا۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔ صائمہ کہاں ہے نظر نہیں آرہی۔۔۔"

حمیدہ بیگم نے سب سے پہلے صائمہ کا پوچھا جو اسکرین پر نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔

"السلام وعلیکم ماما۔۔۔"

صائمہ نے ساس کو سلام کیا آواز میں واضح تھا کہ وہ بہت تھکی ہوئی ہے۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔ کیا ہوا بیٹا طبیعت تو ٹھیک ہے نادودن میں کیا حال بنا لیا ہے۔۔۔"

حمیدہ بیگم صائمہ کو دیکھ کر فکر مند ہوتے ہوئے بولیں۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں ماما آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔"

صائمہ لہجہ درست کرتے ہوئے بولی پھر بھی حمیدہ بیگم کی فکر پر کوئی فرق نہ پڑا۔۔۔

"حادی کیا ہوا ہے بیٹا یہاں سے تو ٹھیک گئی تھی پھر اس کی طبیعت اتنی خراب کیسے

ہو گی۔۔۔"

حمیدہ بیگم صائمہ کو دیکھ کر بہت پریشان ہو گی تھیں۔۔۔



"ماما آپ دادی بننے والی ہیں۔۔۔"

حادی خوش ہوتے ہوئے بولا۔۔۔

"کیا کہا بھائی آپ نے میں پھپھو بنو گئی۔۔۔ اور میں چاچو۔۔۔"

میر اور دیادو سری طرف بیٹھے تھے حادی کی بات پر دونوں ایسے اچانک اسکرین پر نمودار ہوئے جیسے حادی کی بولنے کی دیر تھی۔۔۔

"جی ہاں پھپھو جانی۔۔۔"

حادی نے پیار سے دیا کو کہا۔۔۔

"بھائی بھابھی بہت بہت مبارک ہو میں بہت خوش ہوں کاش میں بھی وہاں ہوتی آپ  
دونوں کو گلے لگا لیتی۔۔۔"

دیا خوشی سے چہکتی ہوئی بولی پر آخر میں تھوڑا افسردہ سی ہو گئی۔۔۔

"کوئی بات نہیں بیٹا ایسے اداس نہیں ہوتے چلو شاباش۔۔۔ جاؤ مٹھائی لے آؤ فریج  
سے۔۔۔"

ضامن صاحب بھی بہت خوش ہوئے تھے۔۔۔

دیا مٹھائی لا کر سب کو کھلا رہی تھی۔۔۔ جب حمیدہ بیگم صائمہ کو بہت سی تائید کرنے لگیں  
نصیحت کچھ اور باتیں سمجھائیں۔۔۔ ساتھ میں حادی کو بھی اچھے سے خیال رکھنے کا کہہ کر  
کال کٹ کریں۔۔۔



Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

"آج یونی نہیں جا رہی آپ میں ماما کے گھر چھوڑ دوں گا۔۔ آج صرف ریٹ کرنی ہے۔۔"

حادی صبح اٹھا تو صائمہ یونی کے لیے کپڑے دیکھ رہی تھی تب ہی حادی نے ٹوکا۔۔

"کیوں۔۔"

صائمہ نے کیوں کو لمبا کرتے ہوئے پوچھا۔۔

"کیوں کے میں کہہ رہا ہوں اور کوئی بحث نہیں ہوگی۔۔"

حادی بات ختم کرنے والے انداز میں بولا تھا۔۔

"مجھے کچھ نہیں ہوا میں ٹھیک ہوں حادی۔۔"

صائمہ التجائی انداز میں بولی۔۔۔

"میں کہہ چکا ہوں کوئی بحث نہیں بس۔۔۔"

حادی نے ہموار لہجے میں کہا۔۔۔

"ٹھیک ہے پر میں گھر ہی رہوں گی۔۔۔"

صائمہ نے فیصلہ سنایا تھا۔۔۔

"کوئی ضرورت نہیں گھر میں اکیلے رہنے کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ماما کے پاس چھوڑ

دونگا۔۔۔"

حادی نے حکم صادر کیا۔۔۔

"میں گھر رہوں گی یا پھر یونی۔۔۔ اب آپ دیکھ لیں کیا کرنا ہے۔۔۔"

صائمہ حادی کو آپشن دی تھی۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے لیکن فون اپنے ساتھ رکھنا آئی سمجھ۔۔۔"

حادی ہار مانتے ہوئے کہا۔۔۔ اسے لگا بھی ضد کرنا مناسب نہیں۔۔۔

"تیار ہو کر نیچے آجائیں میں ناشتہ لگاتی ہوں۔۔۔"

صائمہ ناشتہ کا بول کر کچن میں چلی گئی۔۔۔ حادی تیار ہو کر نیچے گیا صائمہ کو اچھے سے ناشتہ کروا کر کچھ باتوں کی تائید کی۔۔۔ حادی صائمہ کے ماتھے پر اپنی محبت کی مہر ثبت کی اور یونی کے لیے نکل گیا۔۔۔





"اوہو ہو۔۔۔ آج بیگم ساتھ نہیں تو بچے نے ساری ریکارڈ توڑ ڈالی ہے۔۔۔ کوئی بھابھی

جان کو کال لگاؤ۔۔۔"

وکی حادی کو آتادیکھ دہائیاں دینے لگا۔۔۔

"بس کر دے اپنے ڈرامے بیوی نے خود تیار کر کے بھیجا ہے۔۔۔"

حادی نارمل انداز میں بولا تھا۔۔۔

"اہم اہم اہم۔۔۔ آج کل کی بیویاں ایسا بھی کرنے لگی ہے۔۔۔"

مانی نے ہانک لگائی۔۔۔

"گلے میں کچھ پھنس گیا ہے تو بتادے میں ہاتھ ڈال کر نکال دوں گا۔۔۔"

حادی دونوں کو گہری نظروں سے گھورتے ہوئے بولا۔۔۔

"حادی بھائی صائمہ کیوں نہیں آئی۔۔۔"

زی نے سب کو انگور کرتے ہوئے حادی سے پوچھی۔۔۔

"بس تھکن کی وجہ سے میں نے منع کر دیا ساتھ آنے سے۔۔۔ منہ بگاڑتی گھر میں ہے

اکیلے۔۔۔"

حادی تفصیل سے بتاتے ہوئے اپنی ہنسی چھپا رہا تھا۔۔۔

"ہمم آپ ڈاکٹر کے پاس لے جاتے نا۔۔۔"

شمی نے مشورہ دیا۔۔۔

"ہاں گیا تھا کل ڈاکٹر نے دی ہے دوائیں اور کھانے پینے کا خیال رکھنے کہا ہے۔۔۔"

حادی کے چہرے پر چھائی خوشی باخوبی ان سب نے بھانپ لی تھی۔۔۔

"اوہو ہو! کیا بات ہے بھائی۔۔۔"

وکی ابھی بول ہی رہا تھا جب ان کے ٹیبل پر ایک کیک آیا۔۔۔

"بھائی ہم نے کوئی کیک نہیں منگائے۔۔۔"

مانی کیک دیکھ کر بولا۔۔۔

"میں نے کہا ہے کیک لانے۔۔۔"

حادی کے کہنے پر سب حادی پر نظریں گاڑھے بیٹھے تھے کہ وہ آگے کچھ بولے۔۔۔

حادی کے فون پر کال آنے کی وجہ سے وہ بات پوری نہ کر سکا تھا۔۔۔

"حادی آپ کب تک آئینگے۔۔۔"

صائمہ نے حادی کو کال کر کے پوچھا۔۔۔

"بس تھوڑی دیر میں نکل رہا ہوں۔۔۔ کیوں کیا ہوا سب ٹھیک ہے۔۔۔"

حادی فکر مند ہوا تھا۔۔۔

"جی سب ٹھیک ہے وہ ماما کی کال آئی تھی بلارہی ہیں۔۔۔ آپ بھی وہی آجائیں گے۔۔۔"

صائمہ انوشے بیگم کی کال کا بتانے لگی۔۔۔

"ہمم جاؤ۔۔۔"

حادی جانے کا کہتا کال کٹ کر دیا۔۔۔

"بھائی اب بتا بھی دے کس خوشی میں ہے یہ کیک۔۔۔"

مانی سے رہانہ گیا تو پوچھ بیٹھا۔۔۔

"پروموشن کی خوشی میں۔۔۔"

حادی بات ادھورا چھوڑا۔۔۔

"بھائی مالک کی کونسی پروموشن ہوتی ہے۔۔۔"

وکی نجل ہوتا بولا۔۔۔

"پرسنل لائف میں بھی پروموشن ہوتے ہیں یا۔۔۔"

حادی نے معنی خیزی سے کہا۔۔۔



"مطلب ہم جو سمجھ رہے ہیں وہ سچ ہے۔۔۔"

نئی اور زی ایک ساتھ خوشی سے چہکتی ہوئی بولی۔۔۔

"ہاں جی۔۔۔" "کیا کوڈورڈز چل رہا ہے ہمیں بھی پتہ چلے۔۔۔"

حادی ابھی بول ہی رہا تھا جب مانی کی بول اٹھے۔۔۔

"ارے مطلب ہم آنی بننے والی ہیں۔۔۔"

زی کے منہ سے پھسلا تھا وہ فوراً سے زبان دانتوں تلے دبائی۔۔۔

"مطلب ہم چاچو۔۔۔ پھر تو میں دو پیس لوں گا۔۔۔"

مانی بھی خوش ہوتے ہوئے بولا۔۔۔ سب نے کیک کھائی اور حادی کو مبارکباد دی ساتھ

میں صائمہ کے لیے ڈھیر ساری دعائیں دیں۔۔۔



حادی صائمہ کو آئے ایک ویک ہو گیا تھا۔۔۔ صائمہ کی تیاری ہو چکی تھی۔۔۔ حادی کے کچھ  
نو میریکل رہتے تھے وہ اسی میں بڑی تھا۔۔۔

"حادی پلیز مجھے بہت نیند آرہی ہے۔۔۔"

صائمہ نیند کے خمار سے کھولتی بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ بولی۔۔۔

"تو سو جاؤ نہ جان میں بس کام ختم کر لوں پھر سو جاؤں گا۔۔۔"

حادی نے محبت سے کہا۔۔۔

"آپ کو پتہ ہے مجھے ایسے نیند نہیں آئے گی۔۔۔"

صائمہ منہ بگاڑے بولی۔۔۔

"بہت کوئی ضدی ہوتی جا رہی ہو دن بدن۔۔۔ ایک دن سو جاؤ گی تو کچھ نہیں بگڑتا

جان۔۔۔"

حادی پہلے سختی پھر نرمی سے بولا تھا۔۔۔

"ہاں ٹھیک ہے پھر میں بھی نہیں سو رہی جب تک آپ فری نہیں ہو جاتے۔۔۔"

صائمہ انگلیوں سے اپنی آنکھیں کھولے ہوئے بولی۔۔۔ حادی اس کی طرف دیکھتے ہی زور

دار قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

"مطلب میں تیاری نہ کروں ٹھیک ہے نہیں کرتا خوش۔۔۔ چلو شاباش لیٹ جاؤ۔۔۔"

میں سب سمیٹ رہا ہوں۔۔۔"

حادی نے حکم صادر کیا۔۔۔ اور پھر خود بھی اس کے برابر میں لیٹ گیا اور آنکھیں موند

لیا۔۔۔

آدھے گھنٹے بعد اس نے تسلی کی صائمہ گہری نیند میں خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی

ہے۔۔۔ پھر خود اٹھا اور اپنے بکس نوٹ بکس لئے کام کرنے لگا۔۔۔ مشکل سے دس منٹ

ہی گزرے ہوئے صائمہ کی نیند کھل گئی۔۔۔ بنا کوئی آہٹ پیدا کیے حادی کو تیاری کرتا

دیکھنے لگی۔۔۔

"سو جاؤ جان میں بس آدھے گھنٹے میں کام ختم کر لوں گا۔۔۔"

حادی بنا مڑے کہا۔۔۔ حادی کی آواز سے صائمہ سٹیٹا گئی۔۔۔

"آپ کو کیسے پتہ میں جاگ گی ہوں۔۔۔"

صائمہ منہ بسورے بولی۔۔۔

"بہت لمبی کہانی ہے جان من پھر کبھی فرصت میں سناؤں گا۔۔۔ ابھی بس بیس منٹ دے

دو میں کام ختم کر لوں۔۔۔"

حادی منت سماجت کے انداز میں بولا۔۔۔

"نہیں کوئی جلدی آرام سے کر لیں کام میری نیند آڑ گئی ہے اب تو۔۔۔"

صائمہ مزے سے بولی۔۔۔

"میسن کہاڑ گئی پہلے کیوں نہیں بتایا میں پکڑ لیتا نہ۔۔۔"

حادی صائمہ کی باتوں سے حظ لیتا ہوا بولا۔۔۔



"حادی یی یی۔۔۔"

صائمہ ناک چڑھا کر بولی۔۔۔

"اچھا سوری۔۔۔"

حادی کان پکڑے سوری بولا اور جلدی جلدی اپنے کام کرنے لگا۔۔۔



پیسر زکی تیاری زور و شور سے جاری تھا۔۔۔ حادی صائمہ کو بھی ساتھ ساتھ نو میریکل میں

ہلپ کرتا۔۔۔

دوسری طرف نثی زی اور مانی سے لگی تیاری کر رہی تھی۔۔۔ اور زی نثی وکی سے لنک  
میں تھی۔۔۔

سب کی تیاری خاصی اچھی چل رہی تھی۔۔۔ بکر اعیید کے تیسرے دن پہلا پیپر تھا۔۔۔

"صائمہ۔۔۔"

حادی صائمہ کو پکارا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔"

صائمہ آبرو آچکا کر بولی۔۔۔

"طبیعت ٹھیک ہے نا کر لوگی پیپرز۔۔۔"

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

حادی کو فکر لاحق ہوئی۔۔۔

"حادی ی ی ی۔۔۔"

صائمہ ناک چڑھا کر بولی۔۔۔

"جی جان حادی۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے اب نہیں بولتا بس۔۔۔"

حادی صائمہ کی گھوری دیکھتے ہوئے ٹریک پر آیا اور خود کو نارمل کیا۔۔۔

"چلیں اب دیر ہو رہی ہے۔۔۔"

صائمہ حادی کے ساتھ یونی جانے کے لیے نکل رہی تھی جب انوشے بیگم باہر اپنے گیٹ پر

کھڑی تھیں۔۔۔ دونوں کو کامیابی کی دعائیں دیں۔۔۔

مانی وکی آج ساتھ آئے اسی وقت زی ثنی بھی گاڑی سے نکل رہی تھی۔۔۔ چاروں ایک دوسرے کو بیسٹ آف لک دے کر اپنی مطلوبہ کلاس پر پہنچ گئے تھے۔۔۔

پیپر ز سے فری ہوئے تو شادی کا دور شروع ہونا تھا تیاری پوری ہو گئی تھی بس فنکشن کے سوچ امڑا مڑ کر چہرے پر بکھر رہے تھے۔۔۔ چاروں ہی نکھر سے گئے تھے۔۔۔ جیسے جیسے شادی کے دن قریب آرہے تھے۔۔۔



آج مایو مہندی تھی دونوں کی ساتھ ہی شادی ہو رہی تھی۔۔۔ بس ولیمہ کا فنکشن الگ الگ رکھا گیا تھا۔۔۔

"ماشاء اللہ! تم دونوں تو جڑ والگ رہی بس تھوڑا فیس بھی ایک جیسا ہوتا تو۔۔۔"

صائمہ دونوں کو چھیڑتے ہوئے بولی۔۔۔

زی اور ثمنی کا چوڑی دار پاجامہ اور لمبی قمیض تھی جس کے قمیض کا کلر دھانی اور چوڑی دار کا کلر طوطی تھا۔۔۔ دونوں کے گورے رنگ میں اور بھی ابھر کر کلر سامنے آ رہا تھا۔۔۔

دونوں دولہا کا کرتا آف وائٹ تھا جس پر مانی کے دوپٹے کا کلر دھانی اور وکی کا طوطی کلر کا تھا۔۔۔ دونوں ہی سب کی آنکھوں میں چمک لارہے تھے۔۔۔

صائمہ یلو سوٹ پے پیروٹ دوپٹہ لی ہوئی تھی اور حادی لائٹ پیروٹ کرتا پے یلو دوپٹہ گلے میں ڈال رکھا تھا۔۔۔ دونوں ساتھ ایک مکمل کپل لگ رہے تھے۔۔۔



"نہ بابا میں اپنے فیس کے ساتھ زیادہ خوش ہوں۔۔۔"

زی آئینے میں خود کو نہارتی ہوئی بولی۔۔۔

"ہاں میں بھی، اس کے فیس سے ملانے سے بہتر کسی اچھی خوبصورت ناول ہیر وئن سے ملا دے بہن۔۔۔"

نٹی زی کو تنگ کرنے کے لیے بولی جس پر صائمہ کو اپنی ہنسی روکنا محال ہو گیا۔۔۔

"اچھا میری پیاری بہنوں دونوں ہی بہت خوبصورت ہوں ناول ہیر وئن سے زیادہ پریٹی لگ رہی۔۔۔ اللہ نظرے بد سے بچائے۔۔۔ آمین۔۔۔"

صائمہ صدق دل سے دعا دی تھی۔۔۔

"چلو بیٹا باہر لے آؤ مہمان آگئے سارے۔۔۔"

زینب بیگم روم میں آکر بولی تھی۔۔۔

"چلو بھئی تم دونوں کے میاں جی بھی آگئے۔۔۔"

صائمہ دونوں کو ساتھ لیے باہر حال کے اسٹیج پر لے گئی۔۔۔ دونوں کو دولہا کے پہلو میں بیٹھایا گیا۔۔۔

سب نے رسم کی باری باری۔۔۔ حادی صائمہ ساتھ بیٹھے تھے۔۔۔ حادی بار بار صائمہ سے اس کی طبیعت پوچھتا اور صائمہ کبھی ٹھیک جواب دیتی تو کبھی روٹھا ہوا سوکھا جواب دے رہی تھی۔۔۔ رسم کے بعد سب جلد ہی گھر کے لیے نکل گئے۔۔۔ کل ہی بارات کا فنکشن جو تھا۔۔۔



آج صبح سے ہی صائمہ کی طبیعت تھوڑی ناساز تھی۔۔۔ حادی کو کچھ نابتایا پر پھر بھی حادی نے اس کی طبیعت بھانپ ہی لی۔۔۔

"ریسٹ کرو بس سارے کام چھوڑ دو۔۔۔"

حادی صائمہ کو ڈپٹا تھا۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔ کر لو گی بس تھوڑا سا تو کام ہے۔۔۔"

صائمہ بنا حادی کے چہرے کو دیکھ کر بولی۔۔۔

"تمہیں بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی جب میں کہہ رہا ہوں رہنے دو پھر اپنی مت کہا کرو  
آئی سمجھ۔۔۔"

حادی یک دم غصے سے دھاڑا تھا۔۔۔

"اچھا۔۔۔"

صائمہ کے حلق سے بس اچھا ہی نکل پایا۔۔۔

"اگر اب تم مجھے کچھ کرتی نظر آئی، بلکہ بیڈ سے اٹھی بھی تو میں بتا رہا ہوں کوئی شادی میں

نہیں جانے دینا میں نے۔۔۔"

حادی نے طمانیت سے کہا۔۔۔

"سوری۔۔۔ میں ایلفی ہی لے کر بس ابھی آئی۔۔۔"

صائمہ حادی کے سائیڈ سے نکلتے ہوئے بولی۔۔۔

"ایلفی کا کیا کرنا ہے۔۔۔"

حادی صائمہ کی کلائی پکڑے کہا اور اسے واپس بیڈ پر بیٹھا دیا۔۔۔

"تاکہ میں بیڈ سے چپک جاؤں۔۔۔"

صائمہ تند و تیز لہجے میں بولی۔۔۔

"ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔ تم بات سن لیا کرو نا ایک بار میں۔۔۔ مجھے بتادو میں کام سارے کر دیا

کرونگا۔۔۔"

صائمہ کی بات پر حادی کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔ اپنی ہنسی کے بیچ وہ اپنا غصہ جتنا نہیں بھولا

تھا۔۔۔



پھر کیا تھا صائمہ نے بھی ٹھیک ٹھاک بدلہ لیا اور حادی سے بہت سارے کام کروائے جو کرنے نہیں تھے پر پھر بھی کروائے۔۔۔ اور حادی بیچارہ زن مرید کے سارے رکاز ڈٹوڑتا چلا گیا۔۔۔ آخر کو عشق بھی کوئی بلا ہے جس میں انسان صرف محبوب کی سنتا ہے۔۔۔



سب حال پہنچ گئے تھے بس دولہاد لہن کی اینٹری کا وقت شروع ہوا تھا۔۔۔ شمیمہ سلمان کے پہلو میں اور زینت وقاص کے پہلو میں سہج سہج کر چلتی اسٹیج تک آئی تھی۔۔۔ دونوں کپل کو الگ الگ صوفے پر بیٹھایا گیا۔۔۔ رسم ہوئی پھر سب کھانے کے لیے چلے گئے۔۔۔ اور دولہاد لہن اکیلے بیٹھے اپنی باتوں میں مگن ہو گئے۔۔۔

صائمہ آج اپنے شادی کا شرار پہنی تھی۔۔۔ حادی نے بہت منع کیا پر صائمہ ضد میں پہن ہی لی۔۔۔ اور اب حادی ہی اسے سمجھالے گھوم رہا تھا ساتھ ساتھ۔۔۔ آج وہ دونوں بھی نیو کپل لگ رہے تھے کوئی دیکھ یہ کہہ ہی نہیں سکتا تھا کہ آج ان کی شادی نہیں ہے۔۔۔

زی اور ثمنی کا شرار اریڈ تھا بس ریڈ کاشیڈ الگ تھا دونوں کا۔۔۔ زی کے شرارے پر آسمانی کڑا ہی تھی وکی نے آسمانی شر وانی پہن رکھی تھی۔۔۔ ثمنی کے شرارے پر سی گرین کڑا ہی تھی اس لیے مانی کا شر وانی بھی لائٹ کلر کا تھا۔۔۔ آج تو دونوں کپل سب پر بجلی گرا رہے تھے۔۔۔

سارے رسومات ادا ہونے کے بعد رخصتی کا مرحلہ آیا۔۔۔ سب کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔۔۔ ڈھیر ساری نیک دعاؤں کے ساتھ دونوں جوڑے کو باخوشی رخصت کیا گیا۔۔۔



Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

وکی روم میں آکر گیٹ لاک کیا۔۔۔ خراماں خراماں چلتا بیڈ کے پاس پہنچا جہاں دشمن جان گھونگھٹ تانے بیٹھی تھی۔۔۔

"السلام وعلیکم!۔۔۔"

وکی سلام کرتا زی کے پاس بیڈ پر بیٹھا تھا۔۔۔ زی نے سلام کے جواب میں سر کو جنبش دی۔۔۔

زی نے ہی خواہش ظاہر کی تھی کہ اسے گھونگھٹ ڈال کر بیٹھنا ہے۔۔۔ وکی آگے بڑھ کر زی کا گھونگھٹ اٹھایا تھا۔۔۔ اور زوردار قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

"کیا میں میں کوئی جن ہوں جو گلا پھاڑے ہنس رہے ہیں۔۔۔"

وکی کا قہقہہ لگتے ہی زی ساری شرم بلائے تاک رکھتے تن کر بولی تھی۔۔۔

"اوہ سوری بس مجھے ہا ہا ہا ہا سوسوری۔۔۔"

وکی سیریز ہوتا پھر ہنسنے لگا اور زی کے تو آگ سر پر لگی تلے پر بجھی تھی۔۔۔

"میں ابھی کے ابھی روم سے باہر چلی جاؤنگی۔۔۔"

وکی کی ہنسی کو بریک لگی جب زی بولتے ہوئے اپنا شرار ا سنبھالے بیڈ سے اترنے کی کرنے لگی تھی۔۔۔

"اچھا سچ میں سوری یہ لو تمہاری منہ دکھائی۔۔۔ بلکہ لو کیوں میں خود پہنا دیتا ہوں۔۔۔"

وکی جلدی سے گفٹ زی کے سامنے کرتا ہوا بولا اور پھر خود ہی زی کے قریب ہوتا سے  
پینڈین پہنانے لگا۔۔۔ پینڈین میں بہت خوبصورتی سے زیڈ ڈبلو کو جوڑ کر لکھا گیا تھا اور  
ساتھ ہی چھوٹا سادل بھی بنا ہوا تھا۔۔۔

وکی پینڈین پہنانے کے بعد جسے ہی پیچھے ہوا اس کی نظر زی کے مرمی گردن پر پڑی اور  
وہ بنا کوئی لمحہ ویسٹ کیے اپنے لب رکھ دیا۔۔۔ زی یک دم پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

"سوری وہ مجھے تمہاری گردن کا یہ تل برسوں پہلے اپنے گرفت و گہرے میں قید کر چکا  
تھا۔ پہلی بار جب تم پر میری نظر پڑی تھی وہ تمہارے اسی تل پر اور میں اسی پل اپنا سب  
کچھ کھو بیٹھا تھا۔۔۔"

وکی زی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"سوری۔۔۔"

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**



زی سوری بولتی وکی کے سینے پر سر رکھے آنکھیں موند گئی۔۔۔



مانی گیٹ کانوب گھوماتے ہوئے گیٹ کھولا تو گیٹ کی چرچراہٹ کی آواز نثی کے کانوں پر  
پڑی تھی اور نثی ساکن ہو کر رہ گئی۔۔۔

مانی روم کے اندر داخل ہوتا گیٹ لاک کیا۔۔۔ آرام آرام سے چلتا بیڈ کے پاس پہنچا  
تھا۔۔۔

"السلام وعلیکم!۔۔۔"

مانی نے سلام کیا پر نثی کے کان میں جو تک نہ رینگے تھی۔۔۔

"نئی۔۔۔"

مانی نئی کے قریب بیڈ پر بیٹھ کر نئی کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر دباؤ ڈالا تھا۔۔۔

"جج جی۔۔۔"

نئی ہوش کی دنیا میں آتی گر بڑائی تھی اور فوراً سے اپنا ہاتھ مانی کے ہاتھ سے آزاد کیا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہو۔۔۔"

مانی نئی سے پوچھتا ایک بار پھر نئی کا ہاتھ تھا مے ہوئے نفیس سا بارک ہینڈ میڈ بریسلٹ جس میں بڑی مہارت سے ڈبل ایس کے ساتھ نئی کا نام لکھا تھا نئی کی کلائی میں پہنانے لگا۔۔۔ نئی کچھ بولے بغیر بس بریسلٹ کو تک رہی تھی۔۔۔

"پسند آیا تمہاری منہ دیکھائی کا تحفہ۔۔۔"

ثمنی کو خاموش بریسلٹ تکتا دیکھ مانی پوچھا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔"

ثمنی نے بس جی کہنے پر اکتفا کیا۔۔۔

"آج میں بہت خوش ہوں میری بچپن کی محبت میرے دسترس میں ہے۔۔۔"

مانی ثمنی کو بازوؤں کے حصار میں لیے بولا۔۔۔

"مجھے پتا ہی نا چلا کب میری پسند میری محبت بن گئی اور کب محبت سے عشق کا سفر شروع

ہوا۔۔۔ بس جو بھی ہوا بہت حسین ہوا۔۔۔ جو آج ہم ساتھ ہیں۔۔۔"

مانی اپنی محبت کو بیاں کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ پر محبت کب لفظوں کا محتاج ہوئی ہے  
وہ تو خود محبوب تک رسائی حاصل کر ہی لیتی ہے۔۔۔

"میں بھی آج بہت خوش ہوں۔۔۔ شکریہ میری زندگی میں آنے کا اور مجھے اتنی محبت  
کرنے کا۔۔۔ آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔"  
ثمی نے بھی اعتراف اظہار کیا تھا۔۔۔

"ہممم تو چلو پھر اس خداوندی کے سامنے سجدہ ریز ہو جائے جس نے ہمیں ایک دو بے کا  
بنایا۔۔۔"

مانی ثمی کی طرف اپنی ہتھیلی پھیلائے ہوئے کہا۔۔۔ ثمی مانی کا ہاتھ تھامے کھڑی ہو گئی اور  
پھر دونوں نے اللہ ب العزت کے سامنے شکرانے ادا کیے۔۔۔



زی اور وکی کا ولیمہ ریسٹورینٹ میں منعقد کیا گیا تھا۔۔۔ ولیمہ کا ڈریس زی نے خود کی پسند  
کالیا تھا اور اپنے ڈریس کا میچنگ ٹوپس سوٹ وکی کا۔۔۔

زی کو پر کلر کے شاٹ فراق اور مرجینڈا کلر کے کام دارد دوپٹے پر بہت ہی خوبصورت لگ  
رہی تھی۔۔۔ اور وکی مرجینڈا کلر کے ٹوپس سوٹ میں زی کے پہلو میں کھڑا چار چاند لگا  
رہا تھا۔۔۔ دونوں ہی اپنے آپ میں خوبصورتی کا پیکر لگ رہے تھے۔۔۔

دوسرے ہی دن مانی اور ثمنی کا ولیمہ رکھا گیا تھا جو کہ دوسرے بڑے ریسٹورینٹ میں منعقد  
ہوا۔۔۔ زی نے ہی زبردستی ثمنی کو چڑھا بڑھا کر ولیمہ کا ڈریس پسند کروایا تھا جو کہ گرے  
کلر کے فراق پے گرین کلر کا دوپٹہ تھا۔۔۔ اور مانی کا ٹوپس سوٹ گرے کلر کا لیا تھا۔۔۔



مانی ثمی بھی کوئی کم نہیں لگ رہے تھے کسی کپل سے تینوں ہی کپل اپنی شادی میں نیا لوک  
دے رہے تھے اور بہت ہی خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔

زندگی کی گاڑی اپنے ڈگر میں رواں دواں تھی مانی وکی اپنے جاب میں بڑی ہو گئے تھے اور  
ثمی زی اپنی پڑھائی کے ساتھ سسرال والوں کی آؤ بھگت میں۔۔۔ دونوں بہت خوش  
تھی، دونوں کی لائف میں اتنا چاہنے والا ہمسفر جو تھا۔۔۔

شادی کے چوتھے منٹھ انکشاف ہوا تھا زی اور وکی کے پروموشن کا اور ابھی ایک ویک بھی نا  
گزر ا تھا کے ثمی اور مانی کی طرف سے بھی خوشیوں کی جھنکار ہوئی تھی۔۔۔



چھ منٹ بعد

آج صبح ہی حادی صائمہ کی روٹین چیک اپ کروا کر آیا تھا۔۔۔ پھر وہاں سے فری ہو کر دو گھنٹے صائمہ کو ماما کے گھر چھوڑ کر اپنے کچھ کام دیکھنے آفس چلا گیا۔۔۔ کام زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ رات آٹھ بجے گھر آیا تھا۔۔۔

رات کا کھانا کھا کر دونوں نوبے گھر چلے گئے۔۔۔ گھر جا کر حادی اپنے آفس کا کام دیکھ رہا تھا۔۔۔

"چلو اب سو جاؤ صبح بھی جلدی جاگ جاتی ہو۔۔۔"

حادی ایک نظر صائمہ کو دیکھ کر کہا۔۔۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ اپنا کام کریں میں کوئی آپ کو تنگ نہیں کرتی۔۔۔"

صائمہ نے نرمی سے کہا۔۔۔

"میں کچھ کہہ رہا ہوں۔۔۔ سن لیا کرو چلو آنکھیں بند کرو۔۔۔"

حادی غصے سے پردھیمے لہجے میں کہا۔۔۔

"میں آپ کو کیا کر رہی ہوں۔۔۔"

صائمہ غصے میں لیٹتی ہوئی بولی۔۔۔

"بہت کچھ کر رہی ہو۔۔۔ میں نے کہا سو جاؤ تو آنکھیں بند ملے مجھے۔۔۔"

حادی نے برہمی سے کہا۔۔۔

"ٹھیک ہے اب مجھ سے بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔"

صائمہ منہ بگاڑتی ہوئی بولی۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

"اب کب جب سب بعد میں منہ اور آنکھیں بند ملے مجھے اب۔۔۔"

حادی نے ٹوکا تو صائمہ کروٹ بدل کر سو گئی۔۔۔

تھوڑی دیر میں ہی صائمہ گہری نیند میں خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی۔۔۔  
حادی پیار سے اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر گال کھینچا تھا۔۔۔ صائمہ کسمائی تھی حادی فوراً  
ہاتھ پیچھے کر گیا۔۔۔



"حادی حادی حادی۔۔۔"

صائمہ نقاہت زدہ آواز میں بامشکل حادی بول پارہی تھی۔۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

"کیا ہوا جان ٹھیک ہو۔۔۔ میں یہی ہوں۔۔۔"

حادی فوراً سے صائمہ کے پاس لپکا تھا۔۔۔

"حادی ی ی ی ی ی۔۔۔"

صائمہ کا ایک ہاتھ پیٹ پر اور دوسرا ہاتھ حادی کے ہاتھ پر تھا جو کہ بہت زور سے صائمہ پکڑی ہوئی تھی۔۔۔

"کیا ہوا جان کچھ بولو تو درد ہو رہا ہے کیا۔۔۔"

حادی کی حالت بھی غیر ہوتی نظر آرہی تھی۔۔۔ خود کو سنبھالے صائمہ کو بانہوں میں اٹھائے باہر گاڑی کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔



"ڈاکٹر مہک پلینز چیک کریں۔۔۔ صبح ہی ہم چیک اپ کروا کر گئے تھے۔۔۔ اور ابھی

اچانک طبیعت بگڑ گئی ہے۔۔۔"

حادی عجلت میں ڈاکٹر مہک سے بولنے لگا تھا۔۔۔ وہ حادی کو ریلیکس ہونے کا کہہ کر چلی گئی۔۔۔

"السلام و علیکم آنٹی۔۔۔"

حادی انوشے بیگم کو کال کیا تھا۔۔۔

"وعلیکم السلام سب ٹھیک ہے صائمہ ٹھیک ہے۔۔۔ کیا ہوا بیٹا طبیعت ٹھیک ہے صائمہ کی۔۔۔"

انوشے بیگم حادی کی کال دیکھ کر ڈر سی گئی تھی۔۔۔ ایک ہی بات بار بار بول رہی تھی۔۔۔

"کیا ہوا بیٹا سب ٹھیک ہے۔۔۔"

انوشے بیگم کی آواز پر اسفندیار صاحب کی آنکھیں کھل گئی تھیں۔۔۔ وہ خود ہی فون لے کر پوچھنے لگیں۔۔۔

"جی انکل سب ٹھیک ہے صائمہ کو ہاسپٹل لے کر آیا ہوں آپ آنٹی کو لے کر آجائیں۔۔۔"

حادی قدرے نرمی سے بولا تھا۔۔۔

"بہت بہت مبارک ہو آپ سب کو۔۔۔"

ڈاکٹر مہک روم سے باہر آ کر تینوں کو مبارکباد دیں۔۔۔

"کیا ہم مل سکتے ہیں۔۔۔"

حادی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

"جی تھوڑی دیر میں روم میں شفٹ کر دیا جائے گا پھر آپ مل سکتے ہیں۔۔۔"

ڈاکٹر مہک حادی کو جواب دیتی آگے بڑھ گئی۔۔۔



"السلام وعلیکم!۔۔۔"

زی نے آنکھ ملتے ہوئے سلام کیا۔۔۔ جب دوسری طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو فون کان سے ہٹا کر دیکھنے لگیں جہاں کوئی کال ریسیو ہوا ہی نہ تھا۔۔۔ زی نے جب کال پک کی تب تک کال کٹ چکی تھی۔۔۔ نیند کی خماری میں زی نے بنا دیکھے کال ریسیو کیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا کون تھا۔۔۔"

وکی زی کی بڑ بڑسن کر جاگ گیا تھا۔۔۔ جو وہ کال ریسیونہ ہونے پر کال کرنے والے کو کوس رہی تھی۔۔۔

"پتا نہیں آپ کے فون میں کال آرہی تھی۔۔۔"

زی مانی کا فون اس کی طرف پڑھاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔"

"بہت بہت مبارک ہو بھئی۔۔۔"

وکی فون چیک کرتے ہی میسج ٹائپ کرنے لگا تھا اور ساتھ ہی زی کو بھی مبارک باد دے رہا تھا۔۔۔۔

"وکی آپ نیند میں ہے کیا۔۔۔ کیا بول رہے۔۔۔"

زی جھلا کر بولی۔۔ ایک تو کال کی وجہ سے نیند خراب ہو گئی اوپر سے وکی نیند میں مبارکباد دے رہا ہے۔۔۔

"ارے پگلی حادی کی کال تھی اور میسج بھی کیا ہے۔۔ اپنے باپ بننے کی خوشی کا اظہار کر رہا ہے۔۔۔"

وکی زی کے آگے اپنا فون کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"آہاااں! ہم آنٹی بن گئے۔۔۔"

زی خوش ہوتی فوراً سے اپنا فون اٹھائے شمی کو میسج کرنے لگی۔۔۔

"چلو سو جاؤ اب صبح چلیں گے ہاسپٹل۔۔۔"

وکی زی کو فون میں لگے ہوئے دیکھ کر بولا۔۔۔



"ہممم ٹھیک ہے۔۔۔"

زی نے نمی کو بھی میسج کر دیا اور فون رکھ کر سو گئی۔۔۔



"میرا ماما کہاں ہیں میں کب سے کال ملا رہا ہوں لگ نہیں رہی کسی کی کال۔۔۔"

حادی کافی دیر ماما اور دیا کو کال کیا کال نہ ملنے پر اسے میر کو کال کرنی پڑی۔۔۔

"وہ بھائی ماما بادیاباہر گئے ہیں سگنل کا مسئلہ ہوگا۔۔۔"

میر نے بات بنائی تھی۔۔۔

"ہممم تم چاچو بن گئے ہو۔۔۔"

حادی سکرین پر نیو بے بی کو دیکھا رہا تھا۔۔۔

"بہت مبارک ہو بھائی۔۔۔"

میر نے جوش میں کہا جیسے وہ پاس ہی ہو بے بی کے۔۔۔

"تمہیں بھی مبارک ہو۔۔۔ اچھا پھر بات ہوتی ہے ماما بابا آئیں تو کال کر لینا۔۔۔"

حادی کال کا کہہ کر کال کٹ کر دیا۔۔۔

"کہا تک پہنچی۔۔۔"

میر نے فوراً سے دیا کو کال لگائی تھی۔۔۔

"بس گھر کے راستے میں ہی ہیں۔۔۔ تمہیں کیا ہوا اتنا خوش کیوں ہو رہے بس پندرہ دن

کی خوشی ہے پھر واپس تمہارا جینا حرام کرنے آ جاؤ گی۔۔۔"

دیامیر کی جوش بھری آواز پر چوٹ کی تھی۔۔۔

"ایک کام کرو سیدھا ڈاکٹر مہک کے ہاسپٹل چلی جاؤ۔۔۔"

میر نے جیسے کوئی کام کہا ہو۔۔۔

"کیوں وہاں کیا ہوا ہے۔۔۔"

دیعام سے انداز میں پوچھی۔۔۔

"وہاں جا کر دیکھ لو۔۔۔"

میر نے تنگ کیا۔۔۔

"بھالو کہی کے بتا بھی دے اب۔۔۔"

دیا اپنے ٹون میں واپس آئی تھی۔۔۔

"میں چاچو بن گیا ہوں بھائی کی کال آئی تھی تیرا پوچھ رہے تھے۔۔ میں نے کہا باہر آؤ ٹنگ

میں گئی ہے۔۔۔"

میر تفصیل سے بتایا۔۔۔

"کیا سچی۔۔۔"

دیا اتنے زور سے بولی کے ڈرائیور بھی پیچھے مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔

"ہاں چل جا کر کال کرنا مجھے۔۔۔"

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

میر کال کٹ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

"بابا ڈاکٹر مہک کے ہاسپٹل چلیں۔۔۔"

دیا چہکتی ہوئی بولی۔۔۔

"کیوں کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے۔۔۔"

حمیدہ بیگم ڈر کر بولی تھی۔۔۔

"ماما سب ٹھیک ہے بس وہاں سر پرانز دینے جانا ہے۔۔۔"

دیا گول مول بات کی تھی۔۔۔ پھر بھی ماما بابا سمجھ کر دل سے زیر لب دعا دینے لگے

تھے۔۔۔





"بھائی بہت بہت مبارک ہو۔۔۔"

مانی حادی سے گلے لگ کر مبارک باد دیا۔۔۔

"صائمہ شاہ کیسا لگ رہا ہے اماں بن کر۔۔۔"

زی روم میں داخل ہوتے ہی بولی تھی۔۔۔

"وہ تو جب تو اماں بنے گی پتا لگ جانا ہے۔۔۔"

ثمی زی کا مذاق اڑاتے ہوئے بولی۔۔۔

"بہت مبارک ہو نیو اماں۔۔۔"

زی نے پھر صائمہ کو چھیڑا۔۔

"تمہیں بھی مبارک ہو خالہ۔۔۔"

صائمہ نے بھی سب کو خیر مبارک دی۔۔

"بھائی۔۔۔"

دیاہا سپٹل پہنچی تو حادی سامنے ہی اسے دیکھ گیا وہ فوراً اسے حادی کے گلے لگتی مبارکباد دی۔۔۔

"آپ سب یہاں۔۔ مجھے بتایا بھی نہیں آپ لوگ آرہے ہیں۔۔۔"

حادی ماما بابا سے ملتے ہوئے شکوہ کناں ہوا۔۔

"ہم تو سرپر اُزدینے آرہے تھے۔۔ ہمیں کیا پتا تھا ایک سرپر اُز ہمیں بھی یہاں پہنچ کر

ملنے والا ہے۔۔۔"

حمیدہ بیگم بیٹے کا ماتھا چومتی ہوئی بولیں۔۔۔

"جی وہ بھی ڈبل سرپر اُز۔۔۔"

حادی ذو معنی کہا۔۔۔ تو دیا ہنسنے لگی۔۔ دیا کو میر بتا چکا تھا پر دیا ماما بابا کو نہیں بتائی تھی۔۔۔

"ڈبل کیسے۔۔۔"

ضامن صاحب بیٹے کا پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے پوچھیں۔۔۔

"میر اور دیا کی طرح ٹو سنز پوتا اور پوتی ہیں آپ کے۔۔۔"

حادی مزے سے بتایا۔۔۔

سب صائمہ سے مل کر مبارک باد دے رہے تھے۔۔۔ دیا نے میر کو کال لگا کر وہاں کا منظر  
دیکھا رہی تھی۔۔۔ سب بہت خوش تھے۔۔۔

"مجھے بھی نہ ٹوئز چاہیے۔۔۔"

وکی زی کے کام میں سرگوشی کرنے لگا۔۔۔

"ہاں میری مرضی سے آئیں گے نا۔۔۔"

زی چڑ کر بولی تھی۔۔۔

زی کا بھی تیسرا منتھ شروع ہو گیا تھا۔۔۔ اور ثنی کا دوسرا منتھ اینڈ۔۔۔ زی اور ثنی میں بس  
آٹھ نو دن کا فرق تھا۔۔۔

سب خوش تھے ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے۔۔ ایک دوسرے سے چھیڑ  
چھاڑ بھی جاری تھا۔۔ حمیدہ بیگم ضامن صاحب پندرہ دن کے لیے پاکستان آئے تھے  
کے دادا دادی بننے کے بعد واپس کینیڈا جانا تھا۔۔



پندرہ دن کیسے گزرے کچھ پتہ ہی ناچلا۔۔ آج ضامن صاحب اور حمیدہ بیگم واپس میر  
کے پاس جا رہے تھے۔۔ دیا نے ضد کر کے اپنے بھتیجے بھتیجی کے پاس رکنے کے لیے ماما  
بابا کو منالیا تھا۔۔ حادی نے بہت کہا کہ میر غصہ کریگا پر دیا نے کہا وہ میر کو منالے گی۔۔

میر اور دیا نے نام پہلے ہی سوچ رکھا تھا۔۔ دیا نے کہا میرا بھتیجا ہو گا اور میں اس کا نام مجتبیٰ  
رکھوں گی۔۔ تبھی میر نے بھی کہا میری بھتیجی ہو گی اور میں اس کا نام منتہی رکھوں گی۔۔

Visit us at <http://novelhinovel.com>



دونوں اس بات پر بہت لڑے بھی تھے پر کیسے پتا تھا دونوں ہی اپنی مرضی کا نام رکھ سکیں گے۔۔۔ اور اب دونوں ہی بہت خوش تھے۔۔۔

ان پندرہ دن میں حمیدہ بیگم نے ایک پل کے لیے بھی صائمہ کو نظروں سے اوجھل ہونے نہیں دیا۔۔۔ حادی تو صائمہ کو پلکوں پہ بیٹھایا ہوا تھا۔۔۔ صائمہ اپنے ٹوئیز کے ساتھ ہواؤں کی سیر کر رہی تھی۔۔۔

زی وکی بھی اپنی لائف میں بہت خوش تھے۔۔۔ زی اکثر چڑچڑی ہو جایا کرتی اور وکی اسے منانے کے جتن کرنے میں خوار ہوتا۔۔۔ نہیں نہیں وکی کبھی خوار نہیں ہو سکتا زی اسے خوار ہونے کی بھی مہلت نہیں دیتی اور نیارولا شروع کر دیتی۔۔۔ وقاص اپنی زینت کے ساتھ بہت خوش تھا جتنا تنگ کر لے پرو کی کبھی چوتک نہ کرتا تھا۔۔۔

اب آتے ہیں ثمنی مانی کے پاس ثمنی سے زیادہ مانی تنگ کرتا ثمنی کو پر ثمنی بھی خوب اسے موقع دیتی غصہ کرنے کی۔۔۔ اور پھر خود اپنی محبت سے مانی کو جلد یادیر منالیتی۔۔۔ اور مانی پھر بے وجہ ثمنی سے کسی بھی بات پر غصہ کر جاتا۔۔۔ اصل میں مانی کو مزہ آتا جب ثمنی اپنی محبت مانی پر لوٹاتی۔۔۔ اور مانی بھی اپنی محبت ثمنی پر لوٹانے میں کوئی کنجوسی نہیں کرتا۔۔۔ دونوں کی لائف کی گاڑی اپنے مناسبت سے چل رہی تھی۔۔۔ دونوں ہی ایک دوسرے سے بے حد محبت کرتے ہیں۔۔۔

"تین دوستوں کے عشق کی داستان ہر کپل کے عشق کا طریقہ الگ ہوتا ہے کوئی محبت سے اپنے عشق کا سایہ اپنے محبوب پر کرتا ہے تو کوئی اپنے تنگ کرنے کے انداز میں اپنے محبوب کو عشق کا احساس دلاتا ہے۔۔۔ اور بہت کم لوگ ایسے ہوتے جن کا غصہ اور ضد ہی محبوب کو اپنا آسیر کر لیتی ہے۔۔۔ جس میں اپنے عشق کو ضد سے اپنی طرف من مائل کرتا ہے اور پھر محبوب کو اس کے ضد اور غصے کی ایسی عادت ہوتی کے بنا محبوب کی ضد کے اپنے عشق میں کمی سے کھلتی ہے۔۔۔" سایہ تیرے عشق دا "کا سفر یہی ختم ہوتا ہے۔۔۔ انشاء اللہ پھر

ملیں گے سیزن ٹو میں ایک نئے عزم اور نئی سوچ کے ساتھ فی امان اللہ خوش رہیں اور

خوشیاں بانٹیں۔۔۔"

ختم شدہ

Www.NovelHiNovel.Com

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**

Novel Hi Novel

ناول ہی ناول

آؤ لے چلوں تمہیں

اور اک کے اس پار

جہاں خیال ہیں بے شمار

ایک عجیب سی دنیا

اس بے ہنگم دنیا سے بہت دور

ایک یکساں اور رنگیلی دنیا

جہاں ہیں صرف

ہر جاہر طرف

ناول ہی ناول

Visit us at <http://novelhinovel.com>

**NOVEL HI NOVEL**